

الحمد لله
رسالہ مبارکہ مسیحی نامہ بریخی

الکوکبۃ الشہابیہ کھیت الی الوفا

مصنفہ حضرت عالم الہستانت و نظام الدنیا
جسین مشیوائے دہلیہ و نیز اوہابیہ غیر مقلدین کے اقوال
مغالل کلمات کفریہ ہوا تصدیقات سے معتبرین و علمائے
دین سے ثابت فرما کر یہ حکم ہی فرمایا کہ ہم بنظر احیاء تکفیر
نہیں کریں گے

سل السیوف الہندیہ میں اونکے سات کفریات ذکر کیا گئے
اس میں ستر بیان میں آئے

مع رسالہ مسیحی نامہ بریخی

Checked
1987

صمصام سنیت بگلوئی بکچرڈ

مصنفہ جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب

حنفی فہرہ دوسی عظیم آبادی دام بالا آبادی
جس میں شیواہی کے سات کفریات کے بعض حضرات ایک بارہ کو خطا کر
حسب فراموشی مجلس علماء تواتر اجازت

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریل مدینہ

فہرست مضامین سالہ الکوئٹہ الشہابیہ فی کفریات ابنی الوہابیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹	خطبہ مع شرح مشاہیر آیات ایمانہ	۱۷	کفریہ ۱۱۰۲۰ امام دایہ کے مرشد کا خدا سے الگ ہونا
۱۰	آدمی کو صرف کلمہ گوئی مسلمان بنانے کی پوری کفایت		نارک باتیں کرنا۔
۱۰	خود امام دایہ کے اقرار سے دایہ پر دایہ کا کافر ہونا۔	۱۹	کفریہ ۲۲ پر اصول دایہ کہ پیر کو خدا سے جدا ہونا۔
۱۱	کفریات امام دایہ کے شمار	"	کفریہ ۳۳ کہ رسول کو ماننا محض خطبہ ہے۔
"	کفریہ ۱۱ پر اقرار سے کافر ہونا۔	۲۱	کفریہ ۲۳ غیر انبیاء کو حکم کھلا نہیں بنا۔
۱۲	کفریہ ۲ تمام امت کو کافر بنا۔	۲۲	پیش پیر کو نبی بنانے کے مقصود سے۔
"	کفریہ ۳۴ کہ اللہ تعالیٰ ہر عظمیٰ کو رسول بنا کر بھیجتا ہے۔	۲۷	کفریہ ۲۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانیں
"	کفریہ ۳۶ امام ابی قحیفہ بنیمن		خبط کسماسی کہ معاذ اللہ وہ مرکز مٹی میں مل گئے۔
۱۳	کفریہ ۵ کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان سے جدا ہے۔	۲۸	کفریہ ۲۶ انبیاء علیہم السلام کو انکار لوگ بنا۔
۱۴	کفریہ ۶ کہ اللہ تعالیٰ ہر بندہ سے چہرہ چھپا کر بھولے تو کچھ ترجیح نہیں	۲۹	کفریہ ۲۷ معاذ اللہ اوٹھین چکر چار کھنا۔
۱۵	کفریہ ۷ کہ اللہ تعالیٰ لا سوا کا کھانا پیتا	۳۰	کفریہ ۲۸ و ۲۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح شہید بتلانی دینا۔
	ترتیب سب ممکن ہے۔	۳۵	امام دایہ کے طور پر نماز و تلاوت قرآن سب شرک ہے۔
۱۶	کفریہ ۸ کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹا بھوکے ذریعہ	۳۶	نواب میسرین خان صاحب دہلی کے تین بیٹوں کا شرک
۱۷	کفریہ ۹ کہ اللہ تعالیٰ شراب پینے کا حکم دیتا ہے۔	۴۰	امام دایہ نے کفریات کے سات کھیلے طیارے۔
"	کفریہ ۱۰ کہ اللہ تعالیٰ کی صفیں صاف و غلو ہیں	۴۱	کفریہ ۳۰ امام دایہ کا قرآن عظیم کو صاحب
"	کفریہ ۱۱ کہ اللہ تعالیٰ کی جہیز میں سے		جھٹلا کر باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹

وَالَّذِينَ يُرِيدُونَ عِذَّ اللَّهِ

الحمد لله شات عذالت ولامية من به مبارک مبارک
انگريشوا کی کتابوں کے احوال و کتب نامہ طالع
اوپر حکم کفر و ضلال بہ نشان صفی بن مسی بنام تاریخی



از تصانیف جلیله عما تحقیقات اہل ذالیقات تاہرہ
مجددات حاضرہ مامی سنن اجماعی من افضل الحقین حضرت مولانا
مولوی محمد رضا خان صاحب قادیان برکاتی بریلوی عم فیضہم القوی

کمال اہل و عتبا و قعیلہ مدینہ طبع

۳۷۲۵۰۲

الف ۲۵



بسم الله الرحمن الرحيم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب
قادر فی فاروقی سلمہ اللہ تعالیٰ لے ۲۲ - جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

بخیریت بابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والمفتیین ملا ذوالعلاء المحققین جناب مولوی

احمد رضا خان صاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداہم - السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ

کو شرک کہتے ہیں جس سلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں یہی اولیٰ اصل

مصنف تقویۃ الایمان و صراط المستقیم والیضاح الحق و یکروز و

تویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اس کے اقوال کو حق و ہدایت بتاتے

اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے

نزدیک اپنا اسان کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں دینیوائی جروا

وحرّم علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صیوات النبی او تجهر الہ بالقول
کجھر بعضکم لبعض ففجط اعمالکم وانتم لا تستعرون بحضر انکم و
جعل طاعته طاعته وبتبعته بیعتہ فان بايعتم نبیکم ما فاق
ایدیکم یدہم ارحم انکم وقرن اسمہ الکریم باسمہ العظیم فی الاعناء

۱۰ آیت ۳ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهر
لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ففجط اعمالکم وانتم لا تستعرون ۰
۱۱ لے ایمان والوں نے بلند کرو اپنی آواز دین نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں
ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ میں تمھارے عمل کا رتہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو
امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۃ النور کے پاس سیکو اونچی آواز سے بولتے دیکھا
فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ ۱۱ آیت ۳ من
الرسول فقد اطاع اللہ حضر رسول کی اطاعت کی اور سننے خدا کی اطاعت کی ۱۳
آیت ۵ ان الذین بیعوا نکاحاً یا بیعوا اللہ یداً فوق ایدیکم
بیشک جو لوگ تمھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہرگز اونچا نہیں
۱۴ اللہ عزوجل نے بیشمار امور میں پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنی نام قدس کا
کہیں اصل شان اپنی تھی اُس میں پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہ میں صل معاملہ صیب
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتیں
اسیکے بیان میں ہیں سلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۵ ۱۲ مظلہ ۱۵ آیت ۱۶ غلہم اللہ
۱۶ رسولہ من فصولہ او نہیں دولت مند کرو یا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے

والأيتاء ورجاء العطاء والتقديم والقضاء والمحادثة والأرضاء

۱۲ آیت ۱۱ ولو انهم رضوا ما آتاهم الله ورسوله وقالوا حسبنا الله
 سيؤتينا الله من فضله ورسوله اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اسپر جو انھیں
 دیا اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہیں اللہ کافی ہے اک ویتا ہی ہمیں اللہ اپنے
 فضل سے اور اور رسول ۱۲ آیت ۸ یا ایہا الذین امنوا لا تقلوا لقد اؤتینا
 ۱۳ آیت ۹ یدئی اللہ ورسوله لے ایمان والو اللہ ورسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲
 ما کان لمؤمن من اولی الامر ان یقولوا فیما فی ید اللہ الخیرة
 من امرہم ومن یعصر اللہ ورسوله فقد ضلّ ضلاً مبیناً ۱۰ نہیں پہنچتا
 کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ ورسول کوئی بات اودن کے معاملے میں ٹھہرا دیں تو
 انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی ہے اور جو حکم مائے اللہ رسول کا وہ حیرت انگیز ہو جھک کر
 ۱۴ آیت ۱۰ لا تجد قلوبنا مؤمن باللہ والیوم الاخری ادون
 من حاد اللہ ورسوله ولو کانوا اباء لهم او ابناؤهم او اخوانهم او عشیرتہم
 تو نہ لگتا انھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کر بن اللہ ورسول کے
 مخالف سے چاہو وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۱۵ آیت ۱۱ او اللہ ورسوله
 احق ان یرضوا ان کانوا مؤمنین ۱۰ الم یعلم انہ میحاد اللہ ورسوله
 فان لہ نکر جہنم خالداً فیہا ذلک الخزی العظیم ۱۰ اللہ ورسول زیادہ مستحق
 ہیں اسکے کہ یہ لوگ انھیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ
 ورسول سے تو اسکے لیے دوزخ کی آگ ہے جہنم ہمیشہ رہیگا اور وہ ہی بڑی رسوائی ہو ۱۲

والشعر والایذاعفی قرآنکمزور فی شأنه وعظم مکانه فی امر
 عنده من عده ۱۰ فما کان لیفمن بمیدانکم لا تجعلون الحجة
 کا لادرا والدم کا مساک ۱۱ تجعلون العصف کما یجاء نکم
 فقد هدکم ربکم ان لا تجعلوا ادعاء الرسل بنیکم
 کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولی ۱۲ وسلطانکم
 وقال للذین ارسلوا السنتهم فی شأنه العظیم

۱۱ آیت ۱۲ اذ الصلوا لله ورسوله جب خاص کلین اور رسول کے
 ساتھ ۱۳ آیت ۱۴ ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا
 والاخرة واعده لهم عذابا مهینا ہ بیشک جو لوگ ایزادیتے ہیں اس اور
 رسول کو اللہ نے ان پر لغت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے طیار کر رکھی زلت کی مار
 یہ معاملہ خاص حبیب کا ہوا اللہ کو کون ایذا دیکستا جو گریبان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ ترا جائی
 ہی ساتھ قرار پایا ۱۵ آیت ۱۶ یعنی جب تم خود گناہ سوئی خون کو شکب جس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے
 تو رسول کے معاملی کا اور پھر کیا قیاس کرتے ہو یہ ان تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جب ان کے ہم
 حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا تقیسوا باحد ولا تقیسوا علی احد منکم کما
 قیاس کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا
 واللہ اکبر ۱۷ آیت ۱۸ اہو کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرا جو جیسے ایک دوسرے کو پکارنے
 اک ایک دوسرے میں باپ مولیٰ اور بادشاہ کے اسیلے علما فرماتے ہیں نام پاک لیکر
 کرنا حرام ہوا اگر روایت میں مثلاً یا محمد آیا ہو تو اسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس سئلہ کا
 بیان عظیم شان فقیر کے رسالہ تنحیل البقیین بان نبینا سید المرسلین میں دیکھیے ۱۹ منہ

آیا اللہ وایتہ ورسوالہ کنندہ تسخرون لاقتدروا قدا

۱۵ یہ آیت ۵ اہو غزوہ تبوک کو جاتے منافقون نے تخلیمین بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سول ہو عذر کر نیلگے اور بولے ہم تو یوہین آپس میں ہستے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل ایہا اللہ وایتہ ورسوالہ امونی ان کفر سے کیا اللہ اور سکی آیتوں اور اسکے رسول کے معاملے میں ٹھٹھا کرتے تھے یہاں نے نہ بناؤ تم کو ہو چکے ایمان الا کہ قول اس آیت سے یقین فائدے حاصل ہوئے اول یہ کہ جو رسول کی کیا گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوے رکھتا ہو گئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائیگی دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر تو دل سے متعلق ہے جب وہ کلمہ پڑھتا ہو اور اسکے ذہن کفر ہونا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب سمجھیں کہ کافر کہیں محض خطا اور نرمی جھوٹی بات ہو جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یوہین ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر سلمان کیسے کہا یوہین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اگر اہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ زمین میں گستاخی کا مقصد نہ ہو کہ نے اعتقاد کہنا نہزل و سخر یہ ہے اور سی پر رب لغزہ فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ الباری فی اللہ علی سائطون بالکفر طوعا بین ہے سو م کلمہ ہوئے لفظین عذر و تاویل مسوع نہیں آیت فرما چکی کہ جملہ نہ گڑ تم کافر ہو گئے تنبیہ یہاں اللہ عزوجل نے انھیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی و عذرجوئی کو مرد و ٹھہرایا یہاں ان کے کفر سابق محفل کی بحث نہیں کہ قد کفرتم و جعلناکم فریاد ہے تم سلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کفرتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے فیائدے خوب یاد رکھنے کے ہیں و باللہ التوفیق ۱۲ منہ وظلہ

کفر تم بعد ایمانکمہ فیما ۱۱ یہا المنافقون المذۃ الفاسق الذاکبوا
ان مدح الرسول مدح بعضکم حضار اقل منہ فی حسبکم ثم قد بد البغضاء

۱۲ نفاق دو قسم ہے عقیدتی و عملی نفاق عمل کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ سے
بر انبیا الخفاق بمساک النفاق لکھا اور آیات و احادیث کثیرہ غیریہ اوسکے جو
و صورت کو ظاہر کیا جو اس رسالے کے غیر میں مجموعاً نہیں ملے و ان سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت
۱۳ اسد فرماتے رسول کے حضور پکار کر بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہوا اللہ
فرماتے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہر تو تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی
تعریف کر جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اسمیں بھی کمی کروا نا اللہ و انا الیہ
راجعون ۱۴ قال اسد تعالیٰ قد بدت البغضاء من ابناہم و ما تخفی صدور
البد قد بینا لکم اذایت ان کنتم تعقلون ۱۵ لہا نتم اولا و لاء تحبوا
ولا یحبو نکم و تقامنون بالکتاب کلہ و اذا التقو کم قالوا امنا و اذا
خلفوا عضوا علیکم لانا مل من الغیظ قل معنی بغیظکم ان اللہ علیم
بذات الصدور ۱۶ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی ان کی باتوں سے اور وہ جو ان کو دلوں میں دبی ہو
اس سے بھی زیادہ ہے جتنے صاف بیان فرما دیں تمہارے لیے نشانیاں اگر تمہیں سمجھ
ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو تمہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر
ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں جب تنہا ہوتے
ہیں تو تم پر غصے میں اپنی اذگیان چباتے ہیں تو فرمادے مرجاء گٹ گٹ کہ خدا
خوب جانتا ہے دلوں کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے سچا
کیسا زبان ہی اقرار کرے گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں دوسرے کہ دل کا بخار زبانی باتوں کا ظاہر ہو جائے اور

من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر و اللہ مخرج اضغانکم استخوذ
 علیکم الشیطان فانسا کم ذکر اللہ و تعظیم الرسول و قد نطق القرآن
 بنخذلافکم مراد فاء کم الشیطان نقطا من شینہ و تاء کم
 التذویر و مراد آتہ نونہ فار کم تقویۃ الایمان فی تقویت
 ایمانکم و ما کان اللہ لیزل المؤمنین علی ما انتم علیہ
 حتی یمیز الخبیث من الطیب و ما اللہ بغافل عنکم انکم
 فلا ورب محمد لا تقؤمنون حتی یتکون احب الیکم من
 والدکم و ولدکم و الناس اجمعین و الروح الذی بین جسمانکم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم علیہ و علی آلہ اکرام و صحبہ
 العظام و خادمی سنتہ القیام برذر یغکم و طغیانکم و
 در قناحبہ الصادق فی غایۃ الاعظام و ادامۃ ذکرہ الی یوم
 القیام و ان کان فیہ رغم انوفکم و استئمان اعیانکم ائمین
 یا ارحم الراحمین و الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ
 علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

لہ قال اللہ تعالیٰ استخوذ علیہم الشیطان فانساہم ذکر اللہ اولئک
 حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخسرون غائب الیاء و نیز شیطان
 بجلادی ان کو خدا کی داد و شیطان کے گروہ ہیں سئل شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں حکما
 میریہ طیب نے وہابیہ کے حق میں ہی آیت کھلی اور خود مرثیہ صحیح بخاری الخافہ شیطان نا

بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور اولوں کے پیشوائے مسطور پر بوجہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم
 اور حسب تصریحات جہاد فقہائے کرام اصحاب فتاویٰ اکابر و اعلام رحمہم اللہ الملک
 المنعم پر حکم کفر ثابت و قائم اور بظاہر اس کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا کافی اور اولوں کو نافع
 نہیں ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا
 جب کہ اس کا قول یا فعل اسکے دعوے کا مذہب ہو گیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے
 کلمہ پڑھ لکھے مگر نہ رواج نہ کوۃ بھی ادا کرے یا اینہم خدا و رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا
 و رسول و قرآن کی جناب میں گستاخان کرے یا زنا باز دھڑے بہت کے لیے سجدہ میں
 گرے تو وہ مسلمان قرار پا سکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اسکے کام آ سکتا و
 ہرگز نہیں ہم ابھی عائشہؓ خطبہ میں یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے درجہ تک
 مطبع ہاشمی ص ۳۱ لکھتی بھما علی وجہ العادۃ لم یففعہ ما لم یتبدل رتبعہ
 اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ پہنچا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے
 آئندہ یہی عقیدہ و ان کے پیشوائے مذہب کی کتابوں میں کثرت کلمات کفریہ میں جی
 تفصیل کو دفتر درکار اور خود ان کے پیشوائے اپنی کتاب تنقیۃ الایمان میں (جسے لوگ
 معاذ اللہ کتاب سمائی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب جانتے ہیں) اپنا اور
 اپنے سب پیروں کے حکم کھلا کافر ہو گیا صاف قرار کیا ہو میں پہلے ان کو اقرار ہی
 کفر نقل کروں پھر بطور غنۃ ضرر سفر کفر یا ان کے اور کھوں رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا
 ہو گا جب تک تشرعی کی پھر پرستش نہ ہو وہ یوں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ ایک کفر
 پر بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی جسکے دلیمن راتی برابر بھی ایمان ہو گا

امام و بابیہ کا خود اپنے اقرار سے کافر ہونا
 مسطور پر کفر کلمہ سے کافر ہونا

وہ اٹھالیا جائیگا جب زمین میں نرے کافر بچا پیٹنے پھر بنو کی پوجا دستور جاری ہو جائیگی
تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۴ء پر یہ حدیث جو کہ مشکوٰۃ فاضلہ کی
 اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک ایسا بواچھی سو جان نکال لیگی جسکے دلمین ہو

ایک آئی اسکے دانے بھرا جان سورہ بچا پیٹنے وہی لوگ کہ جن میں کچھ سبھلاتی بہنیں ہو
 پھر جاوینگے اپنے باپ داداؤں کے دین پر حضور قدس علیہ السلام نے بھی
 صلوات ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال العین نزول عیسیٰ صلی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 بعد لگی **تقویۃ الایمان** میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اسکا ترجمہ کیا کہ

نیکو دجال بھیجیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈ لیا اسکو پھر تباہ کر دے اسکو پھر بھیجیگا

اللہ ایک بواٹھنڈی شام کی طرف سے سونہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اسکے دلمین نہ ہو

ایمان ہو مگر کہ مارڈالیگی اسکو یا اینہم حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا

سو پیغمبر کے افرامنے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول عیسیٰ

کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے

کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جادوی اور کچھ پر وہ کی

کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دلمین آئی برابر

بھی ایمان ختم کر گیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہ گئے ہیں تو یہ شخص خود اور اسکے

ساتھ پیرو کیا دنیا کے پرکے سے کہیں لگ سکتے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھٹھٹ

کافر پچھے بت پرست ہیں یہ خود اسکا اقرار ہی کفر تھا اب گینے کہ علمائے کرام فہمائے

عظام کی صریح تشہیحوں سے اپنی کلمتی وجہ سے کفر لازم (کفر یہ) بھی اقرار کفر کہ چاہے

کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے نوازل فقہیہ ابواللیث پھر خلاصہ پھر

خلاصہ

تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر ص ۵۵ رجل قال الحمد کفر ترجمہ جو اپنے

الحاد کا اقرار کرے کافر ہے **شبابہ** فقہ ثانی کتاب لیس باب الردۃ قیل لہانت

کافرة فقالت انا کافرة کفر ترجمہ کیسے کہا تو کافر ہو کہا میں کافر ہوں کافر

ہو گئی فتاویٰ عالمگیری مطبع مصر ۱۳۱۵ جلد ۲ ص ۲۹۴ مسلم قال الحمد کفر

و قال علمت انہ کفر لا یغیر بہذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے لمحہ ہو نیک اقرار کرے

کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ آئین مجھ پر کفر عائد ہو گا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا

(کفریہ ۲) اسی قول میں تمام امت کو کافر نایہ خود کفر ہے **شفاعت** شیخ

قاضی عیاض ص ۳۶۱ و ص ۳۶۲ قطع بتکفیر کل قائل قال ولا یتوصل بہ الی التخلیل الا

ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً

کافر ہے (کفریہ ۲) **تقویۃ الایمان** ص غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار

میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یا اللہ صاحب کی ہی شان ہی یہاں اللہ سبحانہ کے علم

کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن نہ کہ غیب کا دریافت کرنا اسکو

اختیار میں ہی چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہی یہ صریح کلمہ کفر ہے علی

ج ۲ ص ۲۵۱ کفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بالالیق بہ او نسب الی الجہل والعجز او انقص

مختصر ترجمہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان کرے جو اسکو لائق نہیں یا او

جہل یا عجز یا کسائی قصبات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہو بحر الرائق طابع مصر

ص ۱۲۱ نرازیہ مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۱

ص ۲۹۴ لوصف اللہ تعالیٰ بالالیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسا

کہی جو اسکو لائق نہیں ہو گیا کفریہ ۴) جب چاہے دریافت کرے کا صا مطلب

کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہوا خست یار ہو کہ جب چاہے دریافت کر لے تو علم
الہی قدیم ہو اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے علمگیری ج ۲ ص ۱۲۱ لفظ علم خدا سے قیم
نہیں کیفر کذا فی التناخانیۃ اھ لخصاً ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ ملنے کا کفر ہے
ایسا ہی تناخانیہ میں ہے (کفریہ ۵) ایضاً الحق مطبع فاروقی دہلی

۱۹۷۷ء ص ۳۵ و ۳۶ تنزیہ اوتعالیٰ از زمان و مکان وجہ و اثبات رویت
بلا جہت و محاذات (الی قول) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب ال عقائد
مذکورہ را جنس حق ایدینیہ بشمار دہد لخصاً ایمین صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو
زمان و مکان وجہ سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلا کیف ماننا جہت و ضلالت ہے
اسمیں سے تمام کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و مکراد بتایا شاہ
عبد الغریب صاحب تحفہ اشعار عشریہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۲۳ھ ۱۸۰۷ء میں فرماتے ہیں عقیدہ

سیر دہم آنکہ حق تعالیٰ امکان نیست و اور اپنے از فوق و تحت متصور نیست و ہمہ نیست
مذہب ہست و جماعت بحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۱ علمگیری ج ۲ ص ۱۵۹
کیفر یا اثبات امکان اللہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے

آدمی کافر ہو جاتا ہے فتاویٰ قاضی خان فخر اللطاف ج ۲ ص ۲۳ رجل
قال خدائے برسمان میداند کہ من چیزے ندارم کیون کفر الان اللہ تعالیٰ نہ فرعون
الکمان ترجمہ کسینو کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہو کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے فر ہو گیا اسلی
کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہو خلاصہ کتاب لفاظ الکفر فصل ۲ جنس الاول

نروبان نبہ و اسمان بر آئو و با خدائے جنگ کن کیفر لانہ اثبات امکان اللہ تعالیٰ
ترجمہ یوں کہنے والا کافر ہو گیا اسلئے کہ اسنے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا۔

لا
شرح
دفعہ اکبر
شرح
کفریہ
۱۵۹

(کفر یہ ۶) رسالہ بیکروری مطبع فا۔ و فی ص ۱۲۲ بعد اخبار ممکن است ایشان

را فراموش گردانیدہ شود پس قول باسکان وجود مثل صلا منجر تکذیب نصی نصیوں
نکرد و سلب قرآن مجید بعد از ازال ممکن است اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل عینے تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک ہمہ حال ہوا اور بعض
علماء اپیل لاتے تھے کہ اس غرض جل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل معنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے
اسکے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید دونوں سے
بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل
کی بات واقعہ میں جھوٹی ہو جائیں تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ
پر مطلع ہوں اگر انہیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ
اب کسی کو وہ نص دہی نہیں جو جھوٹ ہو جائے تاقتے غرض سارا ڈرنہ دون کا ہو
جب انکی سنت مار دی پھر پرواہ کیا ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمین علواً

کبریٰ ۱۰ شفا شریف ص ۳۳ من طران بالواحدانیۃ وصحة النبوة و بتو نبینا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لکن جوز علی الانبیاء الذب فیما اتوا بہ و اعمی فی ذلک المصلحت
بزعما و لم یہ عارفو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حمایت
ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہوا اینہمہ نبی علیہم
الصلاۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رکے پاس سے لائے کذب جائز ملے
خواہ بزع خود اس میں کسی مصلحت کا اودا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے
حضرت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا کذب جائز ماننے والا اتفاق کافر ہوا

امد غر و جل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا۔ اس مسئلے میں
 شخص مذکور اور اسکے کا سہ لیون کے اقوال سخت ہولناک و ناپاک ہیں جنہیں
 تفصیل و تشریح اور ان کے رد و بیغ کی تیغ ہماری کتاب سبحن السبوح
 عن عیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۷) یکروری ۱۲۵۱

لا نسلم کہ کذب مذکور محال مجبے مسطور باشد چه عقد قضیہ غیر مطابق الواقع والواقع
 ان برہانکہ و نبیا خارج از قدرت الہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی اثر
 از قدرت ربانی باشد اسمیں صاف تصریح ہو کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہو وہ ب
 خدا سے پاک کی ذات پر بھی روئے حسین کھانا پینا سونا پاختا پھرنایشاب کرنا جلنا
 ڈوبنا مرناسب کچھ داخل لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۸)
 یکروری ۱۲۵۱ عدم کذب از کمالات حضرت خدیجہ پیشاوند و اوراجلشانہ بان

مرح میسقتہ برخلاف اخرس و جاد و صفت کمال ہیں ست کہ شخصہ قدرت پر نکلم
 بکلام کا ذب و ارجہا بر رعایت مصلحت و مقتضای حکمت متبصرہ از شوب کذب
 تکلم بکلام کا ذب نہایہاں شخص ممدوح میگردد بخلاف سیکہ لسان او واقف شدہ
 یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کا ذب نہاید و از او بند گردید کہے دہن اور این نہاید این شخص
 نزد عقلا قابل مرح نیستند بالجمہ عدم تکلم بکلام کا ذب ترہا عن عیب الکذب و تترک
 عن التلوٹ باز صفا مدح اہرخصا اسمیں صاف اقرا ہو کہ امد غر و جل کا جھوٹ ہولناک متغ
 بالغیر ملکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال لذات نہ متغ بالغیر نہ متغ
 عقلانی محال شرعی صرف محال عادی ہوا و ہ لقرن کرنا ہو کہ امد تعالیٰ کا جھوٹ لانا ایسا
 نہیں جو گونگے کا بولنا کہ امد تعالیٰ کو اس دم کرتے ہیں گونگے کی نہیں ضرور ہو کہ کذب الی محال عادی

بھی نہ یہ صریح کفر ہے اور اسمین ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر
جھوٹ پر طرح روا ہو تو اسکی کسی بات پر اطمینان کیلئے (کفر یہ ۹) اسی قول میں
صرحاً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عجیب و غریب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحت ترقی کے لیے
اُس سے بچتا ہے یہ صریحاً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و اودگی ماننا ہے کہ
بھی مثل کفر یہ ہضم نہ ہون کفریات کا خمیر ہے علمگیری قول مذکور در کفر یہ ۳

اعلام بقواطع الاسلام مطبوع مصر ۱۲۹۵ھ ص ۱۵۱ من غنی او اثبت ما جویم
فی النقص کفر یہ چہ جو اسد تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ - یا - ہن - کہو
جس میں کمالی نقصت ہو کا فہم جاتے (کفر یہ ۱۰) اس قول میں ق الہی بلکہ اسکی سب
صفات کمال کو اختیاری ماننا کہ مصلحت عجیب آلائش سے بچنے کو اختیار کیا ہو
بطرح کفر یہ ۳ میں صفت علم غیب کو صراحتاً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور
حادث و نوپیدا ہوگی شرح عقائد لسنفی طابع قدیم ص ۱۲۱ الصادر عن الشیخ القصد

والاختیار کیون حادثاً بالضرورة ترجمہ جو کسی سے اوسکے قصد و اختیار سے صادر ہو
وہ بالبدایت حادث ہوگا اور صفات الہی کو حادث ٹھہرنا کہ کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام
اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر لاعلیٰ قاری مطبع حنفی ص ۱۶۹ ص ۱۷۰ صفاتہ فی الازل غیر

محدثہ و لا مخلوقہ فمن قال انہا مخلوقہ او محدثہ و وقف فیہا و شک فیہا ہو کافر باللہ تعالیٰ
ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب صفیات ازلی ہیں نہ وہ نوپیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انھیں مخلوق یا
حادث بتاتے یا اسمین توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفر یہ ۱۱ تا ۱۴) اسی
قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی غنی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ ثابت
العدم و جل کے لیے ہو سکتی ہیں و نہ تعریف ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے سزا ہو گئی

پہلے بھولنا جو وہ بظاہر بندوں سے ڈرنا کسی کو اپنی بادشاہی کا شہر یک کر لینا ذلت
 و غاری کے باعث دوسرے کو اپنا بار و بھنا نا وغیرہ وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کہ ان
 سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کیجاتی ہو آیت لا تاخذہ سنۃ
 ولا نوم ترجمہ نہ اوسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یفعل منی ولا ینسہ
 ترجمہ نہ میرا رب بھلے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبۃ ولا ولد ترجمہ
 اس نے نہ کسی کو اپنی جوڑ و بنایا نہ بیٹا آیت ولا ینفک عقیلہا ترجمہ اس کو
 مٹو کے چھا کر نہ خوف نہیں آیت لہ یکبر لہ شریک فی المملک ولہ یکن
 لہ ولی من الدن ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اوس کا سا بھی نہ کوئی دباؤ کے سبب
 اوس کا ساتھی یہ سب صریح کفر ہیں (کفر یہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم طبع ضیائی
 ص ۱۲۵ نسبت پر خود تاہیکہ روزے حضرت جل و علا دست راست ایشان
 رابست قدرت خاص خود گرفتہ چیزے راز امور قسیہ کہ بس رفیع و بریع پڑے
 پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا بچنین دادہ ام و چیزے
 دیگر خواہم داد ص ۱۲۸ مکالمہ و سامرہ بہت حمی آیہ ص ۱۵۱ گاہے کلام حقیقی ہم بشود
 شفا شریف ص ۳۶ من عترف بالہیۃ اللہ تعالیٰ و وصایتہ و لکنۃ او
 لولہ او حاجتہ فذلک کفر باجماع المسلمین و کذلک من اوئے مجالسہ اللہ تعالیٰ
 و العروج الیہ و مکالمتہ اہل مخصاً ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و وحیہ کا قائل ہو
 مگر اوسکے لیے جو رویا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کا قرب سے اس طرح جو اللہ تعالیٰ
 کے ساتھ ہم نشینی اس تک معبودان سے بائیں کر لیا رہی (ہم) ص ۱۲۸ و کذلک من
 منہم انہ یوحی الیہ وان لم یرع النبوة او انہ لیس علی السماء ویدخل الخبۃ و یسئل من یشاء

ص
 ہم فرماتے ہیں
 یہودیوں کو
 نبی بنانا
 اصل الہیوت

و یحافظ المحور العین و ہولار کلمہ کفار مکذوبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ
اس طرح جو جمعاً منصف و دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے وحی کرتا ہے اگر یہ
نبوت کا مدعی ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اس کے پیل کھاتا
حور و ماکو سکے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا
حور و ماکو کے دعوے پر توبہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ڈاکہ صاف نہ کر

کیا حکم ہو گا **اٹھنا عشر** پہ ۱۰ درجین بعثت بلکہ درجین مناجات و
مکالمہ کہ اعلیٰ مراتب قرب بشریٰ با جناب خداوندی ست اس ترقی سے
صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کیسے بے
المدع و جل سے کلام حقیقی کا دعویٰ صراحتہ اس کی نبوت کا دعویٰ ہو تفسیر غزالی سورۃ
نفر مطبع کلکتہ ۱۲۳۴ھ ۲۷۲ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لولا یکنون

نشان و ابن گفتگو و ایشان چہل ست زیر کہ نمی فهمند کہ رتبہ ہر کلامی باشد اعز و جل
بلند ست ایشان بنور یہ پایہ اولین ان کہ ایمان ست نہ سیدہ اند و ان رتبہ مختصر

ست بلکہ و نبیا علیہم الصلاۃ والسلام و غیر ایشان را ہر گز میر نہ نشو و پس فائز
ہر کلامی خدا کو یا فرماش آنست کہ ما ہمہ پیغمبران یا فرشتہ سازد شرح عقائد
جلالی مطبع مصر ۱۲۶۱ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں المدع و جل

کلام حقیقی کا مدعی ہو گا فرسے فرمایا المکالمۃ متشفیاً بمنصب النبوة بل اعلیٰ مراتبہا وہ

مخالفتہ لما ہو من ضروریات الدین و ہوانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ

افضل صلاۃ اھلین ترجمہ المدع و جل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اسکے مرآ

اعلم رتبہ ہو تو اسکے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین پیچھے نہی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہو نیکانکار ہے (کفر یہ ۲۲) **صراط مستقیم**
 صلا از جملہ آن شدت تعلق قلبت بر شد خود استقلال ایچے نہ آن ملاحظہ کہ
 این شخص نادر و ان فاضل حضرت خن و واسطہ ہدایت دست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق
 بہان سیکر و چنانکہ یکے از اکابر انیطرقی فرمود کہ اگر خن جل و علا در غیر کسوت مرشدین
 نجبی فرمایہر آئندہ را با او التفات در کار نیست شخص مذکور کے پیروں سے استفسار
 ہے کہ اپنے اصول لپس کلمہ کا حکم بنائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ
 ایک بات کہتے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر و ضلالت بنادینے کا عادی ہے
تقویۃ الایمان ص ۵۶ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی تواسکے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے مونہ سے اتنی بات سنتے ہی ماری
 دہشت کر بچو اس ہو گئے پھر کیا کیے ان لوگوں کو کہ اُس مالک الملک سے ایک
 بھائی بندی کا رشتہ یاد وستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر بائیں مارنے
 ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو
 تو ہرگز اسکو نہ دیکھوں اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں نے اے ادب
 محروم ماند از فضل رب ہذاہ ملخصاً میں کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا
 تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں اے ادب محروم ماند از فضل رب
کفر یہ ۲۳ **تقویۃ الایمان** ص ۵۷ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے
 بھی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اُسکے سوا کسی کو نہ ماننے ص ۵۸ اللہ صاحب نے فرمایا
 کسی کو میرے سوا نہ مانو ص ۵۹ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو اور نہ کو ماننا محض
 خط ہے یہاں انبیاء و ملکہ و قیامت و جنت و نار و غیرہ تمام ایمانیات کے ماننے سے

صاف انکار کیا اور اسکا اقرار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر رکھ دیا کفر یہ بھی
کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانوں کے تہذیب میں حب طوح اللہ عزوجل کا ماننا ضروری
یہ ہیں ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان میں جسے ماننا کفر ہے ہرگز زبان والا
جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں و لہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ
ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہیں آیت بقرۃ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ مَوْضِعُ الْقُرْآنِ ترجمہ شہداء عبدالقادر صاحب نوادر اویانہ طبراک
وے مانینگے آیت کیا کفار کو اللہ تعالیٰ نے ان کو اذیت دی تھی کہ ان کو ایمان نہ آتا ۝

مَوْضِعُ الْقُرْآنِ ثابت ہو چکی ہجرات اون بہتوں پر سوے مانینگے آیت

لَسَا یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مَوْضِعُ الْقُرْآنِ ماننے ہیں جو اترتا ہے
آیت اعراف وَقَطَعْنَا دَابِیْرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوا بِآیَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُّحْسِنِیْنَ ۝

مَوْضِعُ اوپر چھاڑی کا ٹی اوکی جو چھلانے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے
آیت انفعام وَاِذَا جَاءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْبَیِّنَاتِ فَقُلْ سَلَامٌ عَلَیْكُمْ

مَوْضِعُ او جب دین تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے
تم پر آیت بقرۃ اَمِنْ الرَّسُولِ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّ
اَمِنْ بِاللّٰهِ وَمِلَّتْ كَلْبُهُ وَكُتِبَ لَهُ وَدُسِّلَهُ مَوْضِعُ مانا رسول نے جو کچھ

اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب مانا اس کو اور اس کے فرشتوں
اور کتابوں کو اور رسولوں کو دیکھو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے

اللہ اور اس کے فرشتوں کتابوں رسولوں سب کو مانا شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا
میرے سوا کسی کو مانو آیت اعراف قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوا اِنَّمَا بِالَّذِیْ نَحْنُ

بہ کفر و کفر ہو صرح القرآن کہنے لگے پائی والے جو تمہیں یقین کیا سو ہم نہیں مانتے
 تو اقبال مذکورہ صاف معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیاء مشکہ کسی پر ایمان لائے
 سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہو گا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان
 کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی ص ۴۲ میں ہے
 اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے
 او سکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ سبحن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ
 کو نہ مانے وہ یعنی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو مانے وہ مشرک دوزخ
 کفی اللہ المؤمنین القتال (کفر یہ ۲۲) صراط مستقیم ص ۳۸ ص ۳۹
 من وجہ تقلد انبیاء میا شد من وجہ محقق و شراعی پس اگر صدیق ذکی القلب است
 رضا و کرامت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان و عقائد غا
 و محمودیت و مذموبیت در اخلاق و ملکات تخصیصہ نورجلی خود دریافت مینماید
 پس احکام این امور مذکورہ اور اب و وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصاً
 و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شد تحقیقی است
 و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است نورجلی او بسوے کلیات و رائیہ فی بیغیر
 پس علوم کلیہ و شریعیہ و اب و واسطہ سیرد بواسطت نورجلی و بواسطت انبیاء علیہم السلام
 و السلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را نشانگر و انبیاء ہم مینوان گفت
 و ہم ستاد انبیاء ہم و نیز طریق اخذ از ہم شعبہ ایست از شعب و حی کہ آنرا در عرف شرع
 بنفث فی الروح تعبیر می نمایند و بعضی اہل کمال آن را بوجہ باطنی می نامند صلاہین
 را بامامت و وصایت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن بوجہ ظاہری

متعلق نشہ بہ حکمت می نامند ۱۷ لایا اور الجافطے مثل محاطت انبیاء کے
بہ عصمت دست فائز می کنند ۱۸ ندائی کا اثبات وحی باطن و حکمت و وجہات
و عصمت مرغیر انبیاء مخالف سنت و اذیت خیر خیر بعثت و ندائی کا راجہ
این کمال از عالم منقطع شدہ اندازہ خصوصاً اس قول زنا پاک بین اس قائل بیباک
نے پر وہ و حجاب صاف صاف تصریحیں کیں کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ
و کلیہ بیوساطت انبیاء نے نور قلب سے بھی پہنچتے ہیں خاص احکام شرعیہ میں بھی
وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیاء کے مقلد ہیں اور ایک طرح تقلید انبیاء سے آزاد
شرعیہ میں خود محقق وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد بھی تحقیقی علم وہی ہو جو اور
نے توسط انبیاء خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیاء کے ذریعہ سے جو کتاب و
تقلید ہی بات ہو وہ علم میں انبیاء کے برابر و عیسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ انبیاء کو ظاہری
وحی آتی ہے انھیں باطنی وہ انبیاء کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے
یہ حکم کلاما غیر نبی کو نبی بنانا اور جب ایک معصوم کو اعمال و عقائد وغیرہ امور شرعیہ میں احکام
آئیں گے تو توسط انبیاء خود بذریعہ وحی آئے پھر نبوت اور کس شے کا نام ہے فقط وحی
باطنی ہونا کچھ متافی نبوت نہیں بہت انبیاء علیہم السلام و السلام کو وحی الہی باطنی ملو
پر آتی کہا جاتا ہے کہ سیدنا داود علیہ السلام کی وحی اسطرح کی تھی کہ اعلیٰ
الامام البدر محمود فی عہد القاری خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو بہت احکام ہی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہیں علمائے جوابیہ
علیہم السلام و السلام پر وحی آئی کی سات صورتیں تھیں ان میں یہ بھی ذکر فرمائی کہ کافی
عمرہ و الارشاد وغیرہا تحقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

[illegible]

اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری
سنہ ۱۳۲۷ھ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم (فذكر الحديث الى ان قال) والروح القدس نفث في روعي ان نفسا
لن تموت حتى تستكمل رزقا الحديث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروا
ہو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس میرے باطن
میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کر لے رواہ البغوی فی شرح

السنن ثلاث ونبوءه رواه الحاكم عنه والبرزاري في مسنده عن حذيفة والطبراني في المعجمين
الحسن بن علي غير انه لم يذكر خبر بل كالبیهقي في شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ

تعالیٰ عنہم جمیع شفا شریف سے زیر کفر یہ ۱۲ اگر اگر اکہ صرف وحی کا معنی کافر ہو
اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے تفسیر خیر نیری ص ۲۷۱ معرفت احکام شرعیہ بدون توطی

نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشر یہ ص ۱۴۰ انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را
وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع حل نماید در وعست پر ہیزہ زیر کہ کہے از فرق

اسلامیہ و غیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم
ابن المسلم میداشت غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمہ کفر ہونے میں اصلا شک

نہیں اور اوسمیں اور جو خائستین ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیاء سے من وجہ آزاد
اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرات انبیاء کا ہمسر وہم استناد

اور بتقلید و افش شل انبیاء محسوم ماننا اونکی شنا عتین ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہے
یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ بر اقتضای کروں اللہ الشہین شاہ

صاحب مطبوع احادی ص ۱۰۷۰ سآلۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالار و حاینا

عن الشيعة فادعى الي ان مذبههم باطل و بطلان مذبههم يعرف من لفظ الامام ولما

افقت عرفت ان الامام خدمهم هو المعصوم المفترض طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا

و هذا هو معني النبي فمذبههم يستلزم انكار ختم النبوة ففهم الامام تعالى ترجمہ میں نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے رافضیوں کے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا

کہ انکا مذہب باطل ہو اور اُس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھ پر ہوش آیا

میں نے پہچاناکہ اولن کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض

اور سیکطرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم

نبوت کا انکار لازم آتا ہے اسداونکا بڑا کرے) دیکھو یہ وہی امامت وہی

عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم

بتاتے ہیں کیون صاحب ان رافضیوں کو تو کہا گیا کہ اسداونکا بڑا کرے کیا اسی

نہ کہا جائیگا کہ اذکی طرح اسکا بھی بڑا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں

باندھے آمین غالباً اصل مقصود اپنے پیر راے بریلی کے سید احمد کو کہ نواسی خان

کے یہاں سوار و خیم نوکر اور چپ کرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنا نا تھا

اسکی یہ تمہیدیں اوٹھاتی گئی تھیں کہ بعض ویسا اس طرح کے بھی ہوتے

ہیں ادھر یہ وحی و عصمت وغیرہ کچھ بگھاڑتے کہ پورا خاکہ اقرار خیر میں یہ بھی جاوی

کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم بنانیو قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہاں

تو یہ بتا دیا کہ مرتبہ کو حکمت کہتے ہیں او دھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ

و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو میں لکھ سکے پھلا نتیجہ دکھا دیا کہ امثال ابن وقائع و

اشباہا ینعنا لاصدا و درپیش آتا انیکہ کمالات طریق نبوت پذیر وہ علیا ستہ

لیکھ کر کوئی سائنس کے مضمر نہ

خود رسید و الہام و کشف اعلوم حکمت انجائید لیس کھل گیا کہ اس زمانے کے وہ
 وحی والے معصوم انبیاء کے ہم سادہ تقلید انبیاء سے آزاد ہو اسلئے انبیاء احکام
 شریعت خدا سے پانے والے یہ پیر جی ہیں تین تو اس عیار رنی کا قائل ہوں کہ ابتداء
 ہوں نہ کہہ دیا کہ پیر جی معصوم ہیں پیر جی پر وحی اور ترقی ہے بلکہ یوں پانی باز ہوا کہ حصہ
 کتاب میں غیبی صفات بعض اولیاء کے لیے ان منصبوں کا ثبوت مانا اور یہ حکمت
 سے کیا پھر جاوے کہ خبر وارہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہاں تھیں بلکہ ہمیشہ رہیں گے
 پھر آخر کتاب میں پیر جی کے لیے درجہ حکمت ثابت کر دیا جیسے بس سمجھ جاوے وہی منصب
 ہو جس کا ہم نام و حال سب کچھ اوپر بتائے ہیں غرض یہ تو ساری حکمتی گرتیں کھل کر
 رگتے تھے ایک سب میں بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب
 ہو گا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں
 ظاہر ہے کہ جب کلام الہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے کھلبلیا گیا
 اسکی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگیں گے تو پھر آیت سے آخر ارض کا محصل
 نہ ہو گیا دوسرا حدیث پیر جی الف کے نام نے نہیں جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا
 کہ نبی او عیلم یہ کیسا خط نے ربط تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیر جی رسول اللہ
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں ایسیلئے نہ اُن ہی پر
 اللہ تعالیٰ نے نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب
 علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات و ربہ و فطرت مخلوق شدہ بنا کر علیہ لوح فطرت
 ایشان از نقوش علوم ربیبہ و راہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر مصنفے ماندہ
 بود و افسوس پیر جی کا عجب چھاپینک و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ تھا مشرّف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ۳۳

ماور النبوة والاعظم الرسالة ولا فخرية منه المصطفی (الی قولہ) حق ہذا ان درے

عنه القتل الادب والسبح الخ ص ۱۲۱ کو ان نسبت امیا آیتہ کہ کو ن ہذا امیا قید

فیہ وجہ الہ ترجمہ اوستہ نہ نبوت کی تو قیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت نہ عظمت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اوسکی نہ توجیر

وقید ہونی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہو اور مشرّف

اُمّی ہونا اس میں عیب و جہالت تیسرا اثر اندیشیہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا

کر کے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی تعلیم ہی نے بقصد تفسیح و تبخیر و

کردی تو کسی بیگی اسکی یوں بھاری پیش بندی کر لیتی تقویۃ الایمان حصہ دوم

سلطان خان ص ۱۱۰ اس شخص سے کچھ معجزہ نہوا سکو پھر نہ بھنا یہ عاوتین ہو داؤ

نصارے اور مجوس اور منافقون اور مکہ والے اگلے مشرّف کو ن کی ہیں پھر چند

ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور

مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غضوب ہو راز کیا خدا کے

غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اہل غصا ظاہر ہو کہ عوام بیچارے اتنے بھاری

بھاری ڈراموں کو موٹے لغت سکر کانپ جاتے ہیں کچھ کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبانی

نہ لایگا پیش خویشان سب راستہ اینوں سے کام پور کر دیا تھا بیڑی کی ہر کا کتہ

اسمہ اسجد قرار پایا تھا خطبہ بن پیری کے نام پڑی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہنا شروع ہو گیا تھا کہ قہر آبی سے مجبور میں نہیں کہو سے سے سب بونگھیں گا روڈ

ٹھانوں کے خیر مود کی کش نے چنے سور یا بچاڑ دیے سے بھی کی جی ہی میں رہی

بات نہ ہونے پائی : وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی : فقط دابر العقاب
 الذین ظلموا و قیل الحمد لله رب العلمین کفر یہ ۵۴ تقویہ ایمان
 حدیث تو یہ لکھی ارایت لو مرت بقبری اکت تسجد له خود ہی اوس کا ترجمہ یوں
 کیا کہ بھلا جس حال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو آگے جو گستاخی
 کی رگ اوجھلی جھٹ آفت کی (رف) لکھ کر فائدہ چسٹو دیا جسے میں بھی ایک دن
 مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں اوسکے حامی اوسکے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے
 کسر لفظ کا مطلب ہو کہاں تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہاں
 یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں کیوں یہ کیسا کھلا افتراء ہے محمد
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں کذب علی محمد اظلمت قبورہ من النار ترجمہ جو دانستہ مجھ پر جھوٹ
 باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے (وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بناؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تاكل اجساد الانبیاء ترجمہ بیشک
 اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے فائدہ ۵۵
 ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن سنہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ترمذی
 و غیر ہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
 کی امام الامام ابن سنہ و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الغنی
 و امام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا بشرط ہمارے صحیح ہے ابن جریر
 کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے (وہابی صاحبو تھکا

۵۴
 تقویہ ایمان

اس باب میں پانچ مضامین ہیں ان میں غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے
ہو اور اگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان و ثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے
کہ جو کوئی انبیاء اولیاء کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی ضلوع میں اس کا بیان

سنیے ص ۲۱۱ امد سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ

اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض نئے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناما کرد

لوگوں کو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیاء و انبیاء علیہم افضل الصلاۃ والسلام کو ناما کرے لوگ کہیا

یہ اون کی جناب میں کجی استغنی نہیں کیا انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی

کفر خاص نہیج کی تفصیل شفا شریفہ و راوکی شروح وغیرہ اکتب ائمہ میں ہے

(کفر یہ ۲۷) تقویت الایمان پہلی ضل میں اسی دعوے کا کہ انبیاء اولیاء کو

پکارنا مشرک ہے ثبوت سنیر ص ۱۱ ہمارا جب خالق امد ہوا سو ہو پیدا کیا تو ہوا

بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اوسکو پکاریں اور کسی سے ہوا کیا کام جیسے جو کوئی ایک

بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہو دوسرے بادشاہ

بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہے چار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان سے کہتا حضرات

انبیاء اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی

زبان سے نکل سکتے ہیں جب کے دین رائی برابر ایمان ہوتا یا شخص نے اپنے اور اپنے

طالبے کی نسبت بیچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر اک کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان میں کوئی

ایسا بھی نہ ہو کہ دین و دین خرد دل کو برابر ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اور

کچھ کام ہونا بہت ٹھیک ہو کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب میں اون کا

ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو یون گیا اور دنیا جو ایسوں

کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اسپہن کسی نبی کی سرکار سے ٹکا جہینہ جمعہ کی روٹی ملے
 کی بھی عید نہیں تو زال دنیا کے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیاء علیہم السلام
 والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفر یہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفر یہ اٹھائیس سے
 بزرگیت صراط مستقیم مقتضائے ظلمت بعضہا فوق بعض
 از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوہر خود بہترت و عرف ہمت بسوے شیخ و اشنا
 آن از مغفلین گو جناب محال است آب باشد بحیدرین مرتبہ بدتر از استغراق
 در صورت گاؤ و خر خودست کہ خیال آن با تعظیم و اجلال بسویدائے دل نشان سپہ
 بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آنقدر جمیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ چنان و محقر میبود
 این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود و بشریک میباشد **مسلمانوں**
 خدا را ان ناپاک شیطانی ملعون کہوں کہ غور کر و الحمد للہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لیجانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ زہری
 کے تصور اور اسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی بُرا ہے اپنے بیل یا گدھے
 کے تصور میں ہمت نہ ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے کہ ان واقعی زہری نے تو دل
 نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا بیچا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں و خاتم النبیین پڑھ کر تازی پوتوں کا
 در با جلا یا آون کا خیال آئی کیوں نہ فہر ہو آون کی طرف سے دل میں کیوں
 نہ زہر ہو **مسلمانو** مدد اضاف کیا ایسا کلمہ کبھی سلامی زبان و قلم سے
 نکلنے کا ہے حاش سد اپوریوں پہ پڑتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی
 گتائیں دیکھو جو ادھوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈال کر کوکھی میں شاید

انہیں بھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی تمہارے
 رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسبت لکھے ہوں کہ اوہنیں موعظہ دنیا کا انگریز
 اگر اس عیہ سلام بلکہ دعویٰ امامت کا کیلچہ چیر کر دیکھیے کہ اسکو کس جگہ سے محمد رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت پیدا ہو کر یہ صریح سب و دشنام کے
 لفظ لکھ دیے اور روز آخر اللہ عز و جل غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا
 اصل اندیشہ نہ کیا مسلماً تو کیا ان گالیوں کی تلحہ مدرستی اللہ کو اطلاع
 نہ ہوئی یا مطلع ہو کر اسنے اوہنیں ایذا پہنچی ہاں ہاں واللہ واللہ اوہنیں اطلاع
 ہوئی واللہ واللہ اوہنیں ایذا پہنچی واللہ واللہ جو اوہنیں ایذا دے اسی پر دنیا و
 آخرت میں اللہ جبار قہار کی لعنت اوسکے لیے سختی کا عذاب ہے کی عقوبت آیت
 ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرۃ واعد
 لہم عذابا مہینا ترجمہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اسکے رسول
 کو پھر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت میں اور اوج کے لیے بنا رکھا ہوا دلت والا
 عذاب آیت والذین یؤذون رسول اللہ لعنہم عذاب الیم
 ترجمہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لیے دکھ کی مار ہے مسلمانوں
 پھر ان مقتدیوں کا ایمان دیکھیے ایمان کی آگ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے کاغذیں لکھیں
 دیکر یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام یہ آد کے جیلے میدان
 غلام جسکی اسمیہ حرکات اور سلام کا نام سلمان و عربین مسلمان عظیم فرما رہے
 آیت لا یجد قویاً یؤمنون باللہ والیوم الاخرۃ یؤمنون
 اللہ ورسولہ وایکھا اباء ہمہ واینا عہدہ واینا ہمہ او

اللہ اور اسکی
 شایعین اور دشمن
 کی شایعہ کو
 جیسا مبارک
 تقدیر خود
 تقصیر شفا
 شرف عظیم
 اور اسکا
 شرف میں
 ہے اس
 الیوم

عشیرۃ تھم اودلک کتب فی قلوبہم الا یمنات وایدھم بدروح منہ
 ترجمہ تو پناہ لگاؤن لوگوں کو جو اتنے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت کریں
 اوس سے جسے خداوند بھی اللہ اور اوس کے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے
 یا بھائی یا کہنے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اون کے داون میں ان
 اور مدفرائی اون کی اپنی طرف کی روح سے) وہابی صاحب جو مسلمان بننا چاہتے ہو
 تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت
 سوا اسے دل کے اندر جاؤ جو اون کی جناب عالم آب میں گستاخی کرے اگر تمھارا
 باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا گدا ہو دشمن بناؤ بہتر از زبان و صد ہزار دل اوس
 بڑی کر و تماشائی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لغت کرو ورنہ اگر
 دوسرے عقیدین اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور
 چیز ہے و آئے بے اضافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اس کے خون کے
 پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو تیس پاؤ تو کچا نکل جاؤ و مان نہ تا و ملین
 لکنا تو نہ سیدھی بات میر پھیر میں ڈالو اور محفل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اوسکی امامت و پیشوائی کا دم بھرو دلی
 جانو امام مانو جو آؤ سے بڑا کہے اولیٰ اوسی سے دشمنی ٹھانو بڑا گناہ کی بات میں سو سو
 طرح کے پیچ لکنا رنگ رنگ کی تا و ملین ڈھالو جیسے بنے اوسکی گڑھی سمجھاؤ۔
 اوسکی حمایت میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ
 کیا ایمان ہے کیا اسلام ہے کیا اسلام ایسا نام ہے جس سے اسے راہ رو پشت
 بنزل ہندار ہر مزہ یہ ہو کہ وہ خود مختاری ساری بناؤ ٹوکنا و باجلا گیا تقویۃ الایمان

یہ بات محض یہاں ہے کہ ظاہر میں لفظ نے ادبی کا بولیے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجی مگر اس سے پہلے بولنے کی اور جگہ میں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کو واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیچھ تو اس کھلی گستاخی میں کوئی دلیل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجے کاٹھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں بند کر کے بنگاہ انصاف غور کر دو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کو کان گدھڑ کے سے ہیں تیری ناک بھوک کی سی ہے تو کیا اسے اپنا باپ کو گالی نازی یا کوئی معاف بخبری اوٹھ کر اپنے بد گام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف گڑ کے بھوکو سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سونر کی ٹھوٹھنی سے ملتا تھا تو تم اسے کیسا سمجھو گے کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کر دو گے اب محققین ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے ہمارے عزت والے رسول و جہان کے

یہاں کے بد دین کی تہا
مذمت و حق سزا جو چھوڑے ہے
کے لیے جو کہہ کر بنا دے
افسوس کہ یہ فتنہ قلاب کلات
یہ لارہ تھا رسول کو کہنا اور بیعت کو کفر و تب
سما اسو رسول کو کہنا اور بیعت کو کفر و تب
چلو اگرچہ کفر و کلم نہیں مانت وہی کران
عزت و عظمت نہیں اتنا کہ وہی کران
سجائے ہیں شقاق و کفر و تب
و مسلم عقیدت میں ان باتوں سے بدعت من الغلو
الوجہ الاذن قل من ان دون من غیر سواک
فقد کذب و ادسک متعبد بک حضور و شمس
کے سامعین کہ کہ قول اوچھو حضور کی
و شمس کوئی شادی کا نظارہ عجاibat اور
یک طرح کی تحقیق ہے اگرچہ

یہاں کے بد دین کی تہا
مذمت و حق سزا جو چھوڑے ہے
کے لیے جو کہہ کر بنا دے
افسوس کہ یہ فتنہ قلاب کلات
یہ لارہ تھا رسول کو کہنا اور بیعت کو کفر و تب
سما اسو رسول کو کہنا اور بیعت کو کفر و تب
چلو اگرچہ کفر و کلم نہیں مانت وہی کران
عزت و عظمت نہیں اتنا کہ وہی کران
سجائے ہیں شقاق و کفر و تب
و مسلم عقیدت میں ان باتوں سے بدعت من الغلو
الوجہ الاذن قل من ان دون من غیر سواک
فقد کذب و ادسک متعبد بک حضور و شمس
کے سامعین کہ کہ قول اوچھو حضور کی
و شمس کوئی شادی کا نظارہ عجاibat اور
یک طرح کی تحقیق ہے اگرچہ

سہ مہ فشانہ نور و رنگ عو کو کند ہر کسے بر خلقت خود می تند ہر اس شخص کے
 نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا موجب
 شرک ہے کہ وہ جب آئینہ عظمت کے ساتھ آئینہ کبر و العظیم کہ شریعت رب
 العرش اکرم بین نماز میں اپنے خیال بظلمت و جلال کے ناقص ہے اس سے کہو
 کہ اپنے شرکیوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کر
 تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسے نماز کی ہر دو رکعت پر التیجات واجب

کی اور اس میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ استشہادان محمد و احمد
 و رسول پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلمان تو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا
 اور واقعہ انکا خیال مسلمان کے ذہن جب آئینہ عظمت و جلال ہی کے ساتھ آئینہ
 کبر کا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم نہیں سمجھنے الاخص ہے اور عرض سلام
 تو خاص غرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اپنے خیال بلکہ خاص نماز
 میں اپنے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے و لکن المنفقین لا یعلمون احیاً
 العلوم مطبع کھنوج ۱۴۱۱ ۴۱۱ حضرت فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

و شخصہ اکرم قیل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ
 التیجات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت
 پاک کا تصور بنادھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 میزان امام شعرانی مطبع جو مصر ۱۳۵۱ ۱۳۵۱ سمعت سید علیہ الخواص رحمہم

تعالیٰ یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہید لنبیہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل علی
 مشہودہم فی تلك الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ ابدًا فیما ظہر بہ بالسلامۃ فی
 ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے
 نمازی کو تشہید میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لیے
 حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ
 فرما دو کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں یا سیکے کہ حضور
 کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہ حضور اقدس صلی اللہ
 علیہ وسلم پر سلام عرض کریں **حجۃ البالیغہ** شاہ ولی اللہ صاحب مطبع صدیقی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تغویہا نہ کرہ و
 اثباتاً لاقرار برسالۃ وادار بعض حقوق ترجمہ پھر اسکے بعد القیام میں نبی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اور نکاذ کر پاک بلند کرنے اور انکی رست
 کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے اولیات
 عظام و عکائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اوست ہوا
 لدنیہ و غیر ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلد و کلام امام آخر
 زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ اوپر ارشاد و سخت نزہ
 مسک الختام نواب بھوپال مقام ۲۴۹ نیز آنحضرت ہمیشہ مضرب العین ہوتا

وقرۃ العین عابدان مست در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادات و تہجد
 و انکشاف درین محل بیشتر و قوی ترست و بعضے از عرفا قدس سرہم گفتمہ اند کہ
 این خطاب بکجاست سر بیان حقیقت محمدیہ است علیہا الصلوٰۃ والسلام در ذلک

موجودات و اقراہ ممکنات پس آنحضرت در ذات معصیان موجود و حاضر است
 پس صلی باید کہ از بیعتی آگاہ باشد و ازین شہود غافل نبود تا با نوار قرب و اسرار شرف
 نور و فائز گردد اگر کسی در راه شوق و محبت و بعدیت بچی میمنت عیان و
 دعائی قریب شد بدو اس عبارت میں نواب بہادر فرمائی شکر کو کج انبار لگا گئے بنی صلی
 تعالیٰ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظیرین ایک شرک نبی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرہ ممکنات میں موجود و حاضر ہیں و شرک نمازی
 میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ ہرگز غافل نہوتا کہ قرب الہی پائین شرک مگر یہ کہیے کہ
 اہل سلطنتوں میں بڑوگو کو تین خون معاف ہو تو گورنٹ و باریت کے نواب بہادر کو تین شرک
 معاف ہوں لا اقر الا بالعلی العظیم سید محمد و عیالہ الصالحین کیا شرک سے بچ رہیگا کہ امثال
 ان از مغلیں بکوشاں مسلمان ہو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت
 نہیں اور حضرت امام شافعی و امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر رسول
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہے درود کو محمد
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال باطلت و جلال سے انکار کیونکر
 ممکن مسلمانو ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام و منفرد پر
 واجب و ران غیر منقلد و بابون کے یہاں سب پر فرض ہے ان سے کہو اسمیں سے
 حُرَاکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ کُلَّ اَلَّیْنِ یعنی راہ اوں کی جنبہ تو نے انعام
 کیا جاتے ہو وہ کون ہیں ہاں قرآن سے پوچھو وہ کون ہیں اُولَئِکَ
 الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشَّہَدَآءِ
 وَ الصَّالِحِیْنَ ترجمہ جن پر خدا نے انعام کیا وہ انبیاء و صدیق و

صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 اور یہ بیان الشریعی
 درجہ ۱۰۰۰۰
 منہ

اور شہداء اور نیک لوگ ہیں) جب صراط الذین انعمت علیہم پڑھ کر ان کی راہ مانگی جائیگی ضرور عظمت کے ساتھ انکا خیال بیکار اور وہ اسکے نزدیک شرک ہو تو انھیں میں سے اس شرک کے دور کرنے کی کوشش کریں صرف غیری المغضوب علیہم ولا انفسا لہن کھین کہ انبیاء وصدیقین کی جگہ نماز میں یہود و نصاریٰ کی یا دیگر کسی ہر بلکہ اھذا الصراط المستقیم رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مار دیے گئے ہیں فتح النجیم شاہ ولی اللہ علیہ

مطبوع مصر ص ۱۰۰ صراط المستقیم کتابہ اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصاحبہ مسلمانوں میں فقط الحمد کو کہنا ہوں نہیں ہیں یہی ایک کے سوا قرآن عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اسوہ یا بی شرک سورہ بچکا جن سورہوں میں حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کے کرام یا ایسے کے نظام یا صحابہ کبار یا مہاجرین و انصار یا متقیین و محسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تہنیتیں ہیں لکھا تو کہنا ہی کیا ہے یوہین وہ جہنمیں حضرات انبیاء علیہم السلام والاشیاء کے قصص ذکر کریں کہ اولکما تصور جہنم کا عظمت ہی سے ایسا جکا اس شخص کو خود اقرار ہے انکسو انگشتی ہی کی سونین جنور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر صریح سے عالی ہو اور کچھ نہ تو کم سے کم جنور سے خطاب ہونگے جیسے چارون قل ثبت میں کھلا ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لکھا ہوا ہے کہ اسکی تلاوت میں ضرور خیال رکھنا کہ یہ بھاری ہتھام اللہ عزوجل کی طرف سے لے رہا ہے یہ سخت عجب تہی کسی جناب میں گستاخی کرنے پر اوتر رہا ہے کالف تہنیتیں اگر جنور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صراحت ذکر نہیں تو کعبہ معظمہ کا ذکر

ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کے ساتھ اپنی ربوبیت کو اس کی طرف اضافت فرمایا
 اور اس کا تصور کہ بڑے عظمت آئیگا بنظر ظاہر صرف سورہ تکوین اس عالمگیر و با
 سے بچگی باقی تمام و کمال ہر سورت کی تلاوت شرک میں ڈال لی پھر تکرار بھی
 بچی تو صرف شرک سے معصیت کر اہیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابل
 وحیم و امول و فہم کا خیال اوس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ اگر خیال
 انیس او لیا کے شرک میں نہ ملا تو خیال کا وجود کی قیامت میں تو شرک ہو گا
 شرف ہزار تہا ایسے ناپاک اختراع پر مسلمانوں میں صرف نماز ہی میں گفتگو
 کرتا ہوں نہیں نہیں اس کے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک
 ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت
 میں شرک روا ہے حاشا کسی عبادت میں روا نہیں اور قرآن کی سورتیں
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اور ان کے
 ذکر اور ان کی یاد اور ان کی تعظیم اور ان کی تکریم سے گریز رہی ہیں تو عبادت تلاوت
 نے تصور عظمت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر متصور تو اس
 چوبائی شرک سے کہ ہر مفسر غرضی سن شتام صریح سے قطع نظر یہ وجہ
 قبیح خود اقسام القبائح و مجموعہ صدہا کفریات و ضارح ہے مسلمانوں
 تم نے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیل سے اس شخص نے تمہارے
 پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعویٰ
 اسلام باقی ہے۔ سبحان اللہ یہ مومن اور یہ دعویٰ۔ رہا انی اعوذ
 بک من ہمزات الشیطان و اعوذ بک ان یحضر و ان

ستمیہ میں نے اس کفریہ ملعونہ کی تفسیر و تفسیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ
یہ تمام شخص کی اس شہادت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علمائے یہاں کلام کو
کامل رنگ تفسیل دیا ہو اب اس قول خبیث لغث الاقوال بلکہ ارجس الایوال کے بعد
محمود کے کفریات جزئیہ زیادہ گناہ کی حاجت نہیں کہ طول وجہ طال ہو مگر اجمالاً
اتنا اور سن بھیجے کہ اسکے حصے میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد ابواب جہنم سات
کلیات کفر پر مشتمل ہیں (۱) باجاً قرآن عظیم ایک بات فرماتے آدیہ صاف اسے
غلط و باطل کہہ جاتے شفا شریف ص ۲۴۲ معین الاحکام امام

علامہ الدین علی طرابلسی حنفی مبلغ ص ۲۲۹ من استخف بالقرآن او بشی منہ اجمہدہ او کتب

یشتے منہ و اثبت ما انفاء او نفی ما شتہ علی علم منہ بکلام او شک فی شے من ذلک فهو
کافر عند اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اسکے کسی حرف سے گستاخی
یا اسکا انکار یا اسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اسکا اثبات
یا جسکا اثبات فرمایا اسکی نفی کرے دانستہ یا سہمیں کس طرح کا شک لاتے وہ باجماع
تمام ملاکے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں باجاً شرک موجود (۳)
اسکے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴)
یوہین حضرت ملئکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث تنہور
پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باقوان کو یہ صاف تھا
شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبدالغنی صاحب دہوی اور انکو والد ماجد
شاہ ولی اللہ اور انکو والد شاہ عبدالرحیم اور ان کے پیر سلسلہ جناب شیخ محمد مصطفیٰ
کی تصنیفات و تحریرات میں اہل گلی پھر ہی ہیں تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب

شُرک تھے پھر یہ اوجھین امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفوں
 یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کا فریب تو یہ اسکا نیم اقرار ہی کفر یہ ہوا
 (۷) مکملے شرکوں کے بھاری تو دے خود اسکے کلام میں برساتی حشرات الارض
 کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر و دوسری میں ایمان یہاں شرک
 و ایمان عرفان تو یہ پورا اقرار ہی کفر یہ ہے میں ان سب کی پوری تفصیل کروں
 تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کلیے کے لیے بکثرت
 جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ اکمال الطامہ علی شریک سوے
 بالاموال عامیہ میں جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت
 رسائل میں کلام لیکھا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض نکات چلیکا
 یہاں بطور نمونہ ساتوں کلیر کی امر ایک ایک مثال لکھوں (کتاب نمبر ۱۲) اس
 عز وجل فرما ہوتا کہ الامثال لضربھا للناس وما یعقباھا الا العلمون ۵
 ترجمہ ہم یہ کہا دین بیان کرتے ہیں لوگوں کے لیے اور انکی سمجھ نہیں مگر
 عالموں کو یہ شخص غیر متقلدی اور دین الہی میں ہر گونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے
 کے لیے کہتا ہو کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں تقویٰ

الایمان ۳ عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا
 بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اللہ لمحقدا لطف یرکض
 اس کو دیکھو مطلب پر دلیل لایا آیت کریمہ ہوا الذی بعث فی الامیین رسولا
 منهم فیلو علیہم آیتہ و ینذیرہم و یعلمہم الکتاب الحکمۃ سے اور خود ہی اسکا
 ترجمہ کیا کہ وہ اللہ ایسا ہو کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک سولہ نبیوں سے

پڑھنا جو اپنی آیتیں اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہو کتاب اور عقل کی
 باتیں کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہو
 تو نبی کے سکھانے کی کیا حاجت تھی سبحن امرو و واسد و اتو خود سمجھ لیں اور صحابہ
 کرام سکھانے کے محتاج (کفر یہ ۳۲ و ۳۲) تقویۃ الایمان ص ۱۰ روزی
 کی کشائش اور تنگی کرنی اور تذرت اور بیمار کر دینا اقبال و ادب دینا حاجتیں
 بر لانی بلین المتی شکل میں دستگیری کرنی یہ سب امرو ہی کی شان ہے اور کسی
 انبیاء اولیا بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور
 اوس سے مرادین مانگے اور مصیبت کے وقت اوسکو پچکارے سو وہ مشرک ہو جاتا
 ہو پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اونکو خود بخود ہو خواہ یوں سمجھے کہ اللہ
 اونکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھل طغیاء کاش یہ ظالم صرف اسقدر کہتا کہ
 جو کسیکو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھ مشرک ہے تو بیشک حق تھا اگر یوں
 مطلب کیا سکتا کہ معنی تو کسی نسبت کسی سلمان کے خیال میں ہرگز نہیں تو تمام
 مسلمانوں کو مشرک کیونکر بنا یا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ مہ شرک لوگوں میں
 بہت پھیل رہا ہو اور اصل تو یسینا باب ۷ سو پیچیدہ کے فرامی کے موافق ہوا
 کہ تمام دنیا میں کوئی سلمان نہ رہا لہذا یہ عام خبر و توفی حکم لگایا کہ پھر خواہ یوں سمجھے خوا
 یوں کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجیو کہ اس
 ہاپاک و ملعون قول پر انبیاء و ملکہ سے لیکر امرو رسول تک اور اسکے پیشواؤں سے
 لیکر خود اس ظالم و چول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت غلظہ
 اللہ و رسولہ من فضلة حمید و بخیر و ولتمنکر دیا اللہ اور اللہ رسول نے

یہ
 آیت
 ہے

اپنی فضل سے آیت وتبدئی الہامہ والا بصر باذنی ترجمہ ہو عیسے
تندرست کرتا ہے موزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے یہ معاذ
قرآن عظیم کے شرک ہیں اور میرے حکم سے کالفظ بڑھادینا شرک سے نجات نہ یگا
کہ تندرست کرونی کی قدرت الہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند
کے نزدیک شرک ہو (کفر یہ ۳۳۳) آیت ابدئی الہامہ والا بصر
واحی المعانی باذن اللہ ترجمہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں موزاد
انہی اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے
یہ معاذ اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرک ہو (کفر یہ ۳۳۳) آیت
آیت واذا قلنا للہ شکۃ السجد والادۃ فیسجدوا الا ابلیس تجرب
اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا
ابلیس کے آیت و رفع ابویہ علی العرش ونحو والہ سجد آتربہ
یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے
میں گرے (یہ خاک بہرین گستاخان) اللہ تعالیٰ اور ملکہ و آدم و یعقوب و یوسف
علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کا شرک ہو اللہ نے حکم یا ملکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہو
یعقوب ساجد یوسف رضا منہ تقویۃ الایمان ملا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے
اُس پر شرک ثابت ہو خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس عظیم کے لائق ہیں یا یون سمجھ
کہ انکی اسطرحی عظیم سے اندھ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اہل مخلصا شرک
جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور او میکا غسلونی اور بندہ
اور ساتین انبیا اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اہل مخلصا یون تو

کفر یہ ۳۳۳
کفر یہ ۳۳۳

اس گمراہ کا استاد شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا کرو۔
 شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کشی کے
 میں حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے اگرچہ اوست
 چرکھی منسوخ بھی فرمادے (کفریہ ۳۴ و ۳۵) حدیث حضور پر نور سید المرسلین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ کان فقیرا فاعناہ اللہ و رسولہ جبرئیل بن
 جمیل فقیر تھا اوستہ اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا یہ حدیث صحیح بخاری
 مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۵ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حدیث
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے عرض کرتے ہیں اللہم
 انی احرم ما بین جبلین جلیلین مثل احرم بابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکۃ مکرّمہ الہی
 میں دونوں کوہِ مدینہ کے درمیان کو حرم بنانا ہوں مثل اوسکے جیسے ابرہیم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۵ صحیح مسلم ج ۱
 ص ۲۴۱ واللفظ اعلیٰ النسخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابرہیم حرم مکۃ والی حریت المدینۃ ما بین لابنیا لا یقطع غنما
 ولا یصاد ونبید ما ترجمہ بیشک ابرہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو
 حرم کیا نہ کاٹیں جانور اور نہ کھڑا جائے اوسکا شکار صحیح مسلم ج ۱
 ص ۲۴۱ عن جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مطلب کی حدیث صحیح و سنن
 و مسانید وغیرہ میں بکثرت ہیں جمین حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے صاف و صریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اوس کے گرد و پیش کے جنگل
 کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اُس کے جنگل کا ہے یہی مذہب مکہ مالکیہ و شافعیہ

وحنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہوا ائمہ حنفیہ اگرچہ
 اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ
 میں مع نظر مذکور گزرتے ہیں یا تطبیق یا نسخ و دوسری چیز ہے کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو سرائفہ و بیہ طبع کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا ہے
 اس شخص کی سب سے تقویٰ ایمان اگر دوشیز کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار
 نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی
 پیغمبر یا بھوت کے مکانات کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے
 پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ او کی اس تعظیم سے اللہ
 خوش ہوتا ہو ہر طرح شرک ہے اھل مخصا جان برادر تو نہ دیکھا کہ اس شخص کی ساری
 کوشش اس میں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے بچھوڑے نف ہزار نف
 بروئے بدینان (کفر یہ ۲۷ تا ۲۶) تفسیر عزیز می بارہ عم شاہ
 عبد الغریب صبا مطبوعہ ممبئی ص ۱۳۱ بعضے اذوا لیا اللہ کہ آگہ جارتہ تکبیل و ارشاد
 بنی نوع خود گردا بندہ اندر در نیالت ہم نصرف دردینا دادہ اند و استغراق
 آہنا بجهت کمال وسعت مدارک آہنا مانع توجہ باین سمت منکر دد و اویسیان تحصیل
 کمالات باطنی از آہنا مینمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آہنا
 محی طلبند و محی یا بند و زبان حال آہنا و آن وقت ہم مترنم بانیمثال ستسع
 من آیم بجان گر تو آئی بہ تن پو یہ عبارت سہل یا بشارت اس شخص کے مذہب
 ہمہ تن شہادت پر معاذ اللہ مترنم یا شرک جلی ہو موٹ ہو او کیا کرام کا دنیا میں نصرف
 بعد انتقال بھی او کا تعلق باقی رہنا او کے علوم کی وسعت کہ او دھر بھی مستغرق ہیں

بھی خبر کھین ^۲ اولیا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریون کو مناسب عالیہ تکمیل تک
 پہنچانا حاجت مندوں کا اپنی حاجتیں اذکی پاک روحوں سے طلب کرنا اور نفاصل شکل فرما
 نواب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک تھے حضرت شاد صاحب کے کلام میں
 المضاعف ہیں ہاں ہونا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاد میں کلام الملک
 الکلام کفر یہ ۲ تا ۴۹ صفحہ اثنا عشر یہ حضرت مودوح ۳۹۱ و ۳۹۲

حضرت امیر و وزیر طائفہ اور تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند
 و امور مکتوبیہ را بایشان وابستہ میدانند و فائز و درود و صدقات و نذر بنام

ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جاسمیع اولیاء اللہ میں معاملہ است و ہابی
 صاحبویہ بھی اکٹھے تین شرک ہیں ہر ایک ڈھائی من چلتے کا شاہ صاحب کو کچھ
 کہتے بڑے شرک پسند شرک و ست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہیں کہ کار پور
 عالم کو دامن بہت حضرت کے خوشکلاشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے است
 مانتے اور پیر وں کی طرح اون کی پرستش اور اوتکے اور تمام اولیا کے نام کی مذمت
 جائز جانتے اور نہ آپ ہی تھا بلکہ تمام است مرحومہ کو استغفر اللہ الخین بلا وین سنا
 اب تو عجب نہیں کہ روافض کی طرح است مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے

تقویۃ الایمان صد پغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بنو کو اللہ کے برابر نہیں
 جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اسکا بندہ سمجھتے تھے اور اؤ کو اوسکے مقابل کی قوت
 ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور مفتین ہاننی اور نذر و نیاز کرنی اور اؤ کو اپنا

و سفارشی سمجھنا یہی اؤ نکافر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اؤ سکھ
 کا بندہ و مخلوق ہی سمجھو سو ابو جہل و وہ شرک میں برابر ہی پانچویں فصل شرک فی العباد

لہذا یہ حدیث ہے

برائی کے بیان میں لکھا ملا پیر پستان پرتین کھلوا نامحض بیجاہ اور نہایت بڑائی
(کفر یہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
سے ظاہر کہ وہ خود اور ان کے بارگاہ سائذہ حدیث و پیران سلسلہ نادعلیا منظر العجاہ

تجدہ عونا ملک فی التوابع پکل ہم و ہم سینجلی بد بولاتیک یا علی یا علی یا علی ہ
کی سند بن لیتے اجازت میں دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سرودہ خوار
وفیوض ظاہر ہوتے ہیں جنھیں پیکار عقیدین اصنیجہ میں ہیں جب تو اوٹھیں نہ اگر کیا تو اوٹھیں
مصائب آفات میں اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و سرخ اب دور ہوتا ہو اگر کسی کو
سے یا علی یا علی یا علی احمد مدان شاہ صاحب اور ان کے پیروں اُستادوں نے
تو شرک کا پانی سر سے تیز کر دیا یہاں بھی شل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں مصیبت میں لو
علی کے پکار نیکا حکم ایک شرک اور جنھیں مصیبتوں میں مددگار مانا دو شرک یا علی یا علی
کے لئے باندھ دینا تین شرک۔ جسے انھیں جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے سارے
انھار الاقول من جمیع ضلالت الاسباب و حیات الموت فی بیان
سماع الاموات و انوار النبایہ فی حل نداء یکر رسول اللہ و اللہ
والعلی لنا علی المصطفی بدافع البلا و غیر مطالعہ کرے (کفر یہ ۵۲ تا ۵۴)
نام خاندان دہلی کے آقاے نعمت خداوند دولت مرجع منہجی و مفرع و بجا و بید و کو خواب
شیخ محمد و صاحب کے مکتوب با مطبوعہ کھنڈہ دوم مکتوب تیمم خانہ خواجہ محمد اشرف و زریں
رابطہ انوشترہ بود کہ جدی ہستیلا یافتہ کہ در صلوات ترا سجد و خود میداند و جی بند و اگر فریاد
تغنی میگرد و محبت اطوار ایبند و لت منمناس طلب از ہزاران یکے را گرد بند حقایق
معاملہ مستعد نام الناسبتہ ست بخیل کہ باندک صحبت شیخ مقتدہ جمیع کمالات اورا

کفر یہ ۵۱ تا ۵۲

کفر یہ ۵۵ تا ۵۶

جذب نماید۔ ابطہ اگر الفی کنند کہ او سجدہ الیہ مست نہ مسجد اور چار محارب و مساجد را
 نفی کنند بطور انقیس و دولت سعادت مند ان را میسرست تا در جمیع احوال صاحب ابطہ
 متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند و در زمان جماعت بید دولت کہ خود را
 مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را بر ہم زنجیر
 بختی بن بول شرک بین ہر ایک اگلے باٹون سے ہزار ہزار من کام روئے لکھا کہ
 تصور شیخ اسقدر غالب ہو کہ نماز دن بین او سکوا اپنا مسجد جانتا ہو صورت شیخ ہی
 کو سجدہ نظر آتا ہو جناب شیخ مجد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادت مند و کمولتی ہو طاب ان
 حق کو اس دولت کی تمنا ہوئی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال بین
 شیخ کو اپنا متوسط جانو و شرک نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقتیں پر کیطیر متوجہ ہو تین
 شرک آب یاد کرا پنا وہ کفری بول کہ نمازین پر وغیرہ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لیجا جائیں و چنان ہے اور تہجیر بشرک تا ظہور آپ کے جانا کہ
 وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجد و صاحب بید دولت و تہجیر کا ریتا ہو بین ان
 دیہ ہی سید دولت ہو صراط مستقیم میں کہتا ہو ص ۱۱۱ از جملہ اشغال متبذرع شغل
 برزخ ست افسانہ ہر صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ فی غلہ
 اس سہ ماہ میں ایک نفیس سالہ سوالیاقوۃ الواسطۃ فی قلب عقد اللہ
 لکھا او ہمیں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالرحیم صاحب خیر
 کے بہت کلمات و ائمہ کرام و علمائے عظام کے قبیل رضائات سے اس شغل کا جزو
 ثابت کیا اس ہیئت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ یعنی اتہ و پرستہ ہیں جناب شیخ
 مجبور و محض تہیاء (کفریہ ۵۶) مکتوبات جناب موضوع مکتوب ۳۱۲

۴۴۵) خود و احادیث نبوی علم مصدر بالصلاة والسلام در باب جواز اشارت بسیار
 بسیار وارد شده اند و بعضی از روایات فقہ حنفیہ نیز در باب آمدہ ۴۴۶) و غیر
 ظاہر مذہب است و آنچه امام محمد شعبانی گفتہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم لبشیر و لضعیف کما یضعیف النبی علیہ علی الصلاة والسلام ثم قال ہذا قولی و قول
 ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نوادرست مذروایات اصول و فی الحقیقت
 المتشیخ فیہ منہم من قال لا لبشیر و منہم من قال لبشیر و قد قبل سنتہ و قبل مسخوب الصبیح حرام
 ہر گاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر گراہت اشارت فتو
 دادہ باشند ماقولہ ان را نیز سد کہ بمقتضای احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نیام
 ترکب این امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید
 یا انکار و کہ اینہا بمقتضای آرای خود بر خلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسدست
 تجویز نہ کند آنرا مگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ماعدم اشارت است پس عدم اشارت
 سنت علمائے متقدم شدہ ۴۴۵) احادیث را این اکابر بشیر و اوصی شنا نقض البتہ
 وجہ موجود داشتہ باشند و ترک عمل بمقتضای احادیث علی صاحبہا الصلاة والسلام ۴۴۶)
 اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گویم ترجیح عدم جواز است اہ
 لخصاب و حضرات غیر مقلدین کانون سے ٹینٹ آکھوں سے جالے ہٹا کر یہ دھوم
 و حامی عبارت نہیں اور اسکے تیور و کھین جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہو کہ
 در بارہ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت آئی ہیں اور وہ
 حدیثیں معروف و مشہور ہیں ہمارے یہاں اصول مذہب میں اشارہ کا ذکر نہیں
 ہمارے علمائے سنت عدم اشارہ ہے ہماری فقہ میں مکر وہ ٹھہرا ہے لہذا ہمیں دین

مطابق عمل کرنا جائز نہیں معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلید کی کو کچھ کہو کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اسے بغیر مہٹ دھرم بتاتے ہیں مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ مذہب کو اختلاف ہو جواز و استحباب و سنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہاں تک کہ ائمہ کا فتوے بھی حدیثوں کے موافق موجود تھی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کر رہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابو حنیفہ کا ہے مگر از انجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اس پر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشائخ و فتویٰ پر لحاظ ہوگا صرف اس لیے کہ ظاہر الروایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرتہ اور اسکے خلاف صحیح مشہور حدیثوں پر یہ عمل نہیں چھینا ایمان سے کہنا ایمان ترک تقلید کا کہنہ بھی لگا رہا شبہ خاص مذکور کے جبروتی احکام سنیہ کے خاص اپنے پر سلسلہ حضرت شیخ محمد کو بمقابلہ مذہب حدیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقطہ سنا تا ہر عقوبتہ

الایمان ص ۲۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرامیث سے مقدم سمجھ کر حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

ص ۲۳ اس زمانہ میں دین کی بائین لوگ کتنی زمین چلتے ہیں کوئی پہلوئی سیموں کو کوئی مولویوں کی باتوں کو جوا و بخون نے اپنے ذہن کی نیزی سے نکالیں سند پکڑتے

ہیں رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اوسکے سوا کسی کی راہ نہ پکڑا
 صلا اس پر چکی خرافات میں جتنے ہیں سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط
 غلط سمون کی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے
 تنویر العینین بیت شعری کیفیت مجوز التزام تقلید شخص مع ممکن الرجوع
 الی الروایات المتفقہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النصیرۃ الدالۃ علی خلا
 قول الامام المقلد فان لم تترك قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشک ترجمہ میں کیسے جانو
 کہ ایک شخص کی تقلید کو یہ رہنا کیونکر حلال ہو گا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر
 صریح حدیثیں پاسکے اپنی بھی امام کا قول نہ چھوڑے نوا و مبین شرک کا میل ہے تنویر
 العینین ابتاع شخص معین بحیث یتسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ
 والکتاب ویأول الی قولہ شوب من النصرا ینہ وخط من الشک والعجب من القوم
 الایخافون من مثل ہذا الابتاع بل یخفون تارکہ فما حق ہذا الایۃ فی جوابہم
 وکیف خاف ما اشركتہ ولا تخافون انکم اشركتہ باللہ ترجمہ ایک امام
 کی پیروی کہ اوسکی بات کی سند پکڑے اگرچہ اوسکے خلاف حدیث و کتاب سے دلیل
 ثابت ہوں اور انھیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرا فی ہونیکا میل ہو اور شرک
 میں کا حاصلہ و تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اوسکے چھوڑنے
 و ایسکو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب میں کہ میں کیونکر
 ڈرون اس سے جسے تم نے اللہ کا شرک بنا یا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اور کو
 اللہ کا شرک بٹھرایا افسوس حضرت شیخ محمد و صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ
 میں ایسے فرزند و بلند سعادتمند پیدا ہوئیوالے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالا

پس حوال این کرام بر احوال ملکہ عظام قیاس باید کرد ^{۶۶} قلبیت و غوثیت و ابدیت
و غیر ما جمہ از عہد کرامت ہمد حضرت مرتضیٰ ناالقرض و پناہمہ بواسطہ ایشان است
سلطنت سلاطین و امارت امہمت ایشان را دخلیست کہ بر سیاہین عالم ملکوت
مخفی نیست ^{۶۷} ارباب بین مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و
شہادت پیا نشند و این کبار اولی الایدی والا بصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسو
نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ گویند کہ از عرش تا فرش سلطنت است ^{۶۸}
در نی مقام بعضی خلیفہ اللہ میباشند خلیفہ اللہ آنکسے است کہ برائے انصار جمیع مہام اورا
مقرر کردہ مانند نائب سازند ^{۶۹} اورا در کف ولایت خود گرفتہ وزیر سایہ کفا
ترہیت خود آوردہ جارحہ تدبیر گوینی و تشیر لعی خود میسازد ان پانچ شریکات میں
صاف صاف نظر بچین ہیں کہ ملکہ و اولیا کار و بار عالم کے در بر ہیں اولیا عالم کے کام ہی
کرتے ہیں اولیا کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کئی دیا جاتا ہو تمام کام انکے ہاتھ سے
انصار پاتے ہیں بادشاہوں کے بادشاہ بنے امیرون کو امیری پانہیں جو علی
ہمت کو دخل ہے اک تقویۃ الایمان کی سینے او کی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲
میں صمن چکے بعض اور لیجیے اللہ صاحب کے سیکہ عالم میں تصرف کرنے کی قدرت
نہیں دی ^{۷۰} جسکا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مختار نہیں ^{۷۱} اسکی کام میں نہ بالفعل
اور نہ کو دخل ہو نہ اسکی طاقت رکھتے ہیں ^{۷۲} جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف
کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اسکو مانے سوا و سپر شرک ثابت ہوتا ہو گو کہ اللہ کو برابر
نہ سمجھ اور اسکے مقابلے کی طاقت اسکو نہ ثابت کرے (کفریہ ۶۲ تا ۶۸) ^{۷۳} شرط یہ
^{۷۴} دنیا و جمالت اطلاع بر اکثہ افلاک سپر بعض مقامات زمین کہ دور دراز جا

و ہو جو دبطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد و ^{۱۱} بگویند
 حالات سموات و ملاقات ارواح و ملک و سیر حنت و نار و اطلاع بر حقائق آن مقام
 و دریافت مکنه آنجا و انکشاف امری از لوح محفوظ ذکر یا حتی قیوم ست الہی قو
 و در سیر خود مختارست بلا عرش نماید باز بر آن و در موضع آسمان نماید یا بتفصیل زمین
^{۱۲} و برای کشف قبور سبوح قدوس رب ملک و الروح مقررست ^{۱۳} و کشف
 ارواح و ملک و مقامات آنها و سیر مکنه زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر یونس
 محفوظ شغل و دو کند و استغانت ہاں شغل ہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ
 خواهد متوجہ شد سیر مقام احوال بخاد یافت کند و باہل آن مقام ملاقات سازد ^{۱۴} و
 برای کشف و قانع آئندہ اکابران بطریق متعدد و نوشتہ اند ^{۱۵} و آنغریز باد و جو و جات
 عند امد کمال النفس قوی التاثر صاحب کشف صحیح باشد ^{۱۶} و اپنی سیر کو کجا کشف معلوم
 حکمت انجامید ان سات شریات بین صاف صاف کشف کی صحت کا افزاید و بھی
 ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے
 مکانات اور ملاکہ و ارواح اور اون کے مقامات و جنت و دوزخ اور قبر و کج اندر کا حال
 اور آنے والے واقعات کھلجاتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرشتہ سب بین اون کی رسائی ہوتی ہے
 حتیٰ کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنی اختیار سے زمین و آسمان بین جہان کا
 حال چاہیں دریافت کر لیں اور ان سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقہ خود ہی اس شخص نے
 ہٹائے کہ یوں کرو تو یہ رتبے مل جائینگے یہ کشف یا اختیار یا تھا یینگے آپ تقویٰ الہی
 کی پونچھیے ^{۱۷} جو کچھ کہ امد اپنی ندون سے معاملہ کر گیا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت
 میں سو انکی حقیقت کیسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا ^{۱۸} ان کو نہیں

سب بند ہوئے ہوں یا چھوٹے کیا ان خبر ہیں اور نادان صوفیہ جو کہ
 اللہ کی شان ہو اور اوس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سوا اوس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملا
 مثلاً کوئی شخص کہے فلا نے درخت میں کتے پتے ہیں یا آسمان میں کتے تارے ہیں
 تو اسکے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جائے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی پر
 رسول کو کیا خبر جسٹن اللہ و ان تو پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ
 غنہ کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تین تلوک کو تھے
 عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پر جی کو وہ
 طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہو جائیں گی مگر معاذ اللہ صوفیہ کی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انجانی یہاں تک ہو کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا
 دخل کہ ایک پیر کے پتے جان لین اگر کوئی اوجھن کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی
 گنتی جانتے ہیں تو اس خواہجہن اللہ کی شان میں ملا دیا و ان تو بندگی کو وہ وسعت تھی
 یہاں اگر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیر کے پتے جاننے پر گہبی حق فرمایا اللہ جل
 ما قدر واللہ خوف دہرا اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی (تتو یہ الا بیان)
 شرک سب عبادت کا نور کھو دینا ہو کشف کا دعوے کر نیوالے اوس میں داخل ہیں جیسے
 یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اوان کے لیے کشف کا دعوے کر کے شرک میں دھوکا
 کذاب العذاب و لعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون (کفر یہ ۶۹) یہ نوبہ کفر
 امام الطائفہ نجاتی و از ناب کہ اوسکے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اسے امام پیشوا
 مانتے ہیں ان کو کفر سے کیونکہ محفوظ رہ سکتی ہیں شرح فقہ اکبر ص ۱۰ مجمع الفصا
 سہ من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بغیرہ کفر اولو تکلم بہ نہ کہو قبل القوم ذلک کفر و الخ شرعہ

جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوسپر (یعنی راضی ہو اور اسکا زکر سے) دونوں کافر ہو جائیں
اور اگر کوئی داخل کلمہ کفر ہو لے اور لوگ اسے قبول کرین تو سب کافر ہوں **اعلام**

میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ص ۳۳ من لفظ بلفظ
الکفر کفر الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ ارضی بہ یکفر ترجمہ جو کفر کا لفظ
ہو لے کافر ہوا سیطرہ جو اسپر سب سے یا اسے اچھا سمجھے یا اسپر راضی ہو کافر ہو جائے

بحر الرائق ج ۵ ص ۳۵ احسن کلام الی لا ہوا وقال معنوی او کلام نہ معنی صحیح ان کن
ذکر کفر امن لقال کفر احسن ترجمہ جو بد مذہبوں ک کلام کو اچھا جائیگا کہے بمعنی بخیر
کلام کو قوی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتائیگا کافر ہو گیا۔

(کفر یہ ۱۰) ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا منقلد
پائین بید ہو کر اسے شرک بتائیں کچھ ظاہر احادیث کثیرہ صحیحہ و روایات فقہیہ صحیحہ
ان پر حکم کفر عام ہو نیکی بس ہر طرف یہ کہ ان کی ظاہر یہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا طرہ و نحو
صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۱ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت

حنوف پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد آیا امی قال لا ینہ کافر فقہار
بہا احد ہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ کو کافر کہے ان دونوں
میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا و مہج کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہے
والے پر لپٹ آئیگا صحیح بخاری ص ۱۰۱ صحیح مسلم ص ۱۰۱ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث

حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث لیس من وعار جلا با کفر او قال عدو اللہ و
لیس کذلک لا حار علیہ ترجمہ جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں
ایسا نہ ہو تو اسکا یہ کہنا اسی پر لپٹ آئے حدیث فقہ مدنیہ شرح طالقہ ترجمہ مطبوعہ مصر ۱۲۶۶

۲۶۰ ۱۵۷۱ کذک یا مشرک و نحوہ ترجمہ اسطرح کہ یکو مشرک یا او کی مثل
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا۔ بین کہتا ہوں یہ معنی
خود انھیں حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے **تقویۃ الایمان** ۱۵۷۲ مشرک ہیں
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا
خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹنا ہے تو مشرک
تو کہیں بدتر ہے شرح **الدور للعلامة اسمعيل النابلسی** پھر حدیث رقم ۲۱۵۷ و ۱۵۷۸
مسلم کا فرقان الفقیہ ابو بکر الأشعثی قول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لا یکفر و اتفقوا
المسئلہ بخارا فاجاب بعض ائمہ بخارا انہ کیفر فرج الجواب لی بلخ انہ کیفر من افتری بخلاف قول
الفقیہ ابی بکر رجح الی قولہ اھ مختصاً ترجمہ جو کسی سامان کو کافر کہے امام ابو بکر عمرش فرماتے تھے
کافر ہو گیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر نہوا پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمہ بخارا
شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابو بکر کے خلاف فتویٰ
دیتے تھے انھوں نے بھی اسطرح رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر ج ۱۲ رجع الکمل لی
فتاویٰ ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی فتویٰ کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا
مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہو گیا کی ج ۲۱۵۲ فقیر سے برجندی شرح فتاویٰ
مطبع المکتبہ ج ۴۱ فصل عبادت سے حدیث رقم ۱۵۷۱ و ۱۵۷۲ احکام حاشیہ درخیزانہ
المفیدین ج ۱ کتاب التیخر فصل لفاظ الکفر جامع الفصولین ج ۲۱۵۲ تفانی
سے برازیہ ج ۳۳ ص ۳۳۱ و المختار مطبع مقبول ج ۳ ص ۲۸۳ نہر القاطع وغیرہ
للفتنی جنس فی المسائل ان تعال فی قبل ہذہ المقالات ان کن ارادہ شتم ولا یقصدہ کافر الا
کیفر ان کن لیقصدہ کافر انما یبنا علی اعتقادہ انہ کافر کیفر ترجمہ ہر قسم مسائل میں فتویٰ

مختار یہ ہو کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف شناسام ہی کا ارادہ کرے اور نہ تو
کافر بن جائے تو کافر نہ ہو گا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اسے کافر سمجھتا ہو اس نیا بیرون کہا
تو کافر ہو جائیگا درمختار ط ۱ شرح وہابیہ سے یکفر ان اعتقاد المسلم کافر ابہ لفتہ
ترجمہ مسلمان کہ کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر قوی ہو جامع الرمز طبع کلکتہ ۱۲۷۲ھ
ج ۴ ط ۱۵ المختارۃ لواقعہ المخاطب کافر کفر ترجمہ مختار یہ ہو کہ اسے اپنی مذہب میں کفر جانتا کہہا
تو کافر ہو گیا مجمع الانہر طبع استنبول ج ۱ ط ۱۵ لواقعہ المخاطب کافر کفر ترجمہ ابن عقیدہ
میں ایسا سمجھ کر کہے تو کافر ہے اس مذہب مختار و اخوذ للفتویٰ مفتی بہ پر بھی اس طائفہ لافہ
پر صراحت کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے مسلمان کو مشرک کہتے ہیں انکا یہ عقیدہ
اونکی کتب مذہب میں صاف مصرح ہو تو باتفاق مذاہب کورہ فقہاء کرام ائمہ کبار کفر ہے

فی توضیح
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بانی تفصیل تحقیق
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کذا لا العذاب والعذاب الاخرة اسکرلو کانوا یعلمون ۵
 ترجمہ جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ طائفہ اور اسکے امام کے کفری اقوال دراپر
 کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جسکا شمار بظاہر شرک کفر یا
 کت پہنچا اور حقیقتہً دیکھیے تو بیشمار ہیں کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریوں کے کلمات
 ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیر ہے۔ یوہن کفریہ ۲۳ و ۲۹ بھی جمع کفریات کثیرہ پیش کیا ہیں
 جس ایک کو چاہیے تتر کر دکھائیے تو ان کفریات کو خود شتر کہیے خواہ شتر چار
 کفریات ٹھہرائے اور کیوں نہ ہو کہ وہ ان عمر بھی بھی کیا یا تھپڑ کا کھاسا بیہین گنویا تھا
 مشقین چڑھی تھیں جہان میں بڑھی تھیں ایک ایک قول میں ہزار ہزار کفریے بول جا
 وہ ان کیا بات تھی یہاں قصہ ستیعا بٹ ریایو دون و دواہنا سے ریگ شتر دن کے
 قبیل سے ہے لہذا اس طرف سے عطف عنان کیجیے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک و لٹ ڈال کر
 بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سار فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و
 لاحقہ کا ایک کفریہ عام قہریمہ سن لیجیے کہ انھیں کافر کہنا فقہاً واجب ہے واضح ہو کہ وہ
 منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہیں ابن عبد الوہاب کا معلم اول تھا اس نے کتاب التوحید
 لکھی جس میں اپنے فرقہ بنیہ کے سوا تمام اہل اسلام کو حکم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طہران
 المدینہ شرفا و مکہ پر چڑھائی کر کے کوئی دقیقہ گستاخی و نلے ادنی و شرارت ظلم و
 وغارت کا اوٹھانہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہوا اسکا حال کتاب
 مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ کھلتا ہے یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے
 جنھوں نے سب پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی السیدین علیہ السلام علی کرم اللہ تعالیٰ
 وجہہ الکریم پر خروج کیا اور سداً القہار کی ذوالفقار کافر شتر سے دارالبور کا ستارہ

جنگی نسبت حدیث میں آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہونگے جب اونکا ایک گروہ
 ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھائیگا یہاں تک کہ اونکا بچھلا طائفہ دجال الحین کے ساتھ نکلیگا جو
 اس وعدہ صادقہ کے یہ قوم معصوب ہمیشہ قتلے اوٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع
 میں اسنے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجد یہ مشہور ہوئے جنگا پیشوا شیخ بنجر می تھا
 اوسیکانزہب یہاں اسمعیل دہلوی نے قبول کیا اور اوسکی کتاب کا ترجمہ بنام نقویہ الا
 کہ حقیقتہ نقویہ الایمان ہوان دیار میں پھیلا یا اور لجاظ معلم اول واسیہ ونظر معلم
 ثانی اسمعیلیہ لقب پایا اس طائفہ حائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا میں ہی
 موجود مسلم ہیں باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر والمختار یہ مشرک و کفر وان اصحاب
 نبینا سلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ان ہذا اخیر شرط فی مستملی الخواارج بل یہوین
 لمن خرجوا علی سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والافیکفی فیہم اعتقاد ہم کفر من خرجوا علیہ
 کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب لذین خرجوا من نجد وتعلبو علی الریحین کا نوا
 ینقلون مذہب الحنابلہ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقاد ہم مشرک
 واستباحوا ذلک قتل علی السنۃ وقتل علما ہم حتی کہ سر اللہ تعالیٰ شو کہتم وخرابہم
 وظفر ہم عساکر المسلمین علی ثلثۃ وثلثین واسین والف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لیے ضروری نہیں بلکہ خاص
 ان خارجیوں کا بیان حال ہے جنھونے ہمارے آقا صلی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
 پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جنہر خروج کریں انھیں اپنوعقیدہ
 میں کافر جاتین جیسا ہمارے زانیہین عبد الوہاب کے پیروں سے واقع ہو جنھون نے
 کل چیزیں نہیں پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپکو جنلی بناتے تھو مگر اونکا مذہب یہ کہ صرف

وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے خلاف مذہب ہیں مشرک ہیں اسی بنا پر انھوں نے
المسنت و علمائے المسنت کا شبید کرنا حلال ٹھہرایا یہاں تک کہ امد غر وحل نے
اُن کی شوکت توڑی اور ان کے شہر ویران کیے مسلمانوں کے لشکر کو اچتر فتم ^{۱۲۳۳} و ^{۱۲۳۴}
بارہ سو تیس سبھی میں یہاں سے تو ان کی اصل نسل مذہب و مشرب معلوم ہو

اب علما کرام سے انکا حکم نیسے ہزار بیچ ۳۱۸ عجب انکا انحراف فی کلام ہم جمیع الامت کو
سوائہم ترجمہ خارجوں کا فرکہنا واجب ہو اس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو
کافر کہتے ہیں) ظاہر ہو کہ یہ خصلت خبیثہ انہیں آجکی نہیں بلکہ ہمیشہ سے آج کے کچھ
سب اسی مرض میں گرفتار تھے جس پر شاخ مذہب رحمہم اللہ تعالیٰ نے انہیں فرجانا
اور انکی تکفیر کو فرض واجب بنا اطف یہ کہ جناب شاہ عبدالعزیز بھی انہیں شاخ کرام
موفق فرماتے بلکہ کفر خارج کو جمع علیہ بتاتے ہیں تحفۃ انشا عشرہ و ۳۱۸ تمام حضرت
مرقئی اگر ازراہ عداوت و بغض مت نزد اہلسنت کثرت بالاجماع و بہت مذہبشان
در حق خواجہ باج ۳۱۸ ملہ ماہ نیم ماہ و ہر نیز و کی طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ

[illegible][illegible]

یعنی دایمہ علیہ اور اسکے امام نافر جام پرچہ قطعاً یقیناً اجماعاً بوجہ کثیرہ کفر
لازم اور بلاشبہ جمابہ فقہائے کرام و اصحاب قنوسے اکابر و اعلام کی تفسیرات و ضمیمہ
پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتقریح
توبہ و رجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام
احتیاط میں انکار سے کفہ لسان مأخوذ و مختار و مرضی و مناسب اللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم
و علمہ جل مجدہ اتم و احکم الحکمہ اللہ کہ یہ اجمالی اجلائی جواب باصوب غرہ جاوہی الآخذہ
روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۲۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرستہ خاتم اور لحاظ تاریخ الکوکبۃ
الشہابیہ فی کفریات ابی الوہاب بیہ نام ہوا نسأل اللہ تعالیٰ

ان یدینا علی الایمان واسنتہ و یختم لنا علی دینہ الحق البطلیم لمننتہ و یدخلنا بحجۃ حبیبہ
الکریم علیہ افضل الصلاۃ و التسلیم فرادیس الجنۃ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد
سیدنا و الجنۃ و علی آلہ و صحبہ اہلہ و جنۃ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین
کتہ

عبد المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ محمد بن المصطفیٰ بنی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



فائدہ

اس تحریر سے مقصود دوام محمود و آلاء سلیمان ہر اور ان دین پر اظہار مسبین کہ
 مذہب و مابہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور اسکا امام الطائفہ ایسی شناعتون کا موجب
 و قائل ثانیہ اکبر سے و مابہ پر عرض ہے و خوف خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بنا تو
 ہو اندھیری رات میں کس مضمین کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو
 دم کے دم میں سویرا ہے سے بروز حشر شو و صبح معلومت ہو کہ باکہ جاتے
 عشق و رشب و بجز ہو غصے سے کام نہیں چلتا بگڑنے سے مذہب نہیں بنگھٹتا
 انما اعطاکہ بواحد تا اک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمت
 جاہلیت سے جدا ہو کر سد فی الداس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابوں کے نشان
 صفحات بتا دیے ہیں جن میں شبہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہ انصاف میں
 مختارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو کہ
 و ضلالت پر اصرار نہ کرو و بد دین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے
 تو کیوں نہ بچ و تاب ہی ہمیں گو و ہمیں میدان اظہار حق سے کیوں خائف و ترسنا
 آدمی بن کر اور کی سنی اپنی کچی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی نہیں سہی یہ ایک نمونہ
 ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلو
 یہاں تک کہ حق ایک طرف کھل جائے تجید و ردی میزان عدل میں کھل جائے
 اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السبع القرب و ما توفیقی
 الا باللہ علیہ تفلک و الیہ و انیب ۱۲ اسل السیوف
 الہندیہ علی کفریات بابا التجدید للعلامة المصنف مدظلہ العالی

بحمد اللہ تعالیٰ اس سارے اپنے ناظرین کو اس امر کی تحقیق میں کوئی وقت باقی رکھی
 صرف اتنا کام رہے کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اوسکی کتاب میں صفحہ کے نشانوں سے
 عبارتیں نکال کر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علمائین اوسکی نسبت حکم کفر و کفر
 دکھائے وہ کتابیں جن سے اُنکے اقوال کلمات کفر ہونا ثابت کیا ہیں ان میں سے
 بحار شریف عظیم مسلم شریف فقہ الکبر تصنیف حضرت امام عظیم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و درختہ علمائے
 فتاویٰ فیض خان بحر الرائق نہر الفائق شہابہ و النظائر جامع الرموز و جندی شرح نظام
 مجمع الانہر شرح وہابیہ رد المحتار شرح الدرر و الغرر للعلامة امجد علی بن ابی حمزہ
 شرح طریقہ محمدیہ للعلامة عبد الغنی النابلسی و ازال الام حقیقہ ابو الیث فتاویٰ ذیہ و امام ابن
 محمّد فتاویٰ خلاصہ فتاویٰ نیرازیہ فتاویٰ تارخانہ مجمع الفتاویٰ و معین حکام علامہ طرابلسی
 فضول علما خزائنہ المفتین جامع الفصولین جو اہر خلاط تکملہ لسان الحکام الاعلام تقواطع الاسماء
 الامام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف الامام القاضی المالکی شرح الشفا للعلما علی القاری
 نیر المریض للعلما الشہنا الشفا جی شرح المہذب للعلما الزرقانی المالکی شرح فقہ الکبر للعلما الشافعی
 العبد للتحقیق الدانی الشافعی الدرر السنیہ للعلما السیوطی مولانا احمد زینی و حلا مالکی الشافعی الدرر
 للشاہ ولی اللہ دہلوی تحفہ اثنا عشر شاہ عبد العزیز صبا دہلوی تفسیر عزیزی شاہ حبیب صوف
 موضع القرائن شاہ عبد القادر صبا دہلوی برادر شاہ صبا مدوح یہاں تک کہ خود تقویت الایمان اور
 و در سحر کہ لکھنؤ اور نیر زمین دیگنی احیاء العلوم امام حجة الاسلام غزالی و شرح عقائد علامہ
 و میران اشرف الکبر و محمد الی شاعرانی و مکتوبات جانی شیخ عبد الفتاحی و حجة البانی لکھنؤ فی سلال الایمان و
 الی غایہ ہاں تک کہ تمام شرح و تراجم تصنیف صدیقہ جویا ہر پنجانی و غیرہ سب تصنیفات تصنیف

اِنَّ الدِّينَ سَوِيٌّ وَاَنَّكَ لَرَسُولُ الرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ

الحمد لرسالہ مبارکہ سال سنہ ۱۳۰۱ھ سے اوامام باطلہ بعض
حضرات نجریہ کے دفع و ذلیل و رد و ہوی اسمعیل و حامیان اسمعیل
کی تجہیل و تضلیل میں یہ رسالہ سے بنام ناز کنی



تصنیف لطیف حامی سنہ ۱۳۰۱ھ شکر بنوی فکرن مولانا
قاضی حافظ محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی
نظم سالہ التحفہ حنفیہ سلمہ عن شرع الاعاوی

مصطفیٰ علی بن محمد و جماعتہ واقعہ شہر علی طبرہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوئٹہ الشہدائین علی کفریات اہل الوہابیۃ الصلاۃ والسلام
علی من علمنا سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا التجدد بہ عکولات اللہ تعالیٰ
وسلامہ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وجزیۃ المنعمین بنو الہ آمین اما بعد فقیر خادم سنت و اہل سنت
وفدائے الحق و تحقیق محمد عبد الوحید حنفی فردوسی مدعو بہ غلام صدیق وقاد اللہ شکر کل فعال

وزندیق و ستقاہ حقیق الحق الحق تقبول اصحاب الصدق والتصدیق نے رسالہ مبارکہ
سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا التجدد یہ - تالیف الطیف
حضرت عالم المسنت فاضل بریلوی دام ظلہم العالی ۲۰ ماہ مبارک محرم الحرام
۱۳۱۶ھ کو بصیغہ حبشری رسید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب

بج صدر آباد و صدر ندوہ و مولوی محمد علی صاحب کانپوری ناظم
ندوہ و مولوی سلیمان صاحب پھلاروی جان و جانان ندوہ کی خدمت میں
حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو منکر ہو کر واپس فرما دیا اور پھر صاحب کے یہاں بھی واپس جناب
صدر صاحب نے کچھ جواب عطا نہ فرمایا مگر حمید آباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ
درسن دوم مدرسہ مجبومیہ ہیں اونکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جس میں مولوی
صاحب نے لکھا وہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب عیانی ہوں یا کوئی اور صاحب نہانی

سل السیوف کا بال بیکانہ ہو سکا مگر سارا غصہ فقیر پر اقرار اور اپنے کمالات عالیہ کا
 اظہار فرمایا عالم آشکارا غیر ذی عقل اور نہ ذی علم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر
 براہ انصاف صاف کہہ دیکھا کہ حضرت مجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال خود
 اپنا کچھا سمجھنا محال ہے رسالے میں جب قدر عبارت ائمہ کرام و علمائے اعلام سے استناد و
 اصلا کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر و تاویل بھی اعراض کیا بلکہ امینین
 کا خود کفر ارتکاب کیا اور ان کے علاوہ کثرت کفریات کو اپنے کلام میں جلوہ دیا۔

طرح طرح سے حضرت مجیب دراونے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو
 ۱۱ جابجا توجیہ القول بالایرضی بقا کہ جابجا تحریف و تبدیل اور نام تاویل کہیں صرف
 اتنی ہی جواب پر قناعت فرمائی کہ مراد کچھ تھی اپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود
 اسمعیل پر سے رفع الزام کو ہل و کذب کہی کی تحویر نکالی بانو اتون میں نبی صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کو دشنام مزح دینی جائز ٹھہرالی نماز وغیرہ عبادات کو حرام مانا تنزیہ الہی
 کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص اصول
 عقائد دینیہ میں ناقص و ناتمام قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز و سامان کر لیا صلا
 شنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا حتیٰ کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا حاجت اسمعیل
 میں تکفیر مسلمین کا وہ جوش و خروش بڑھا کہ ہزاروں مسلمان پر بلا وجہ حکم کفر و جہاد سختی کہ صوفیہ کرام کو کافر
 ٹھہرایا صلا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حدیہ کہ خود اسمعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی
 انتہائیہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی اولین ٹھکان لی حبس مرہ و سارا غصہ نکال دیا
 اسمعیل پر لزوم کفر مانا اور کا تو خود مزح اقرار حلیس گرجب غصہ کے سیل میں دریائے
 تکفیر باڑھ پر آیا تو نہ آپ بچے نہ اسمعیل غرض انوع انوع کے کمالات لطیفہ ظاہر فرماتے

ان تمام امور کا
 شافی و کافی
 بیان فقیر نے
 جواب میں لکھا
 ہو ۱۲ سنہ
 ۱۳۱۰
 انوع کلام
 میں کہ یہ دیکھ کر
 صاحب نے اپنی
 دوستی میں غلام
 فرماؤ خدا ایسی
 قاسمیت خداوند
 شریفیت
 اپنی زبان میں
 آئین کا

اور لکھتے یہ کہ ساتھ ہی جواب نہ بھیجنے کے احکام آتے مگر فقیر بجز اللہ تعالیٰ نہ کہیں کونج نہ
 نزدیک کارکن تھا کہ اظہار حق میں سکو ت روار کتنا آئند اس نامہ نامی کا جواب حدیث
 گرامی میں وار و کبریٰ دیا اور اب ملاحظہ برادران سنت کے یہ صورت رسالہ میں شائع
 کیا کہ مسلمان و یحییٰ حضرت و ابیہ اپنے امام کی حمایت میں نہ خدا کو چھوڑیں نہ رسول
 کو دم کو تختہ کہ فریاد غضب میں ہوش گنوا کر نہ اپنے دم کو بچاویں نہ اولیٰ امام انیم کو جسکے
 لیے سبے بگاڑیں جو دشمن آئیں تو اسپر بھی جھڑپیں یہ دین دیانت ہر وہ جیاد انصاف لغو
 باشد من شر الاعتاف صہ صام صیت بنگلوئے نجدیت اس سال کا نام اور
 یہ سبکی تاریخ آغاز انجام محمد علیہ السلام التوکل بالاعتصام

نقل نامہ مولوی صاحب بنام فقیر غفرلہ العزیز

خدمت قدس غلاب مولانا مولوی عبد الوحید صاحب جنتی سلمہ ربہ۔

مخدومی بعد سلام سنون عرض ہے کہ مجھ کو اس مرتبہ رسالہ حقیقہ پر چند شبہات ہوئیں وہ
 کیا ایمان کا تعاقب جس طرح قلب سے ہوا سیراج کز بھی قلب ہو متعلق ہونا چاہیے بغیر
 انکار قلبی کے کفر نہایت ہونا دشوار ہے چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ اسپر والہ

الذین امنوا و عملوا الصالحات۔ و قالوا لا اعراب لنا قل ثم توتمنوا الایہ الا ایمان الخ من

باسمہ و لکنہ الحدیث ہا لا استفت قلبا الحدیث لی غیر کہ اس لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے

صلی اللہ علیہ وسلم بیشک کفر ہے بشرطیکہ اجار بعض قطعی سے ثابت ہو اور اپنے معنی

میں صریح ہو ورنہ بھی ظاہر ہے کہ لزوم کفر نہیں بلکہ التزام کفر کفر ہے پس سوال

اول میں جواب لکھتے ہیں کہ صراحتہ لازم کہ اسے بغفل علم غیب حاصل نہیں آسکتا۔

اور اس لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہیں بعد از انصاف ہر اگر آیت تسلیم اللہ لکھ لکھ

فرمایا ہوا اور اسکی تفسیر کبھی ہوتی تو شاید اسقدر جرأت نہ ہوتی البتہ علم قدیم باری تعالیٰ
 کی نسبت اختیار ہو سکتی تھا کہ اس کے کلام میں صراحت ہوئی تو حکم کفر کا چھٹا ان مضامین
 نہ تھا البتہ سب طرح سول دوم میں بھی وقوع کذب ثابت نہیں ہوتا ان لزوم سے چھٹا
 جس کا چاہو کفر ثابت کرنا اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہو
 حالانکہ امتناع کذب باری پر فریقین متفق ہیں صرف امتناع بالذات و بالغیر میں اختلاف
 جو کئی دلیل سے مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا ان یا امر و سہ ہے کہ امتناع بالذات مرجح اور
 اقویٰ ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اس لیے اس میں انکار اجازت نہیں ہو اور
 سوم میں جو حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہو جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصنیف
 میں لکھا ہو موجب کفر نہیں ہو سکتا ورنہ لغو ذبا لہ تکفیر جملہ بزرگان دین لازم آسکتی جو
 ہرگز ہرگز جائز نہیں اور سوال چہارم میں بھی کفر ثابت نہیں کیونکہ اس کا حکم یہ معنی ہے کہ بزر
 حق تعالیٰ کے سیکو مجبور نہ جانو میسے نہیں کہ جنت و نار و ملک و کتب سماوی و نبی علیہ
 السلام کو مستان و لغو ذبا لہ یا ان الفاظ سے یہ معنی خلاف سیاق و سباق بطور لزوم
 نکال لیے جن سے کفر ثابت نہیں ہو سکتا چونکہ حوام کا انعام نے خدا تعالیٰ کو
 چھوڑ کر دوسرے کو اپنا پورا حاجت روا بنالیا ہے ایسے محل پر ان الفاظ کسی نے لکھے ہیں
 کیونکہ کافر ہو گیا ان کیسے ذکر کرتے ہیں یا مضبوط دوسرے اور سوال پنجم میں قائل
 کچھ کہتا ہے اور آپ اسکو کافر بنانے کے واسطے دوسری تقریر کرتے ہیں ورا
 خدا کے لیے ان الفاظ کو نظر اشاعت سے ملاحظہ فرمائیے کیونکہ اس کلام کی
 سند میں کتب تصوف منقولہ اللفظ ہیں اور سوال ششم میں دیکھنا چاہیے کہ قائل کی
 نیت میں اگر لغو ذبا لہ تحقیق شان رسالت اب جملہ مفسرین سے تو بیشک کفر اور

اور صرف نماز تصور میں کافری بنانا مقصود ہے اس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ
 علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین محبوب اللمین ہیں اور بوجہ کمال تقسیم و تکریم
 کے نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہو گا تو کفر نہیں
 ہو سکتا اور سدا لہ مقیم میں وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین میں ہو اسے کہ بوجہ
 اختلاف اس کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ
 رکھا اس میں کفر لازم نہیں آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں ہے اسے
 لزوم سے نفوذ بالمد سب پر کفر عام ہو سکتا ہو جو کسی مسلمان کی شان نہیں باقی
 جو غیر میں م الترام کافری لکھا ہے یہی چاہیے کہ نفس لائل پر نظر کیجاوے اور اپنی
 قلبی خواہش و سبب شتم سے قانع نظر کر کے دیکھا جائے تو مطلع عفاف سے
 صرف اولے و عدم اولے غایت مافی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف پیدا
 جسکی وجہ باہمی اتفاق مثل سابق زمان کے ہو جائیگا۔ آپ کی تحریر سے کمال
 غصہ غضب نمایاں ہے شاید بوجہ کمال حرم و تقویٰ ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہوں
 ورموسر لسان نہیں ہو کر احوال انکہ حدیث شریف میں غضب کی وقت فیصلہ کرنی ہے
 منع فرمایا ہو کیونکہ لضاف کی امید نہیں ہوتی میں نے اس غرض سے چند الفاظ مختصر
 عبارت میں عرض کیے ہیں کہ آپ کو متنبہ کروں کہ تمام علماء و فضلا ہندوستان کے شہید
 دہلوی کے کفر نہیں مگر بعض علماء جنکو بطور ورنہ کے تکفیر و غیرہ ملی ہے وہ مجبور و
 معذور ہیں وہ انکے سب و شتم کو مثل رافضی کے داخل دین اسلام سمجھتے ہیں عجب
 عجیب تاویلات و تزیلات سے کفر ثابت کرتے ہیں جسکو کوئی عالم
 ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بحکمہ جواب رسال فرمائے کی ضرورت نہیں

ہاں اس جمال کی دس سیس جزو میں مفصل عرض کر سکتا ہوں بشرطیکہ کوئی تسلیم کر لے
 اور جب کہ اعجاب کل ذمی اسے براہ اس زمانہ میں شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت
 کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کریں گے ہاں اگر صرف قرآن
 شریف و احادیث صحیحہ سے کسی کا کفر ثابت ہو جائے تو مجھ کو انکار نہیں چاہیہ جو لوگ
 مشائخ میں دعویٰ الوہیت کرتے ہیں اور خدا اور بندہ میں صرف اعتباری فرق
 بتلاتے ہیں اور حضرت غوث پاک کو اپنی وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کو پکارتے ہیں اور غل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہیں اور مسجد
 کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے ہیں اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں بلکہ مرید ہونا
 فرض و رسال میں ایک بار فاختہ درود کر دینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام
 شریعت کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور طفوفات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا
 اور کاذبین و مذہب ہو ایسے لوگوں کو بھی خدا را فہمائش کیجیے اور ان کو اس جہالت سے
 نکال لیے نہ یہ کہ تسبیح تکفیر و روزبان کیجاوے واعلیٰنا الا اللہ

محمد عبد اللہ

جواب ابن تحریک عن غفرہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی ————— فقیر محمد عبد الوحید عفی عنہ۔ بعد ہدیہ مسنونہ ملتصق
نامہ نامی بہ نام فقیر تشریف لایا مضمون یاد آوری فرمایا۔ جناب نے مشہدات میں فرما
یہ مستبعد نہ تھا۔ کلام علامہ کرام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گزرا بعید نہیں مگر ساتھ ہی اشارہ
فرمایا کہ محلو جواب رسال فرمائیں کی ضرورت نہیں پھر تاکید الکما امید کرتا ہوں کہ آپ
اسکے جواب کی فکر نہ کریں گے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف آجائے
کل ذی رائے برائے کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت میں حاجت جواب کیا بخنی
اول تو وہ شبہات خود ہی نیز ہی البطالان جنھیں ہر ذی عقل بہ نکتہ اولین صدیہ کر سکے
پھر جناب کا ادھر و تھو و اعجاب و بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب فکر انجا
کہ حدیث ابن الدین النصح کل مسلم ارشاد ہوا فیہ حنیہ حرف محقر نہایت اجمال کشف
مشہدات میں گزارش کرنے پر مجبور امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہوں اور نگاہ تعجب
واقصاف سے محفوظ و حبیب اللہ و نعم الوکیل واللہ یقول
الحق و یدہا المسبیل گزارش ول سب میں پہلے ہی عرض کافی جو
تمام مشہدات جناب کے از الکو کافی مکرری خدا را ذرا نگاہ انصاف۔ ساری تحریر
شریف کا مہنی ہی سرے سے یاد رہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ

سبب سے ملاحظہ فرمایا کسی سے نام ہی سنگرا سنگرا بالغیب قرار پایا ملازمان
 سامی کو کوئی خواب ہو آپسب زعم اٹھیں وہ بھی کسی دجی باطنی کا فتح باب ہوا
 ورنہ یہ تو آپ کی شانِ علم سے متوقع نہیں کہ رسالہ ملاحظہ فرماتے پھر اسکا مطلب
 اوس کی قصر نجات قاہرہ کے خلاف پھر کیا تھا نہ اسکا مستمل ملازمان سامی بجا ب
 سلب میں تمیز نہ پاتے یا تہ و تربان و زور و بہتان مان کو نہ اور نہ کو مان بٹا نہ
 انصاف پتہ سوال میں تھا ہمارے فقہائے کرام کے نزدیک افسیر اور اون کے پیشوا پر
 حکم لازم ہے یا نہیں آغاز جواب میں تھا جو جو کثیرہ لازم ختم جواب میں تھا بالجملہ
 اس گروہ پھر ہزاروں وجہ کفر لازم اور آخر میں تنبیہ تنبیہ تو خاص سی قصر نجات کے
 لیے تھی کہ اگر یہ باہر فقہاء کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علماء کرام ہی تحقیق فرما
 رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلیہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو
 کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتنے سکوت کرینگے الی آخر وہ باہر تنبیہ نصریات
 واضحہ آپ کی تحریر سزا پا کفر کفر کفر بکار رہی ہے کفر یہ لکے کے متعلق کہتی ہے
 لزوم کفر نہیں التزام کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہیں دوم
 کے متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو بیضا مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا سوم
 میں وجہ کفر نہیں بیضا تکفیر جملہ بزرگان لازم آئیگی چہرام میں کفر ثابت نہیں
 بیضا لزوم کفر ثابت نہیں تو الا بیضا وہ کیونکر کافر ہو گیا بیضا مان کفر تھوپ دینا
 مضمون دوسرا پنجم۔ میں قائل کو کافر بنانے کے واسطے ششم میں کفر نہیں ہو سکتا
 ہفتم میں لزوم کفر ہو گا جو کفر نہیں آخر میں علامہ ہندوستان کے وہ بھی کفر
 نہیں بیضا مگر بعض اسکا بطور و روش سے تکفیر لی بے بیضا وہ تاویلات کے کفر

ثابت کرتے ہیں ایضاً تسبیح تکفیر و زبان غرض جناب کی اس دو مٹی تحریر کفر کفر
 سے آغاز تسبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر بہین
 کافر نہ ہو لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ معنی نہ اچھوٹا تھا تاہم ضرور
 ممکن ہے مارے کی توبہ آپ کس بنا پر فرما رہے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی
 ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر بہین ملتے ہیں اس شخص کی تکفیر بہین کہتے ہیں
 اپنے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم مجیب
 جواب دیا تو لزوم سے اور غنی تکفیر کی تصریح اس و ہوم سے مگر آپ کو ہر جگہ کفر کفر
 کی پکار تکفیر تکفیر کی فرمایا رب مگر کچھ خواب دیکھا یا بگم دیو حاجی بعضہم داؤدی حاجی
 باطنی کا فساد انصاف فرمائیے تو ایک یہی گزارش کی ساری گزارشیں و اطمینان
 علیہم کی سچی بارش گزارش و مگر کئی جا بجا تکفیر تکفیر پر کبھی کبھی اور لزوم
 کفر سے کفر لے کر بی طرح کفر بہین مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوہ بعید از انصاف
 ہو۔ ایضاً لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہو ایضاً
 ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہو جو کسی مسلمان کی شان نہیں مگر می خفا
 نے شدت بخظمین یہ جبروتی حکم تو گناہ دے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر
 کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہو ہزار ائمہ دین بے فرق لزوم و التزام قائلان
 کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں عامہ کلمات فقہائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ احتیاط
 تفسیر و اسکا رکھنا یہ محققین متکلمین اسی پر جہنم فقیر اسپر کثرت نفوس علیہ
 ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہو سروسر فراج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور
 نسیم الیاض کی ٹھنڈی ہو آپیش کر تے تمام قاضی عیاض کتاب الشفا

فی تفریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح
 نسیم الریاض میں فرماتے ہیں امام ابن ابی شیبہ لوصف ونفی الصفۃ (وہم المغنۃ)
 ثم قال (من اهل السنة) بالمال لما یؤدیہ الیہ قوله کفر ذکا ہم راہی المستثنیہ نہ حوا
 (عند الکفر ہم) بما اؤدیہ الیہ قوله ومن لم یأخذ ہم بال قولہم لم یأخذ ہم فیہ
 ہدین المأخذین اختلف الناس من علم الملة واهل السنة ان فی الکفار اهل التاویل
 والصواب (عند المحققین) ترک الکفار ہم اہ مختصراً دیکھیے کہیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم
 کی بنیاد پر کافر کہنا نہ کہنا دونوں قول ہست کے ہیں اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے
 مگر تخصیص معاف فقیر کو خوف ہو کہ ملازمان والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا
 مطلب کیا دخول پایگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام نے فہم مرام را حضرت مصنف
 دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا شمار فرمادیا تھا کفریات سے متعلق
 پر جس جگہ کلام علماء حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہِ خوش فہمی حضرت
 مصنف کے احکام سمجھے صدر جو اپنے ارشاد فرمایا تھا حسب تصریحات جاہیر فقہائے
 کرام اپنے حکم کفر ثابت آخر میں بعد نقل احکام و تفصیل کلام پھر بحال فرمایا کہ بحسب
 جاہیر فقہاء و کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم پھر ایسے ہی اذعان الیہ
 کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے حاصل ایک تہنید نبیلہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع
 انجین لفظوں سے کیا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات فقہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسک
 محقق تھا بیان فرمادیا کہ لزوم والزام میں فرق ہے ہم احتیاطاً برتنے محتاج
 نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح و روشن سے دو مطلب
 ایسے صاف استفادہ تھے جنہیں ہر ذی فہم سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے

ان بطور جمہور فقہائے کرام پر احکام دوسرے کی بہت ائمہ اعلام لزوم پر
 بھی حکم کفر فرماتے ہیں اور مسلک تحقیق و احتیاط تخصیص التزام و توسط
 ایک بھی فہم جناب میں نہ آیا اور ہر تو احکام فقہ کو حکم مختار حضرت صنف جا کر لیا
 خاتمہ تک کفر یوں لانا شروع کیا اور فرق لزوم و التزام پر اجماع مسلمین یا مکر جاتا
 عظیمیہ ائمہ السنہ کو معاذ اللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدا را
 انصاف یہ کیا دین و دیانت ہو ایک یا پھر چینی و چنان کے بچا نیسکوالا کھون
 ائمہ السنہ پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا شعہار کیا حیا و جرات ہو نہ ظاہر
 کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہو گا مگر کافر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العظیم
 فرمایا حدیث شریف میں جب اللہ تعالیٰ ویسم کرمی جواب تو جوابی و سائل فاکر
 نفس سوال میں اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہائے نزدیک پر حکم کفر لازم ہو
 یا نہیں اور مطالبہ دل تو اس فقیر نے تمہید ہی میں نہایت روشن روشنی
 گزارش کر دیا تھا بلکہ اس سالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا
 تھا کہ مذہب یون خیر یون نے جو علما السنہ پر الزام تکفیر کفر کی رٹ لگا دی ہو
 اوسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سچوں السبوح سے وہ صاحب
 تصریح نقیض مل کر کے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علمائے کرام اسمعیل دہلوی کو
 بھی کافر نہیں کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اس سے بہت بلکے ہیں و نکتے نہیں
 اس تحت ملاحظہ کی کیا گنجائش تمہید و کنار خود اول صفحہ لوح پر ہی مضمون
 موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھیں بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود ان کی کہ الفال ہو
 بالظن آوازہ خلق غارہ خدا دہلوی پچارے کی قسمت میں اگر خدا ہی نے کفر نکھید ہو جواب

صریح نفی و انکار ہست او کے معتقدین کے سرچڑھ کر بول رہا ہے تو جناب
 من یہ او کا بد آپکا لکھا ہوا اس میں قصور کیا ہے جس ع می ترا و ذر لبش پنچہ در آوند
 ولایت گز ارشش سوم اگرچہ دو گز ارشش بالاہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر
 سامی کے جواب میں شافی و دانی گز ارشش جناب کو شکایت رہ جائے کہ ہمارے
 مقصود غرضہ مثلاً یہ ہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کو متعلق اعداء بارہ و مٹا
 کو ٹھنڈا کر دیا جائے و بالمد التوفیق یاد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی و احقر اخص
 سل السیوف کی طرف اشارہ ضرور لہذا اسے جیف اسے سیف سے تعبیر منظور

حیف غیب دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر نیچے یہ امد
 صاحب ہی کی شان ہو سیف اسکا صاف یہ مطلب کہ امد تعالیٰ کو اختیار

ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحتہ لازم کہ اسے بغفل

علم غیب حاصل نہیں یہاں صراحتہ امد تعالیٰ کی طرف جہل نسبت کیا قول کم

اگر آیت لیعلم امد اور اسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اس قدر چڑھتی اقول

اس آیت کریمہ اور اسکو نظر کی تفسیر میں حضرت مجیب مدظلہ العالی کا مبسوط

اون کے مجموعہ فتاویٰ العطا یا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کے مجلد ششم

میں نہ کو جہین کتب تفسیر و حدیث و اصول سے کلام علامتہ سلف و خلف و توفیق

معانی و توضیح مبانی بروج حسن مسطور و دفتویٰ زبان عربی میں ہے کہ سائل

فاضل نے زبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو اردو کلام سمجھنے میں

دقتیں ہیں تا بتاری می چہ رسد مگر میں تو اس جوش حمیت کا قائل ہوں کہ اپنے

امام الطائفہ پر سے الزام اٹھائیں کہ معاذ اللہ عذریٰ کا مشہور جہل ثابت کرنے پر

مستند ہو گئے اور وہ بھی کاپے سے خود اویس کے کلام کریم سے امام الطائفة کی بات
 بجانے اگرچہ رب الخزة جلیل ٹھہرے خواہ قرآن مجید باطل و لاحول ولا قوۃ الا باللہ
 علی العظیم اور ونگوارشا و ہونا ہر ملازمان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو خود
 ان آیات کے متعلق ائمہ السنۃ کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجود کثیرہ
 علمائے ارشاد و فرمایا میں امام الطائفة کے کلام کو اُن سے کیا علاقہ علم سے علم اولیاد
 ہو یا اعلام امتیز کر دینا یا رویت یا اجتہاد یا نفی علم سے نفی معلوم مقصود الی غیر ذلک
 من الوجود المذكورۃ فی کلام ہم کلام امام الطائفة میں انکی کیا گنجائش و صراحت
 یہاں علم غیب میں کلام اور غیر خیر اسکی نفی مطلق اور باری عزوجل سے اسکی
 تخصیص کے مقام میں ہے تو یقیناً علم معبے حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم
 کو تاویل کر کے کسی اور معنی پر لجاویے حقیقی میں کوئی قید بڑھائیے تو اس کلام کا
 محصل اسی معنی سے مجازی یا مفید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص
 ہوگی حقیقی مطلق کی یہ صراحت توجیہ القول بالایر ضے بہ قائلہ یہ بھی جب کہ نہیں کسی
 تاویل کو اسکے الفاظ لفظی طور پر متحمل بھی ہوں ورنہ سرے سے غسوات ہی اُن سے
 انکار کر دینی بغیر معنی بنانا و بنانا دوسرا درجہ ہے قلم البتہ علم قدیم باری تعالیٰ سے
 اختصار کی طرست ہوئی تو حکم کفر کا چند ان مضامین سے تھا اقول او ذاکا باری
 تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث السنۃ نزدیک علم باری قدیم
 ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اس کا علم نہیں ہو سکتا کیا فرقہ ضالہ کہ ائمہ دین
 تھایے گناہینا یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرمادیجیے کہ باری
 عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر ایاں عزیز ہو تو قدیم ہی کہہ کر گناہ

پھر اس علم غیب ہی کو اوستہ اختیار کیا جس کے قدیم ماننے سے آپ کو بھی پارہ نہیں
 اتنا آپ ہی کے قول سے ثابت کہ ملائے دہلوی کو کافر کہنا چند ان مضائقہ نہیں
 رکھتا مثلاً یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی مائل سے معقول نہیں قدیم اور اختیار
 یعنی چہ عالم کو دیکھے جو قدیم بتاتے ہیں صادر بالایجاب ٹھہراتے ہیں جو مخلوق
 بالاختیار جانتے ہیں حادث مانتے ہیں زیادہ دسترس نہ تھی تو سل السیوف
 ہی میں عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور
 حادث ہوگا حقیق بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گردا بندہ شود
 پس منجر تکذیب نفسی نکر دو سلب قرآن مجید ممکن ست سیف یہاں
 صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع بین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں
 حرج اسمین ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انہیں بھلا کر اپنی بات
 جھوٹی کر دی تو تکذیب کہاں سے آئیگی تو لکم اسمین بھی وقوع کذب ثابت
 نہیں مان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو قول اولایہاں یہ اعتراض کنجا
 کہ اسمین نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا
 کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہیں عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیاء علیہم السلام
 پر کذب جائز مانے کافر ہوا تمام تقریب دیکھیے کہ انبیاء کا کذب جائز ماننے والا
 کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب
 سے اعتراض جا بجا اسکی صریح تصریح اور آپ جو آئین فرمائیں وقوع کذب ثابت
 نہیں اب یہ تو کیا کہوں کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی
 بھی لیاقت نہیں مان یہ کیسے کہ سرکار کے نزدیک حرج اسمین ہر خدا کا کذب

لکھنؤ دوم

واقعہ مانے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہیں ہوتا اور جائز جاننے سے امت
طاغیہ میں بٹا نہیں لگتا سرکار ملاحظہ تو فرمائیں علمائے کذب انبیاء جائز ہی ماننے
پر بالاتفاق کافر کہا ہے مگر شریعت مجتہدہ میں اللہ کا مرتبہ انبیاء سے کم ہے کہ اسکا
کذب جائز ماننے پر حکم کفر و کفار امامت میں بھی خلل نہیں آتا ان میں عرض کروں
انبیاء کا مرتبہ تو خدا سے کیا زیادہ ہو گا مگر دین و مابیت میں اہل علم کی قطعاً اسے
زائد ہو کہ اس پر سے رفع الزام کو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہوتا ہے
و انا الیرحون ثانیاً غنیمت ہو کہ یہاں لزوم کفر تو سکڑنے بھی مان لیا۔
کہ ان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو حضرت مجیب مظلہ کا اس عقیدہ مقصود ہے
کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہو لیا باقی رہا لزوم کفر کو لکھا جانا کفر لزوم
سے امامت میں بھی فرق نہ ماننا یہ آپکے ایمان کی نشانی ہو و لا حول و لا قوة الا باللہ
العلی العظیم قولکم امتناع کذب پر فریقین متفق ہیں اقول سبحان البوح تنزیہ
و چہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے قولکم یہ خلاف اصول فلسفی پر مبنی ہو
اس لیے اسمیں انکار مجاہد نہیں اقول این گل دیگر شکست مکر می آدمی جب باطل کی
احانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبوراً باطیل میں گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تنہا
باطلات ہی سے ممکن و دوسرے الذنب بجرالی الذنب ذرا ایمان کے دلیر ہاتھ دھریے
یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الہی حل و علا کی کیسے جڑ کاٹ گئے شریعت محمدی علیہ
صاحبہا اختل الصلاۃ و الخیۃ کو بالکل ناقض و ناتمام اور خود اعلیٰ مقاصد ایمان یعنی
مسائل الہی میں تادم و کافی کلام بتا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون آپکے
نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی ناخنے کسی ذلت کسی خوارگی کو ذلت

باری تعالیٰ عزوجل پر حال نہیں بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پر اصلاح کچھ انکار فرماتی ہو
کہ آپ کے زعم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی
نہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ ذرا توبہ کیجیے توبہ قیامت قریب ہے
اسمعیل کی حمایت میں اللہ و رسول و قرآن و اسلام پر ایسے گندے لہام آئی
کہتے کہ لزوم کفر ہے یا التزام بجلال ارشاد ہو اگر را کہے دو خدا ہزار خدا
خدا ممکن ہیں (س) کہے اللہ عزوجل کامر جانا ممکن (م) اوسکا اندھا بننا ممکن
(ع) بندوں سے مغلوب و عاجز ہو جانا ممکن (ی) اسے سولی دیکر مارنا ممکن
(ل) اسے آگ میں جلانا رکھ کر باور کر دینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مؤثر
ہیں یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہیں بنیوا تو حیر و
انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ میں عرض کروں ملازمان سامی کو بوجہ و فور غلامت
وقت پیش آئیگی شاید برسوں ماخذ مسائل کا پتہ نہ لگے لہذا سجن السبوح استغاث
کیجیے وہ ارشاد فرمادینگا کہ یہ سب مسائل کیونکر اجابہ میں داخل و شرع مطہر میں
کس کس طرح انہر اقامت لائل حقیف اللہ عزوجل سے مصافحہ و کلام حقیقی
سیف یہ صراحت اپنی پیر وغیرہ کو نبی بنا نا ہے تفسیر عزیزی شرح عقائد جلالی
دنیا میں ہم کلامی کا مدعی کافر ہو۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر ہو لکم
حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے اقول اسمعیل کہتا ہو گا ہو کلام حقیقی
میشود آپ کہتے ہیں الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہو یا تبدیل ایسی صریح مخالف
گیٹھت روا ہو تو نہ کسی مجنون کا ہڈیاں جنوں ٹھہرے نہ کسی کافر کا خدا لان کفر
اور اس بڑے بول کو کہ حق جل و علا دست راست ایشان بہ دست

قدرت خاص گرفتہ جو پیر بھی کی اعلیٰ فضیلت و افضلیت کے بیان کو لکھا دستگیر
 بمعنی مدد سے کیا علاقہ جو ہر کلمہ گو کو عموماً حاصل کیا آپ ایسا نا کہہ سکتے ہیں کہ اعراب
 کا مفاد یہی دستگیر ہی امداد ہے یا بتا سکتے ہیں کہ صبح سے شام تک رب العزت اپنے
 بندوں کی کروڑوں امور میں دستگیر ہی فرماتا ہو مسلمان اسے یوں تعبیر کرتے ہوئے
 پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہوا اور اس کے بعد معنی حقیقی
 چھوڑ کر مجازی کی طرف کچھ بھی ذہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ و کارزہ
 اس کے خلاف پر قرینہ واضح قائم اور پر نور زبان حسنی حقیقی سے انکار ایسی ہی
 زبان زریون کی ذہن و دوزی کو سل السیوف صلا میں خود عبارت تقویۃ الایمان
 لکھ کر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ نفیس فائدہ ہر جگہ محفوظ رہے کہ اکثر حرکات مذہبی کا
 جواب شافی ہے تو کلمہ جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصوف میں لکھا ہے **اقول اولاً**
 معتمدین کی قضایف معتمدہ محفوظ متواترہ میں ان لفظوں کی تصریح دکھائیے کہ گاہے کلام
 حقیقی ہمیشہ وہاں کیا کیا اصحاب حال کے شطیحات یا ارباب کمال کے خاص مسئلہ
 سخنان عالی نظائر تشابہات و استاویز جواز کفریات ہیں کہ جو شخص خاص یا شخص جو کچھ
 چاہے بکثرت و بزرگوں کے سر دھر دے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہیں مثالاً
 اسماعیل ان باتوں کا قائل ہی نہیں تقویۃ الایمان ملوہ وغیرہ کی تصریحات پر خاک ڈالے
 تو خود اسی کتاب میں استقیم کے بیان میں سے اسے از عمدہ مخالان راہ حق لحدان معونی
 شعرا نے کہ از فحاشت شرع پاک نمیکند لکہ التزام آنرا طریقی خود میدانند و اشتغال
 قبیحہ مبتدعہ شرک انیز تعلیم و تعلم بینایند و کلام الحاد را در مروج افشا میکنند حسب
 افعال و اقوال ایشان با ایشان معالہ کند ہر کہ قابل قتل است و اگر کشتہ و کبرا اتوں اغیر

اور تعزیر کند و اگر عاجز از اמצائے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بشدت

بیزر شود و ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہتہ ایشان را از قبایح الخاد
المدائد و جن سے بچنا چھین محل را خدا المحمدمشکر لائق قتل و سزائے اہل آئینہ
مین او سے اور او سے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہیں یہ کیا دوستی جو معہذا و ہر
کے ویساچہ بین صاف تصریح کر گیا ہے کہ او سے اپنے پیر یا بل محض کے جاہلانہ کلمات
عالمانہ روش کے مطابق کر کے لکھا ہے دیکھو صلا تو او سے کلام کو صوفیانہ چست
ٹھہرا تھیں محکم و زبردستی ہو عبارت مذکور دین مبتدعین کی صورت دکھینی اور
بات کرنیکی شامت او سے بشدت بیزار رہنے کی ہریت لکھی ہو یہ مذکور مذکور سے
کئی چینی ہو اگر ملازمان سامی بھی نزدیکی ہیں تو او سے قبیح و بطلان پر اگر شہید
پیشو کی شہادت مبارک را بعا آپ خود انھیں جہالت بلکہ کفر یقینی جانتے ہیں
ابھی ارشاد ہو گا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو محکوم انکار نہیں چنانچہ

جو مشائخ عوے الوہیت کرتے اور خدا اور بندہ میں فرق اعتبار می بتا ہین
خامسا تفسیر عزیزی و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتوں کا کیا جواب
ہو مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علما کرام اسمعیل دہلوی پر کفر کے احکام وہ حال
و غیر ذائل حیف المد کے سوا کسی کو نہ مان سیف ماننا ترجمہ ایمان کا ہو ورنہ ماننا

کفر کا تو یہ صراحتہ انبیاء کے ساتھ کفر کا حکم ہوا تو کم او سے یہ معنی ہیں کہ بجز حق تعالیٰ
کسی کو معبود نہ جانویہ معنی نہیں کہ انبیاء کو مست مانو اقول المدد حاکم اللہ
بعہ و یصم جو او سے خاص لفظ ہیں یعنی ماننے کا انکار و انکار کیجیے و اپنی طرف سے
نئی گڑبے ستانویہ یعنی مانانے ماننے مانو تو صراحتہ او سے کلام میں موجود ہیں انکار

ایسا ہی ہو کہ کہیے اسمعیل دنیا میں پیدا ہی نہو آ رہا تمان کے معنی جو و سجان اسماعیل
 مطالبہ ہو کہ یہ کہا کی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کسی طبقہ اسفل اسفل کا چنانچہ
 کے لغت اسمعیل ہوا اور آپ سمجھے اردو میں تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی
 و عرفی موضوع کہ مستعمل فیہ وہ ہیں جو ترجمہ آیات قرآنہ سے بتا دیے گئے یوں منع
 تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مزلعون جنمی کہے آپ ہرگز نہ بگڑیں کہ
 کہہ سکتا ہو میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی خطی تارک ولی اور اسمعیل کی نسبت
 ان امور کا خود آپ کو اقرار حضرت مجیب مظاہ العالی نے ایسی ہی ہو جس کے رد کو خود
 اسمعیل کی گواہی وسیلگی تقویۃ الایمان ص ۸۷ سے دلا دی تھی مگر شدت عصیبت کچھ
 دیکھو بھی دے قولکم بطور لزوم نکال لیے اقول اتنا ہی مطلب تھا کہ اُس پر لزوم
 کفر ہما سکے آپ دوبارہ مقرر ہوئے۔ قولکم عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو اپنا
 پورا حاجت روا بنا لیا ہو ایسے محل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہو گیا اقول اولایوں کہ
 اوسنے انبیاء کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا ثانیاً پورا حاجت روا معنی مستقل
 متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر وہ بتیہ ظالمین کی محض فقرائے بے بنیاد ورنہ معبود
 جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنی یہ ٹھہرائے ہاں ماننا ضرورت تھا اوسی سے منع کیا او یہی
 ہوا مثالاً و بابیہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر اپنے بڑاؤ سے اسمعیل کو نبی کریم بلکہ
 زائد اور اسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنا لیا ہو ایسے محل پر کوئی آؤ کافر مزلعون
 بمعنی خاطی خطی تارک ولی لکھے تو آپ کو کیوں برا لگے حیث بعض ولیا کو بے تو
 انبیاء و احکام شریعت و عصمت ملنا اور نکاح و حج احکام شرعیہ میں تغلید انبیاء
 نے نیاز اور انبیاء کا ہم ہوتا ہوا سیف یہ غیر نبی کو نبی بنایا اور نبی بھی کیا صاحب

شریعت تو کلم قائل کچھ کہتا ہو اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں پھر ملاحظہ فرمائیے
 اقول تصور معاف یہاں کچھ نہ بنی نرمی اور ان گھائی پڑائی کہ وہ کچھ کہتا ہو آپ کچھ
 ذرا اس کچھ کی تقریر تو زمانی ہوتی مگر آپ کے یہاں تو حمایت اسمعیل میں صریح تحریف
 و تبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہاں ملاوٹ
 سامی کیوں نہ نکال رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی نبی گالے میں و ہایت کا
 وعظ کہنا اور عصمت مراد پنجاب کی سرحد پر ولایتیوں کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے
 چھٹی ہوئی تو کلم اس کلام کی سند میں سب کتب تصوف متواللفظ ہیں اقول ان لا
 اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیکھیے ورنہ آیہ قرآنیہ میں علیہ السلامین کے حکم سے
 خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب حوارف المعارف رسالہ قشیرہ
 تعرف تنویر وغیرہ آپ سب کے مدعی ہیں تو ان کتب معتمدہ مستندہ اولہ میں ضرور
 ہوگی ذرا اپنی نقل ثابیت تو کیجیے میں محل تنزل میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں مگر ملاوٹ
 سامی جو اپنی ترنگ کی آئینک میں بڑا بول بول گئے ہیں اوسے پر مطالبہ کیوں نہ
 آپ کی تکلیف گھٹانیکو سبیل تنزل کیوں اور وہ ثانیہ اوپر گزارش ہو چکا کہ وہ آپ
 تصوف کا قائل نہیں ثالث آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو غیبا
 بالمد کا فر جانتے ہیں پھر ایسوں کی استناد الیہا یہاں تو اس عذر کی گنجائش
 ہی نہیں وہ صراحت اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہے کہ مذانی کہ اثبات
 وحی وعصمت مرغیر انبیاء مخالف سنت است آپ تصوف لے دوڑے جس میں
 نزدیک دعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہیں خاصا شاہ جلال العزیز صاحب
 شاہ ولی اللہ صاحب انام قاضی عیاض کی عبارتوں کا کیا جواب ہو حضرت

محبب مظلہ العالی کا دعوت ثابت رہا حیف شدیدیہ لعین عجیب نماز میں تصور

افس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عینہ سیف

یہ صراحتہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بخش گالی دینا ہے اور اُو کی شان میں

ادنیٰ گستاخی کفر قہر لکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیر منظور ہو تو کفر ہے

اور تصور میں کافریں بتانا ہے تو نہیں اقول ولا اس جواب جناب کی خوبی کے

سوا کیا عرض کروں کہ عملدار می سلام اوٹھ جانے پر جو شکرا دیا کیسے اسماعیل کی قربت

گوا کے چراغ جلائیے اللہ اللہ اللہ اللہ اننا للہ اللہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان افس میں ایسی پاک گالی سنیہ اور نیت تحقیر

ڈھونڈ پھر یہ دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ تو ارشاد ہو چکا ہے

دشنام نہ پڑھی آپکو تحقیر نہیں سو جھٹی تو کب سو جھٹکی سوچے تو جب کہ ولیم محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ عظمت بیان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر عہد سخن

وقفے و ہر نکتہ مکانے دار و دہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اس وقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام

الطائفہ کا مقابلہ نہ ہو اور جب غلام مغلیں نجدیت حضرت اسماعیل دہلوی پر آج آتی ہو

تو ان کے مقابل خدا کی تو لگی نہیں رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ میں دین مٹا دینا

انصاف سے انصاف برائے کی بات نہیں مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہوں اگر

کوئی بے ہندوب شخص سر بازار مثلاً... کو گرہے کا بچہ کتے کا پلا سو کر کا جنا کہ ہر

پکارے تو وہ ان ہی پیش و پس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت میں تحقیر

منظور ہو یا نہیں سرکار ذرا ایمان کی آنکھ سے محبت اسماعیل علیہ السلام کی ٹھیکر آٹھ

ملاحظہ کریں کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہاں گنجائش رکھتا ہو جہاں نفس لفظ دونوں پہلو و تحقیر و عدم تحقیر کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے جس میں دوسرے پہلو کا احتمال ہی نہیں تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہونا یعنی چسپانہ و ہم کہیں خدا سے قہار کی لعنت ادا نہ ملائے پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی اور ان شقیہا پر جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلہ و ن کے بدگوشتی کی جانب داری کی اور آپ کہیں میں الا لعنة اللہ علی

الظالمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللہ علی الفاجرین الغادرین الذین یرعون جانب من یؤذی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لہ وجہ اجمعین مثالنا فرق تصور و تبا نا تو ظاہر مقصود مگر کیا تو میں و تحقیر بھی ہوتی ہے کہ وہی اہل غرض ہو جسکے لیے سوق کلام ہو اور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان دمو دیکر ادا کیجیے تحقیر نہ ہوگی۔ کلام سمین ہو کہ اس شقی نے فرق کیا اور کس طرح بتایا سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہوں کوئی اے علیؑ پرست ظالمو... پر ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ... علم میں عمل میں فضل میں کمال میں اس کے پاسنگ بھی نہیں اور اسے یوں تعبیر کرے کہ وہ بڑا بھڑنتی بل ڈاگ تھا اور... ابھی چند دن کے پتلے ہیں تو یہاں یہی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے کہ قائل کی نیت میں تحقیر منظور ہو یا صرف قرینین کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت صرف اس قدر ہو کہ اگر کوئی خاص دن کی تحقیر کے لیے سوق کلام کرے جس اور کوئی مطلب و اگر نام مقصود نہ ہو اور سچرہ و صراحتہ اقرار بھی کر دے کہ اس نے یہ کلام بہ نیت تحقیر کہا کہ جب صراحت الفاظ بھی کافی نہیں تو علم نیت اقرار

قائل کیونکر متصور ہو سکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیق پر علم نہیں
 اگر اسی کا نام اسلام ہو تو ایسے مختصر شیخ فطیع اسلام کو مسلمانوں کا سلام انا للہ
 انا الیہ رجعون۔ راہِ اچھا اس کے بھاجو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیث سے معصیت
 اسی پر وجہ آخر لزوم کفر بروہ قائم ثابت فرمایا اور اس کے قول عناد و فساد اور حضرت
 شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑا یا یہ سارا کا سارا ملازمان سامی نے ہضم فرمایا
 اس کا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپ کے اس فرق تصوفین کی حقیقت کھلتی آئی
 کہ اس تحریر میں ملازمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو بڑھ و بیکر اسٹیل کا بول
 کہیں احقاق حق اصلاً منظور نظر نہ ہوا حیف نکلیگا دجال سو بھیجیگا اسے عیسے کو
 پھر ایک بادشاہ کی طرف سے سونہرے بیگ کوئی کہ اس کے لمبین ذرہ بھرا ایمان ہو
 یہ غیر خدا فرمائے موافق ہو اس بیف یہ کھلم کھلا اپنے اپنے پروردگار کو کفر کا اقرار ہو
 کہ جب یہ نبی زمانہ ہو تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب کا قوت پرست ہیں
 جینے یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ فر ہو قوم ہفتم بین وہی اختلاف ہے
 جو بعض متقدمین کا ہوا ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کہا
 اس میں کفر لازم نہیں اگر ہو تو لزوم ہو گا جو کفر نہیں اقول اللہ خدا کچھ ایمان دینا
 سے بھی کام ہو یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ علوم ہو والا کیا آپ اپنا ایمان
 کہہ سکتے ہیں کہ اس حدیث کے آئندہ ٹھہرائیں کسی دین میں نہی عقل ہی نے کبھی ٹھاکا
 اور گزشتہ بتایا کہ کس نے عجبوں کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعے
 گزشتہ ٹھہرانے پر تمام روزین کے مسلمان یا خود بھی ٹھہرائیں لا کا فر ٹھہرائیں اختلاف پڑا

ہاں یہ تاقی السماء خلد مبدین میں علما مختلف ہوئے عبد اللہ بن عباسؓ ابن عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا یہ دھواں تو برب قیامت آئے والا ہو عبد اللہ بن مسعود
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زائد قحط و قریش قبل واقعہ بدر میں گزر گیا ایمان کہنا
 کیا یہ اختلاف اسمعیلی کہ سب مان کافر ہو گئے وہی اختلاف متقدمین ہیں کہ دھواں
 آگیا یا آئینکا کیا کسی محض معیشت کا مسئلہ میں ماضی مستقبل کا اختلاف کہیں ہو
 اگرچہ اس سے کسی قول پر کچھ فہر کسی قائل پر کچھ الزام صلاۃ اسکے دستاویز مطلق ہو
 کہ اب جہاں چاہو ماضی مستقبل میں اختلاف کر دو کچھ مضائقہ نہیں اگرچہ اختلاف
 سے صراحتہ کفر لازم آئے اگر ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی مستقبل کے اختلاف کی
 کوئی نظیر جوئی چاہیے رہا کفر اسلام اس سے کیا بحث انا اللہ وانا الیہ رجعون۔
 سرکار کیا اسکا نام ایمان و حیا ہے کیا یوہین دفع الزام ہو کرتا ہو خدا کو ایک جانک
 کہنا کیا ایسی حمایت حمایت جاہلیت نہیں کیا ایسا جواب دین و دیانت کو چھوڑ
 رخصت نہیں ع شرع بادت از خدا و از رسول پڑھنا یا مثلاً کوئی اسمعیلی کہے
 ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب طرطیران غول و غنا
 یہ سب قانع واقع ہو لیے قرآن و حدیث نے خبریں دی تھیں سو مغیضہ کے فرمانیکے موافق
 ہو اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہو گا یہ بھی وہی اختلاف ہو جو بعض متقدمین ہو
 ہو کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا اس میں کفر نہیں بلکہ
 توجہ و انشا سرکار نے نہ سیدنا علیؓ یہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا۔
 نہ دجال ملعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین
 ٹھہرا دیا جب وہ ہو اعلیٰ توی علیؓ یہ الصلاۃ والسلام کا نزول و اس سے پہلے ہو اسکا ذکر

خروج اونسے پہلے بھلا فرض کیا کہ وجاہانی ولایت ابن عبد الوہاب نجدی کہ
کو ٹھہرائے یا ثانی نجدیت اسمجس دہلوی علیہ علیہ کمر عیسیٰ مسیح ابن مریم بتایا
کس غیر نبی کو رسول اللہ و کلمۃ اللہ روح اللہ بنائے گا یوں بھی لزوم کفر سے
مفر نہیں ع قصائے نبشتہ بنایہ سرد پور اجماع تقویۃ الایمان صفحہ ۱۷۰ کو ملاحظہ
ہو اسنے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر خاص غمیض سے جمائی ہے کہ دینا بھر کے مسلمان
کا کفر و شرک ثابت کرے سوق کلام ہی اسی لیے کیا ہے تو یہاں لزوم کا کیا محل صلا
الزام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر حلب میں کال التزام علانیہ ہے۔ اب وہ
احکام مبارک ہوں جو سل السیو کے صلا سوسٹا تک ارشاد ہوئے جنسے آپ
اپنے اس خط میں صلا نام کو بھی عرض کر سکے گویا اپنے وہ سارا ذکر طویل و دراز
دیکھا ہی نہیں لازم ضم اپنے اچھے اٹھائے یعنی سب اوٹھالیے سب سہار گئے۔ ع
آفرین باد بون جہت مردانہ تو کچھ ذل و لاج و لا قوت الا باللہ العلی العظیم تو کچھ ورنہ ایسے
لزوم کفر سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہو جو کسی مسلمان کی شان نہیں قول کہہ سکتا
اور عائد ہوگا سب پر یہ کہاں کا حکم ہے ان یہ تدو کا اعتقاد ہو کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی
تمام ائمہ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقاد سے کفر لازم ہے دیکھو سارہ اتفاق
ورود دوم۔ گزشتہ چارم الحمد لہ سرکار نے اپنے تفصیلی عذر و نکاحا شری بھی
دیکھ لیا اب صدر و ختام و مطاوی کلام میں ہر درایز اکتین اور باقی ہیں ان کی بھی ناز
برداری کروں اور ملازمان سامی کی کوئی شکایت باقی نہ رکھوں و باللہ التوفیق و الحمد

ایمان کا تعلق حبس طرح قلب ہو ہے اس طرح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے۔ اقوال و لا کفر کا تعلق حبس طرح قلب سے

اسی طرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثبات نہ ہوتا
 و شواہد اپنے اجماع کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہہ دیے کی جسارت
 کی کیا آپ کو اس کے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اس نے کلمہ پڑھا اس سے اسلام
 ثابت ہو گا ہم کہیں گے اس نے کفریات کیں اس سے کفر لازم ہو گیا کلمہ پڑھ کر جتنی جانتی
 ہے کہ جیسے چاہو کفریات کو کچھ پرشش ہی نہیں ثانیاً ایک شخص نے عقائد
 بلکہ براہ نہرل و استہزا اور رسول و قرآن پر قہقہے اڑائے اور دشنامیں سنائیں
 کیا وہ کافر ہو گیا نہیں اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے
 قل ابا لله و ایتہ و رسوالہ کنتہ مستہرقون ۵ لا تعتذروا قد
 کفرتم بعد ایمانکم کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو
 یہاں نہ بناؤ تم کافر ہو گئے مسلمان ہو کر اس کا نفیس بیان لگو کتبہ الشہادین
 ملاحظہ ہوا اور اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیا ثابت ہو گیا ظاہر ہو کہ ہر
 واسطہ کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہیں مثلاً کوئی شخص براہ سخریہ... کو گدھا کہو
 تو وہ ہرگز... کی آدمیت سے انکار قلبی نہیں رکھتا ثالثاً اگر کوئی شخص کلمہ پڑھے
 اپنی آپ کو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے یا اینہی مندرجہ
 میں جا کر بتو کو صبح و کرے حاجت کے وقت بتو کی روحانی دے انجمن کا پر
 اسنے وہ مانگے آپ کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو گیا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور کو
 اسلام ہی ثابت رہے گا بر تقدیر اول بغیر دل کا حال جانے اپنے اس کے کفر پر
 کیونکر حکم کفر لگایا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم فرماتے ہیں افلا شققت عن قلبی جب وہ کلمہ ادا کرے قبلہ کی طرف نماز

پڑھتا ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو تو آپ کے طور پر حکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ ﷺ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حمل مسلماً و استقبل قبلتنا و اکل ذبیحتنا فکفر
 لہ و فہم الذمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذمہ اب کہ اپنے اُسے کافر بنایا ایک مسلمان
 کو کافر بنایا اور یہ حکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
 ہیں ایما رجل قال لاشیء کافر فقد بارہا احدہما بر تقدیر ثانی جب اسو رکوز کلمہ
 خوانی وغیرہ کے ساتھ بتو کو سجدہ اونکی دہائی اونسے استعانت نے ثبوت
 اسلام میں خلل نہ ڈالے تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا شیخ عبد القادر کہنے والے کیونکر
 مشرک ہو سکتے ہیں کیا یہ کلمہ خوان نہیں یا ہمارے قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے یا ہمارا
 ذبیحہ نہیں کھاتے اور جب یہ مسلمان ہیں اور ضرور مسلمان ہیں اور ہمیں شہادۃ الایمان
 میں انھیں کافر بنایا انھیں اور ابو جہل کو شرک میں برابر بٹھرایا تو حکم حدیث نہ کوئی
 کافر ہو فرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر استیعاب
 جو چاہیے پسند فرمائیے۔ نہیں نہیں تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے کفر ہی
 کو کسی طرح کفر سے منفرد نہیں دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑ گئی کہ آخر
 خطا میں غوث پاک و حضرت علی کے پکارنیوالوں کو کافر فرمایا ہے کہ کرد و نیافت چاد
 کن را چاہ پیشین را الیگ او ہو کل انکار قلبی سے مراد ادسکا وجود نفس الامر یا ظہور
 عند الناس شق اول کا بطلان ابھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شق ثانی پر ثبوت
 کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بدیہی البطلان کہ ثبوت
 کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہیں نہ اللہ کے لئے کسی امر کو دشوار
 کہہ سکتے ہیں تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اس شخص کا انکار قلبی ظہور

نہ ہو جائے ہمارے نزدیک اُسکا کفر ثابت ہونا دشوار ہو اب اتنی گزراش کی یہ
 ظہورِ اسمین مجسور کہ ہمیں اُسکے انکارِ قلبی پر یقینِ قطعی لازم حاصل ہو جائے خواہ یوں
 کہ اندر رسولِ خبرِ دین یا ہم اوسکا دل چیر کر انکارِ آنکھوں سے دیکھ لیں یا ظہورِ عام
 کہ بطورِ مذکور ہو یا بذریعہ امارات و علامات اقوال و افعال شیعہ اول صریح البطلان
 ورنہ لازم کہ سوا اول چہند معدود دین کے جنکے کفر پر نصوصِ قاطعہ وار و ہو چکے
 جیسے اہلبیس و فرعون و ہامان و ابولہب و غیر ہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی
 ہندو جو جیسی کو کافر کہہ ہی نہ سکیں کہ اُن کے باب میں نہ وحی آئی نہ جمنے اور نکلے
 چہرہ کو دیکھے نہ ہمیں علمِ غیب تو انکارِ قلبی پر یقینِ قطعی کہاں اور نہ اُسکے حکمِ کفر
 باطل و زبانی حالانکہ یہ باجماع تمام امتِ مرحومہ کے خلاف و قرآن و حدیث کے
 نصوصِ صریحہ و احکامِ کثیرہ کا ابطال ہو لاجرم شیعہ ہی یقین و ضرور حق ہو
 بیشک جب تک ہم اوسکی زبان یا جوارج سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائیں جو
 علامتِ انکار ہو حکمِ کفر نہیں کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تہذیبِ اہلبیس و رسید
 کہ سنبھیل کے کفر پر جو احکامِ فقہی لکھے ہیں وہ بھی انہیں عملیات و امارات کی بنا پر
 دینِ جبکا ثبوت بہ اثباتِ صفحاتِ اوہلی کتابوں سے دیا گیا اور ملازمانِ سامی
 نہ اوسکا انکار فرما سکے نہ اوپر سے علماء کے احکامِ کفر و لزوم اودٹھا سکے پھر یہ نہ اتے
 بیعتی و صدائے ہنگامِ عینی چہ قولکم ہا لا شققت طلبا الحدیث قول والا
 شاید ملازمانِ سامی نے یہ کوئی مصرع کہیں لکھا ہوا دیکھا یا کسی سے سنا یا جتے حد
 سمجھ لیں ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہیں پھر بھی غیبت ہو یہ جرحی کی حمایت
 میں سرکارِ یوں دیانت و انصاف و رعایتِ جانبِ خدا و رسولِ حلِ حلالہ

وصلى الله تعالى عليه وسلم کا صریح خلاف فرماتے ہیں قرآن و حدیث کے معنی میں
 اپنی جہ سے گڑھ کر خدا و رسول پر افترا کر دیتا ہے سرکار نے تو الفاظ ہی گڑھے
 اسکی نہی معتقد پارٹی طائفہ۔ مدوینہ میں قرآن گڑھا بل استطیع ربک العزیز
 کو آیت قرآن بنایا سرکار نے تو نئی حدیث ہی گڑھی مثالیاً سرکار نے یہ حدیث
 سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو سرائے ہمارے موافق ہے سینہ و ابن سینہ
 اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جہاد میں ایک کافر پر حملہ فرمایا اسنے لالا
 الا اللہ کہا شیر الہی کا اوٹھا ہوا ہاتھ نہ ٹک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جاوے
 حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اسنے تلوار کے ثوبت
 کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت من قلبہ حتی تعلم اقا لہا ام لا تو نے اسکا دل حیر کر
 کیوں نہ دیکھا کہ جانتا کہ اسنے دل سے کہا ہوا یا ڈر سے معلوم ہو کہ ہمیں کسی کے
 ساتھ معاملہ کرنے کے لیے اسکی قلبی حالت جانتی ضرور نہیں کہ علم غیب کی طرف
 ہمیں کیا راہ ہم اس پر کارروائی کرینگے جو اسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو جسپر
 لا الہ الا اللہ کہتے والے کو ہم مسلمان جانیگے اگر چہ ایمان تصدیق دلی ہو یوہین
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کو ابھی کو جائز کہنے
 پر حکم کفر لازم کرینگے اگر کچھ اپنا قلبی ہے۔ تو لکم آپ لکھتے ہیں صراحتہ لازم کہ اسے
 بالفضل علم غیب نہیں اس لیے ہم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اقوال تحقیق جو اب
 سابقا معرض مگر افسوس کہ منافقان سامی نے لزوم لزوم کا نام بنالیا اور اسے
 معنی اسلامانہ سمجھتے تھے کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہیں دیتے لزوم کفر سے تکفیر

نہیں فرماتے وہاں لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اس کلام سے صراحتاً ثابت و مفاد علیٰ
 بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسیکطرف مودی ہو جائے تو متصل یا فی نظر ظاہر اسلام
 منطقوں کہ قائل اپنے لازم کلام پر متنبہ نہ ہو یا اختلافے لزوم کے باعث اوسکا لزوم
 ہی نہ مانا اور اختلاف صحیح مانع تکلیف نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت
 ہو جس میں نہ اصلاً خلافہ انکار کی گنجائش وہ بھی نہ ہر قائل نہ قرار پائے اور لزوم
 و التزام کا جھگڑا اڑے آئے یہ چل وضع و ضلال قاضی ہے۔ شفا شریف فی السیم رضی
 کی عبارتوں سے گزرا۔ میں قائل من ہل السنۃ بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ کانہم صرحوا
 عند الکفر بما دی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے کہ فی الحال مفاد مراد نہیں کانہم صرحوا
 دیکھیے کہ حقیقی صریح میں نزاع نہیں یہیں کتابین مذکورین میں ہو من لم براخذہم
 بمآل قولہم لم یراکفارہم وقال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول لیس بعالم وکان
 وانتم تنفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لا یقول لیہ علی ما اصلناہ
 یہاں آں دیکھیے یقول دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداء قائل کے عدم متنبہ اشعار
 لا نقول دیکھیے تنقی دیکھیے بل نقول لا یقول دیکھیے کہ ہنوز اسے گنجائش انکار
 نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفریہ اولیٰ میں ہو دریافت کرنا اختیار میں ہو کہ
 جب چاہے کر لیجیے اسے منکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ جبکہ عاقل ہو قطعاً ہی سمجھ گیا کہ ابھی
 معلوم نہیں ہاں معلوم کر لینا اختیار میں ہو انہیں کو کسی خفا ہو کو کسی ترتیب مقدمات
 کی حاجت ہو قائل کو گنجائش انکار اسے لزوم یعنی معلوم نہ کہیگا مگر محضون لمہم سنی
 حضرت عجیب مظہر نے صراحتاً لازم فرمایا تھا افسوس کہ اپنے آدھا دیکھا یعنی لازم
 اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحتاً اور اسکے بعد کا جملہ سارا بضم فرما گئے کہ یہاں صراحتاً

اللہ تعالیٰ کی طرف جہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح دین لزوم بھی مانگے کفر ہو
 تو ملازمان سامی اپنے ایمان کی خیر منائیں مثلاً کوئی شخص نہ کہوند اسبجہ نہ باغی یعنی
 کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہو بلکہ یوں کہ جسے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے
 اس کے سوا کوئی خدا نہیں اب سرکار سے استفتاء ہو کہ یہ شخص کافر ہو یا ایمین اگر کہیے
 نہ تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجئے اور اگر کہیے ہاں
 تو جناب کی سیلے ہاں آپ فرما چکے ہیں کہ انکار جابر البغی مہملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ہو
 بشرطیکہ نفس قطعی صریح ہو یہاں کوئی نفس میں آیا ہو کہ زید خدا نہیں اور اس منطوق
 صریح کے علاوہ اور جس طریقے سے کفر نکالے گا وہ لازم کلام پر کلام ہو گا جو لزوم
 نہ التزام اور آپ فرما چکے ہیں کہ لزوم سے کفر ثابت کر دینے طریقہ اصول اسلام
 بالکل خلاف ہو بالجملہ اسے کافر نہ کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور کہیے تو
 خود آپ کی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف اکبر مفرکہ صریح ہے۔ کیا خوب
 میں مثال فرض کیوں کروں سرکار خود ہی جو خاتمہ میں فرمایا اگر قرآن و احادیث کفر ثابت
 ہو جائے تو مجھ کو انکار نہیں چنانچہ جو مشائخین و عوے الوہیت کرتے ہیں انہیں
 کفر ثابت فرمایا پیر خدا تصور کرنا آپ نے جو بائیں دہان کفر گناہین انہیں سب سخت
 یہی ہیں مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپ کے تفرقہ لزوم و التزام پر یہاں کفر نہیں نکلتا تو
 آپ بلاوجہ بعض لزوم سے مسلمانوں کو کافر کہا اور اپنے اقرار سے بالکل مخالف اسلام نے اور
 احادیث صحیحہ کے حکم سے یا نہا احد ہمارے مستحق ٹھہرے ایک اپنی لیے بھی کہیے گا کہ احادیث
 صحیحہ کفر ثابت ہو جائے تو مجھ کو انکار نہیں شاید انکار نہ ہو نیکی یہی معنی تھے کہ آیا کفر قبول و
 منقول نہ کر دینا یافت۔ بالجملہ کفریہ اولیٰ بین علم قدیم الہی کا انکار کلام سمعیل میر گز لزوم

ثابت نہیں بلکہ یقیناً لڑنا ہوا ہے اپنا لکھا یا دفرامین کہ علم قدیم کی نسبت
اختیار کی صراحت ہوئی تو حکم چندان مضائقہ نہ تھا را حضرت عجیب مظلوم
اسپر بھی تکفیر فرمایا اور سکا وہ منشا ہے جسکی بنا پیغمبرین نے طائفہ نماز کو امید کو
صرف بزم حب گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا یہ آپکا آئینہ میل بھی اس قول میل میں
اسی گمراہ طائفے کا ہے و کہنے بہ ضلالت میں آؤ گم یہ معنی کہ جنت ناز و ملکہ و کتب

آسمانی و نبی علیہ السلام کو مت مانو آپنے اون الفاظ سے بطور لزوم نکال لیے
جسے کفر ثابت نہیں ہو سکتا اقول سرکار نے دیرینہ شک کی طرح یہ لزوم لزوم
سبق خوب یاد کر لیا ہو محل ہو یا ہو اسکی رٹ لگا دیتے ہیں اوسکا قول تھا اللہ

کے سوا کسی کو ماننے والا نہ ہے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔ اٹھ سو اٹھ سو
نہ ان یہ سلب کلی ہیں چوتھے لفظ تھے اور و کو ماننا محض خطا ہو یہ بجا بجا ہو گیا اور

تین میں عموم سلب اس اخیر میں شمول بیجا بان لفظوں کا صریح منطوق نہیں لازم
آجاتا ہو کیا عام کے نیچے اُسکے افراد حسب صریح لفظ داخل نہیں ہوں بطور لزوم
سمجھے جاتے ہیں سکر کچھ عقل کے موافق فرمایا کہ میں یا مخالفت دین و عقل و دین

لزوم نہیں التزام ہو بیان و حقیقہ یہ کہ کوئی کافر سکا فوج ب مسلمان بنکر عوام مسلمین کو
گمراہ کرنا چاہے تو انکار ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پردہ تاویل میں کہ مثلاً

صاف کہہ دے کہ حشر جھوٹ ہو جنت غلط ہونا باطل ہو تو ہر جاہل سا جاہل
مسلمان اُسکا کفر سمجھ جاتے جاں میں نہ لے لے انکا انکار تیسیر کی طرح کر لیا تو یہ

کہ حشر ضرور خبی ہو مگر اس سے مراد حشر ارواح ہونہ نشر اجساد جنت و نار ضرور میں
مگر کچھ روحی لذت و اطمینان یہ کمالات لکنکہ قوت باطنی کا نام ہو اسیس قوت باطن

جنگلی آدمی آسمان مطلق لمبندی وغیر ذلک۔ جبکہ ضرورتاً بین الہیال مجرب شدہ اور
 اولیٰ نفس کا مساعداً تو فاعل خصل الخواص یعنی نفس کلمہ طیبہ کے حکم کھلا اسکا راوی خدا
 و غایت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے اراکین مشبہہ نے راہ پائی اور کہا علیہ
 حناطین قیقہ محققین نے کفر بین احتیاط فرمائی منکر لیت و ہمارے علما کی شدت اختیار
 دیکھو اور بدگوئی مفری اپنے قرآن کفر کفر کو پیچ کر دے وہ اللہ کو کم جناب رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب العالمین ہیں اور انکا تصور بوجہ مثال
 تعظیم و تکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہہ ہو
 اقوال لا غیبت ہو کہ اپنے اُن الفاظ کا فرشتی میں بہت تبدیل و تخفیف کی گئی
 مطلب سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کسی
 عبادت میں تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافرون شرکوں کی تشبیہ
 حاصل ہوا اب اس کفریہ کے رد میں بقیہ کلام لایوسف ملاحظہ ہو کہ خدا و رسول شبہہ
 و مشابہہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض و واجب کہ یہ اسے ٹھہرتے ہیں نماز میں اور
 عامۃ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہو بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام و قبیح
 کفر ہوئی جاتی ہو مگر یہ کیا کفریہ ہو نیکو کافی ہندیاں کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کا نماز میں تصور تو اس جرم پر حرام ہوا کہ وہ افضل المرسلین کیون ہو محبوب العین
 کیون بنے خدا و اولیٰ تعظیم و تکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمان کو مسلمان
 کیون بنایا مگر یہ زیادہ تر مشابہہ تو یہ فرما رہا ہو کہ شرک سے مشابہت کثیرہ عموماً شرک سے
 تصور کو حاصل ہو کہ یہ زیادہ تر ہو تو زیادہ مشابہہ وہ بھی ہیں لا اقل نفس مشابہت
 تو مفر نہیں پھر کیا شرک کی مشابہت صحیح حرام ہو کہ خوب کثرت ہو زیادہ تر مشابہہ تو مفر

فہم منہم میں تو نہ زیادہ کی قید ہر نہ زیادہ تر کی تو اب سرکار نے نفس کا زہی حرام
 کر دی اور کچھ نہ بھی تو اپنے انحال کو غ و سحر و بقیام و قعود کے تصور سے تو خالی نہیں
 ہو سکتی کہ فعل اختیار ہی نے مقدم تصور بوجہ اصاص و نہیں ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق
 بھی ضرور ہے تصورات ثلثہ سے ناگزیر تو ہر فعل پرتین تین مشابہت شرک سے معذور
 سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ وھول سے کھال بھی گنوائی انا للہ وانا الیہ راجعون تو لکم
 پہنچا ہے کہ نفس لائل پر نظر کیجئے اول یہی فطر تو سرکار نے پنائی فطر کے ساتھ جو
 مذکور تھے ان کے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی تو لکم صرف اولی و عدم اولی غایت
 الباقی نہ و عدم جواز کا اختلاف ہجائیگا اول سرکار زبان کے آگے بارہ ہل چلتے ہیں
 کفریہ پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے مقتدر الزام سے یوں دامن کشان گزر گئے گویا دیکھ ہی
 نہیں اور بعض جگہ صاحب الزوم کفر کا اعتراض کر لیا اور جہاں کچھ حرکت مذہبی فرمائی وہ
 محض بیگانہ بلکہ کہیں کہیں کفریہ کی حمایت میں واپسی طرف سے کفریات تازہ بول اوٹھ چکی
 تفصیل معروض معنی اور پھر حیا کا بھلا آپ سو او و عدم او کا اختلاف بتاتین یہ نفرمائیے کہ
 الزوم کفر و ضلالت بدینی اسمعیل تو یقیناً ثابت ان تکفیر و عدم تکفیر میں اختلاف ائمہ
 فقہاء و مستکملین ہر قول کم جسکی وجہ بھی اتفاق مثل سابق کے ہو جائیگا اول ائمہ و علمائے
 سابق زمان ہی اقوال سے احکام کفر و زوم کفر ثابت کر رہے ہیں جبنا آپ کچھ جواب دیے
 پھر کسی قول زوم الکفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ مذہبنا شد کہ سب بیدنیون بد دینوں کے ان
 فرض و ادایمان یہ نہ تو ایمان نہ دار و نماز روزہ اکارت تو لکم موسیٰ بن ہر تو اقوال
 مگر حضور علیہ السلام کی شان قدس پر طعان موسیٰ بن ہر سالہ چھپا ہوا ہے نہ جو
 ہر اول آخر تک اس شخص کی نسبت کہیں لعنت کا لفظ نہیں ہمارے علمائے طہر کا دیکے جب تک

معاذ اللہ کفر پر خاتمہ ہونا شرع سے یقیناً ثابت نہوجا کسی شخص میں پر لعنت کرے
 اگرچہ سنیوں و اہل حق کیوں نہ ہوں ان سے بغیر میں دشمنی گالی کو ملعون قتل لکھا ہوا
 کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیسا اولیٰ اعانت
 شرفی چرایا اور شرفیہ دم کو اگر بندہ مسلمان ملعون قتل کرے تو اسے نشان پتیا اس کا سزا
 عرض سکتا ہوں کہ سبیلوں سے ازالہ کذاب الشوائب محبی کو سہو ہوا رسالہ ایک شخص پر
 لعنت بھی ہو وہ کوئی بل العین ہم اہل حق کے نزدیک اس ملعون کا عین ہوا تو یقینی قطعی جو کر
 شایع ہوا کہ کو یہ بھی گوارا ہوا سیلے کہ طائفہ و ایک کچھلا متبورع و اٹھ ہوئے ہوا
 حدیث اخیر میں جو علی کرم اللہ تعالیٰ و علیہ السلام چاہے کہ ہم شاہ عدل کو اولا ہر دو کیوں حضرت حبیب
 رسالہ اللہ لا یدعنا الصلوات و اعدا علیہ التقلید ثم یأمرنا یا مطلقا کسی شخص پر
 پر لعنت نشان میں سبید جو یا صرف اسحق پر شق اول تو سخت ملعون و مٹروہ کہ غصہ شو
 میں بکثرت شائش تیار لعنت ہو جو وور خود قرآن عظیم میں حضور سلیم صلی اللہ علیہ وسلم کی
 آفرین کلمہ ستاخی کنو و لو کی نسبت فرماتا ہوں انہم اللہ فی الدنیا و الاخر و اعدا
 عدا باہمینا و ابیر اللہ لعنت علی و دنیا و آخرت میں اور طیار کر کچھ ہوا و کبیر ذلت
 کی و اور شق فی پر آپ پہلے ثابت کر لیتے کہ دجال العین و قول ملعون مستحق لعنت
 اوست کہ اپنا کچھ بجلا بھی معلوم ہو تو ہم غصہ وقت فیصلہ کر سبب منع فرمایا اول غصہ
 نہیں لیجہ و انیکہ غلظۃ کا شایہ تو ہم میں بچند الفاظ عجلت میں نہ کو میں اول
 جھجھتی حق سے جدا پڑیں مگر کتب میں الہ حدیث میں ہوا اللہ جل جلالہ صراحتاً فرماتا ہے
 اہست کی راست دیکھیے بھی اپنے بہ علت غضب و تراب انصافی کیا تو کہ غصہ
 کی امید نہیں ہوتی وہ تو اپکا اپنا ادعا تھا جسکا بدلان پر دلائل ساطعہ سچے ہیں یہی اسی

زبان میں احمد تعالیٰ نے خود اپنے قرائد ایک بیچ یہ الفاظ عبارت میں لکھ کر ہر جان
 میں میں انصاف کیا کہ کسی اور شخص پر ایسی کجی العجلۃ من الشیطان کہ ہم ہر شخص کو کہہ
 متنبہ کر کے کہ نام عطا ہندوستان کے دہلوی کے قلم نہیں لکھو اور اسی نہایت محنت ہو کہ گو
 اپنے فعل نہایت میں اجماعیت کی خبر نہیں تحریر شریف میں کہ عطا ہندوستان کے قائل آپ نے
 نقل کو جسے یہ عرض حاصل ہوئی ان شاء عطا ہندوستان کے خود اپنی ذات مراد ملی ہو تو اس عبارت میں
 یہ دو کی تحریف بھی حق اور کھائی اتنا ہی لکھ جیسے کہ ہمارے نزدیک کہ کافر تھا یہ اہل عرض
 استغفر بھی حاصل ہو جاتی تھا یا یہاں تکفیر کا ذکر خود تھا اور اسکی خطرات پر تمام حکام استغ
 ہندی وغیرہ ہندی متفق ارشد ملازہ شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا رشید الدین صاحب دہلوی وغیرہ
 اسماعیل کے قائل اور اس کے بعد قضا و رسالت بھی نہیں لکھی بلکہ طرز اوپر کہ وہ تمام عطا و فضلا
 ہندوستان کے مرید دہلوی عرب نہیں مگر بعض جہلا جنکو بطور ورثہ کے خطا و لغت ملی ہو وہ مجبور
 معذور ہیں وہ مثل ہو کہ حضور علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعقیص تو ہیں کہ اوائل بیان
 ہیں عجب عجبت و بیانات و تسویات دہلوی کے کلمات تکفیر کو صحیح و ثابت کرنا چاہیں جو
 کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا ناں شاہ ہندوستان کی قید احتراز میں
 ہمارے کو نکالی کہ حرمین طہین عطا و فضلا آپ کے اس دہلوی کو جو کچھ فرما چکے اور فرمایا ہیں کہ
 قضا و مطبوعہ و محضہ کا ہر قول ہم بعض جہلا جنکو بطور ورثہ تکفیر و غیرہ کی اقوال وغیرہ میں
 تفصیل و تحقیق بھی داخل کر دی تفصیل تو دلائل ساطعہ و ضمیمہ سے ثابت ہو چکی سکر سحر و جہا
 بال تک بیکانہ ہوا اور تحقیق کی تجویز خود کلام ساجی مستغنا کہ چنانچہ ان کے اکتا جواز و عدم جواز کا
 اختلا رجحان کا عدم جواز کا اور یہ ہر معیرہ اور معیرہ و بعد اعتقاد کہ ہر اور کہ ہر معیرہ و فاسق و ساجی
 اعتقاد ہیں حق بیان کسی گمراہ دین کو ضال و فاسق بھی نہ کہنا دیون کا ایمان

مگر یہ سلف و خلف اہلسنت کے خلاف و نسو و نل شیطان ہو تو یہ کلمہ مثل روافض کے خلاف
 اسلام سمجھتے ہیں اقول نام مستحق ہونا آپنا بہت نہ کر کے اور سختی کی تکفیر و تشابہ نہیں ہوا
 اسلام و سنت ہر دو پر غیو المغضوب علیہم و کما انضاکلین سو بھی ہاتھ اوٹھا اور باقی آپ
 صاحبوں کی ایمانی حالت ہو کہ رسول اللہ ﷺ و علیہ السلام کی تحقیق شان کریں لیکر کلمہ کو
 مثل ٹھہرائے اور اسکے برائے کو تبریز و روافض سے تشبیہ بھی قوم جسکو کوئی عالم برائی
 نہیں کرتا اقول وہاں ہندوؤں کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا میدان ہو گیا و علماء حرمین
 طیبین کا وار چکا ہوئے بین عرض کروں مگر کا یہ کلام ظاہر معنی پیخت خون انسا و سودا
 تعصب صغیراً اعتساف ہو اگر پسند خاطر عاظر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ مساک
 بلغم چیٹ کر حق کے مطابق ہو جائے تکفیر مبنی للمفعول ہو یعنی کافر کہا جانا اور سب شتم
 مبنی للفاعل یعنی اسمعیل کا انبیاء و اولیاء کی توہین و تنقیص کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات
 کفریہ اور بطور و ثنہ ایسے کہ وہ ایک ایسا ہے اسمعیل نہو حقیقی نہیں بلکہ نبوت مذبیہ ہو جسکی
 بنا پر اسمو بابا الخمدیہ ابی الوابیہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہو کہ بعض علماء و اہل بیت شعا جبکہ بطور
 ورثہ کے اسمعیل سے تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ و بد مذہب ٹھہر جائیں گے تو وہی ہو
 وہ بوجہ پس خواندگی اتباع اسمعیل و حلقا اسمعیل میں مجبور و معذور ہیں وہ ان گمراہوں کے سب
 شتم کو جو انھوں نے حضرت نبیاً و ولیاً علیہ السلام کی شان میں کی پیش مثل روافض کے مثل
 اسلام سمجھتے ہیں عجب عجب تاویلات و تویلات سے اسمعیل و اسمعیلیہ ہر تنفال کفرنا الہی چلتی بنا
 کرتے ہیں کبھی انسنے کے معنی معبود نہ جاننا کبھی ہر فرقہ کذب میں ختمالہ نہ جاننا جواز
 کذب کہ لکنا بتانا کبھی کمالہ حقیقی کو الہام ٹھہرانا کبھی حرمین کفریہ تہمت میں کا اختلاف
 بتانا کبھی یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہیں اور ان گھائی

بتانا وغیرہ وغیرہ جسکو ہندو عرب روم و شام و مصر میں سائر بلاد دارالاسلام میں
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بلکہ ہر عاقل دیندار اس سے صلہ پرستی اور تشہد
نقشب کی سیاہستی جانتا ہے اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق و انصاف و منیر خدا کریم آپ
اس قبول کر لین اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کریم اللہ اہلک دو ولی الایاد و قوم
مجاہد جواب رسال فرمایا کی ضرورت نہیں قول تصور معاف رکھنے وہ مثل سنی ہو کھو

کیون لیتے ہو۔ شیر سے روئینگے تم تو کہم ہاں اس حال کو دہن میں جس میں مفصل عرض
کر سکتا ہوں قول ہاں سارے کہ نکوست الخ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا جو صفحہ نہیں
اتنے کفریات تازہ دیے ہیں دس پس جز میں کہا شک یحییٰ کا دو صفحے پر ہم سے دوجہ
لکھواتے ہیں لیکن میں جز پر کتنے مجلد لکھیے گا تو کہم امید کرتا ہوں کہ آپ کے جواب
کی فکر نہ کریں گے قول تقصیر معاف ہے بکسر تخب لذیذ الکناح و تہرب من صولہ

النکاح و قول کہم ہاں اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے
تو محکوم انکار نہیں احوال و لاسرکار سے بڑی چوک ہوئی و حق قطعیت بھول گئے متواتر
کہیے اور ہر ربانی غرور ان سوا الا شرعیہ کا جواب دیجیے (۱) کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کا مہر جانا
مکن (س) دو خدا مکن بالذات ہیں (م) عالم کے بہت جزا غیر ارض و ما قبل و
ازلی ہیں (ع) خدا کی جود تو نہیں ہاں کثیر ستر جنین حرم کہتے ہیں بہت سی ہیں معاذ اللہ
وہ اس کا شبہ باش تو ہو کر عز کرتا ہو کہ ولد نہ لازم آئے لہذا مردنا ان نتخذ لہما
لا نتخذنا من لدنا ان کنا فاعلین کے یہی معنی ہیں (ی) خدا کو کچھ مومنہ ہیں چار
پوز پچھ اور تو دھن اور ایک اور پرا و ایک نیچر ایمان تو لیا فتنہ و جہ کے یہی معنی ہیں -
(ل) خدا بڑا مٹا پیشا ربنا اللہ اکبر کوئی یعنی سی یعنی چیز اس کے ایک ٹکڑے کی مثل نہیں

لیس کشتہ شیعی ساری مخلوق اس کے پیٹ کے ایک کوئین بھری ہیں کانی اللہ
 کبھی شیعی صحیحہ کے یہ بھی نہیں اور اس کے مثل صد کفریات لکھنے والے اعدا و
 اور منہاد میں کل ضلالتی پلان سب لاکھ کو کافر مانتے ہیں یا سچا مسلمان اگر کافر
 تو انکا کفر صرف آیات و احادیث قطعیہ سے ثابت کر دیجیے اور اپنے مروجہ کلمہ پر تمام
 التزام بھی بتاتے جیسے نمایاں سوالات مکمل شیعی اسوالات شرعیہ متعلقہ اور
 سینہ (۱) جو کہ انبیاء و ائمہ علیہم السلام کی مانتا محض خطبہ ہو اس کے کفر پر حضور
 قاطعہ قرآن مجید و احادیث متواترہ اطلاق اسم علیہ کے اکرین کیا حکم ہو اگر صریح
 لفظ میں کچھ ہند گڑھے تو اس کا رد بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھیے لا تعذر عنہ ۲
 قتل کفر تم بعد ایا انکم (۲) سابقا معروض ہو کہ اسم علیہ نے وہ آخر زمانے کی حد
 زمانہ موجودہ پر اس فیض سے جانی کہ سب ان کو کافر کہو اور مسلمان کو کافر کہنے والے کافر اتحاد
 نسبت اتیوا کما انکارہوگا (۳) سل الشیخ کو صلا پر احادیث صحیحہ سے غیر تقلیدین پر
 حکم کفر ثابت کیا جس پر کلام کو سرکار بالکل مضبوط فرمائے اور سکا ذکر تک زبان پر نہ آ
 اب ان کے بارے میں کیا ارشاد ہوگا (۴) اوپر گزرا کہ اسم علیہ نے مسلمین
 مسلمین کو کافر مشرک بتایا جب یہ احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے
 جو اپنے خاتمے میں صد مسلمانوں کی تکفیر کی جینکے کفر پر نہ آیت نازل اتحاد صحیحہ
 جسکا بیان اولاً گزارش ہو چکا ہے اور نہیں احادیث صحیحہ کی بنا پر کفر ہوگا انتہا کفر فایز ہوگا
 قلم چنانچہ جو لوگ مشائخین لم اقول اپنی اپنی اس چنانچہ سے بتایا کہ یہ تمام اقوال ضال
 جو اپنے یہاں گناہے کفر قطعی یقینی ہیں انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید و احادیث قطعیہ
 سے ثابت ان سب میں کفر کا التزام اور معنی یہ چوچوں کے زعم ان میں ہیں ان باطلہ کو

پیش نظر کیجئے اور ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بعض آیات و احادیث
 قاطعہ ثابت کرتے جیسے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار و حق مسلمانوں کو
 کافر کہنے والے نکتے ہیں تو لکم صرف اعتبار ہی فرق بتاتے ہیں قول اول آپ کے
 طور پر کہوں فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہو ایسے اسمین انکار ما جاو
 نہیں مٹا نیا کتب تصوف کا نام لیکر کتب بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہیں لکھ کر مستند
 وحد وجود ماننے والوں کو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپ کے ایمان و امانت کی نشانی ہی
 واقعی وہ دعوے تو ایسے تھے کہ اسماعیل کے سر سے بزور زبان بلا طے مصطفیٰ صلی
 تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں کے تصوف و کمال کا وہند اچلے ورنہ صوفیہ کرام پر
 اعتقاد تو اتنا ہو جو یہاں ظاہر ہوا سرکار آپ کیا جانیں حقیقت متعین میں فرق
 کیسا ہو و مطلق متعین میں کیسا اور یہاں اطلاق و تعین سے مراد کیا بدیہیات واضح
 پیش یا افتادہ میں کہ محمول دانیہ کی الفبا ہیں کسر کو قدم قدم پر سکندری اور شاہا
 عالیہ میں کہ طور عقل سے درار الوارہین یہ ادعا طالع سکندری چادر زیادہ پاؤں پھیلا
 چٹا موٹھ بڑی بات نہ گائیے ایزد خود شناس ۵ تو کار زمین را نکو ساختی پڑ

کہ با آسمان نیز پڑ دختی پڑ ۵ ماذا اخاصک یا معزور فی الخطیۃ ختنہ ہلکت قلت
 النمل لم تطرز فوقکم اور حضرت عوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو
 بیکار تے ہیں قول اول مستقل قادر اور متصرف بالذات بیعطا الہی جانکر یا جاد قدرت
 الہیہ و ادان فیض ربانی و واسطہ وسیلہ سمجھ کر اول ہی کفر ہو مگر مسلمانوں پر اسکا اتہام تھا اور
 آپ کے اسماعیل کا اقرار اسے قبیح و ظلم نام ان بندگان خستہ کب اسکی تصریح کی یہاں ذرا
 الزام نہ کتار لڑو مگر نہیں مگر بزبان مسلمانوں کا کافر بنانا اور مجسم احادیث صحیحہ

آپ تمنائے کفر یا ضرورتاً بنا لازم ہرین عقل و دانش عوث پاک کو مصیبت کے وقت
 پکانا تو قطعی کفر اور اوتھیں عوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار ذرا عوث کے معنی
 تو فرما تین ہی نہ کہ فریادرس پھر فریادرس کے معنی فرماتے یہی نہ کہ مصیبت زد اپنی
 مصیبت و عین و تن فریاد کریں اور وہ اٹکی فریاد کو پہنچیں مکھو حجت الہیہ یوں قائم ہوتی ہو
 حضور خوسف پاک رضی اللہ عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے میں آپ نے اپنے اونسکے غلاموں
 کو کہا فرمایا تھا اسی فقرے میں اسی زبان میں عربیہ نہ اسی وجہ وہی ساختہ افراطی کفر
 آپ پر خود کردہ اقراری ہو کر پلٹا ویدالہجہ السامیہ اتنا افسوس لگیا کہ حسب طرح اپنی
 حضور سید عوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عوث پاک لکھ دیا یوں ہی جی کر اگر کے
 حضور سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو شکلا لکھواتے تو
 آپ کے کفر کفر کی اور بھی شکلا تھی ہو جاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک آپ کے پیشوا اسماعیل
 اکابر و پیشوا لکھ گئے ہیں گریبان دہان تو ایک کفر کے چھیندین اگلے پچھلے چھپ چھپ
 سب پھر پڑے ہیں ذرا سارا کمال لطامہ علی شمر کسوی لا والعم و ہنا الا ورنہ صلا
 وغیرہ القاضی حضرت عالم المہنت مظللہ العالی ملاحظہ ہوں تو کم نعل صبا قول
 نعل سے بہت گھبرائے سرکار جہل سہی بدعت سہی نے زعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہیں
 تو کم مساجد چھوڑ کر قبور آباد قول کیا خوب سرکار اپنے اطلاق کو دیکھتے جائیں کہ
 دابیت کی حد سے بھلی و پچھے جاتے ہیں یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپ کے نزدیک ہر گناہ کفر ہی
 ہو تو کم عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں بقول کیا آپ کے سمعیں کی طرح کہ خالکا
 علم قدیم نہیں بل نعل جاہل ہے اسکا علم اختیاری ہو اسکا کذب جائز ہے رسولوں کو
 ماننا محض خطا ہو وغیرہ وغیرہ تو کم مرید ہونا فرض قول والا فرض معنی ہم و موکہ

شائع الاستعمال ثانیاً اگر بالفرض کوئی جاہل یہاں فرض معنی مصطلح شرعی بولے
 توسیعت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول جمیل میں لکھ چکے اگر کیونکہ اللہ تعالیٰ
 علیہ السلام اور فاسد اہل الذکر کو تسلل کر کے کوئی شخص فرضیت کرے تو آپ کس آیت کے تحت
 قاطعہ سے یقیناً الزام ادا ہو سکا کفر ثابت کر سکتے ہیں سرکارِ زبان کہہ دینا سہل ہے ثبوت
 دام کھلنے نہیں تو کلمہ اکیبار فاحشہ درود کر دینا قول بہت خاصہ یہ بھی کفر ہے جی ہاں
 کیونکہ نہ وہ کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل سالہ مذکور میں بدعت
 لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان میں کہہ چکا کہ بدعت اصل یا غیث خلل انداز ہو تو آپ ہی
 کفر ہوتی تو کلمہ احکام شرع کی تحقیر کرنا قول کیا اسمعیل سے بڑھ کر کہ وہ ان احکام
 درکنار اصل اصول بیان کا سخت تحقیر ہی اسکا اسمعزوجل فرماتے کہ منکدہ دنیا کو انو
 تو سلمان مویہ کہے انکو ماننا محض خطہ ہو تو کلمہ علما کو حقیر جاننا قول کیا محمد رسول اللہ
 صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر سے بھی بزرگانِ مین سمجھاؤ مین آپکا کیا گرد آتھا اور ملائز
 آپ کے نزدیک اسمعیل و اسمعیلیہ و آپ خود بھی داخل تو یہ تحقیر و مذکر تک پہنچتی تھی یونہی
 لگی تو کلمہ ملفوظات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا قول ولا اسمعیل نے کلام
 الہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام میں جھوٹ جائز خدا بندوں سے چھپا کر اپنا کلام
 جھوٹا کر دے تو حرج نہیں خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہوا دیکھو اوس سالہ مکہ روزی
 اور حضرت عالم اہلسنت کا سجن السبوح تنزیہ سوم) ثانیاً سرکار اگر انصاف کی نگاہ
 سے دیکھیں گے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضراتِ دلیہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی
 نگاہ میں قرآن عظیم سے کہیں زیادہ دلی عزت و وقعت ہو کوئی نصرانی قرآن پر اعتراض
 کہے او سے سننے کے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض

نام لیا اور بدن میں آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور اضافہ و خرد سے بھگا دو
 بیخود و لکھ ایسے لوگوں کو بھی فہمائش کیجئے **اقول** سرکار کو کیا معلوم کہ منصوبہ مبطلیہ کو
 کیا کچھ فہمائشیں کی ہیں کیسے کیا وے اوں کے رد میں تحریر فرماتے ہیں سرکار
 علمائے سنت آپ کے سکھانے کے نہیں ان بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کا فرماتا
 اسخین نہیں آتا یہ آپ ہی کو مبارک ربے علمائے سنت بحمدہ تعالیٰ ہر افراط و تفریط
 پاک اور ٹھیک صراط مستقیم پر ثابت قدم ہیں و الحمد للہ الحمد للہ کہ مختصر گزارش نامہ
 روز جانافروز و شہزادہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون و وارڈ ہم کو
 ختم ہوا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات و ولادت سراپا سعادت
 سے وارین میں کامل و مستفیض فرمائے اور اس عجلے کو باعث ہدایت و خالصین و
 استقامت الحق بنائے آمین آمین آمین و صلے اللہ تعالیٰ علی سید
 المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و اولیاءہ اجمعین
 و الحمد للہ رب العالمین

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کو کتبہ الشہابیہ فی کفریات اہل الوہابیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۲	کفریہ ۳۱ و ۳۲ قرآن عظیم میں معاذ	۵۲	کفریہ ۴۵ تا ۶۱ امام دہلوی کے حرم ہائے بھاری شرک۔
۴۳	کفریہ ۳۳ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ مشرک ٹھہرا۔	"	کفریہ ۶۲ تا ۶۸ امام دہلوی کے غلو اور ڈبل شرک
"	کفریہ ۳۴ تا ۳۸ اللہ تعالیٰ و ملک و نبیا سب کو معاذ اللہ مشرک بتانا۔	۵۵	کفریہ ۶۹ دہلی کے اپنے امام کے کلمہ کفریہ کو اچھا جاننا۔
۴۴	کفریہ ۳۹ و ۴۰ ہم معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ حکم لگانا	۵۶	کفریہ ۷۰ مقلدین کو شرک بتا کر ان کا پھیلنا اور ان کے کلمہ کفریہ کو اچھا جاننا۔
۴۵	کفریہ ۴۱ تا ۴۴ امام دہلی کے طور پر شاہ عبدالغنی صاحب کے چہ بھاری شرک۔	۵۹	سب دہلی کے کفریہ متاخمہ
۴۶	کفریہ ۴۵ تا ۴۹ شاہ صاحب تین سخت تر شرک	۶۰	ان کے پیشوائے اول نجدی کلمہ
۴۷	کفریہ ۵۰ تا ۵۲ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے استاذوں پیر و ان کے تین ڈبل شرک	۶۱	اس مختصر پر مقصود دو امر محمود۔
"	کفریہ ۵۳ تا ۵۵ حضرت شیخ محمد حجت کے معاذ اللہ تین سخت تر شرک	۶۲	ان کتابوں کا شمار جسے کلمات کا کفریہ ہونا ثابت فرمایا۔
۴۸	کفریہ ۵۶ امام دہلی کا یہ تمام غیر مقلدین کے طور پر حضرت شیخ محمد کا شرک شدید و عظیم احادیث کے مقابل تقلید کی تاکید	۶۵	مختصر سام سیٹ بجو مجاہد
		۶۶	مقرر نے اپنے خط میں کیا کیا لکھا تھا کیسے کیسے ضلال پڑ جائے۔
		۶۸	نقل خط مردود

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۶۲	جواب ابن تحسین بحجاب	۸۵	مقروض کی اولاد گائی اور کتب فقہ پر اعتراض
۶۳	گزارش اول ساری تحریر مقروض کا سب سے پورے پورا سوال سمجھنا چاہئے	۸۶	مقروض کا اقرار کہ باتون باتون میں جی علی ام
۶۴	بالکل بے مارے کی توبہ ہے۔	۸۸	مقروض کا صاف گولی بچا جانا۔
۶۵	گزارش دوم م لازم کفر تکفیر قرآنہ	۸۹	مقروض کی صریح بددیانتی اور بڑے دھڑ
۶۶	اممہ اہلسنت کا مساکتہ مقروض نے ان سب کو مخالف اسلام ٹھہرایا۔	۹۰	الگو کوئی کہ جبکہ کفر شرب ہو چکا ہے اس کے کچھ نہ چوگا تو مقروض کے نزدیک یہ پر الزام
۶۷	گزارش سوم مقروض کے غدار بارہ کا تفصیلی	۹۱	گزارش چہارم مقروض کے دیگر خیالات و عقائد
۶۸	مقروض نے اسد غزوہ جلالت میں جہاں اس خود مقروض کے اعتراضات کہ نام و نام پر حکم کفر میں چند ان مضامین	۹۲	مقروض نے اثبات گزشتہ اور وہ بھی نہ سمجھی
۶۹	مقروض کا اقرار کہ خدا کا جھوٹا جانشین میں سرور نہیں۔	۹۳	مقروض کے مخفی کی تحقیق اور مقروض کی غیبی
۷۰	مقروض کا اقرار کہ امام ولایت پر کفر کا ذکر	۹۴	مقروض کا اپنے اقرار سے کفر قبول کر لینا
۷۱	مقروض نے سوال تشریح الہی کی طرح کاٹ	۹۵	مقروض نے کفر بانی کو خود کفر بے کا
۷۲	مقروض کا صریح مکابہ	۹۶	مقروض نے کیا اور نماز کو مطلقاً حرام ٹھہرایا
۷۳	مقروض امام الولایت کو صوفی بتانا	۹۷	باقی خسرات مقروض کا رد۔
۷۴	دھوکہ دہی کو ملحہ بتاتا ہے۔	۹۸	سلام مقروض کی لطیفہ شرح۔
۷۵	مقروض کا مکابہ اور دوبارہ امام	۹۹	مقروض دوبارہ کفر و ایمان سوالا شریعہ جو طلب
۷۶	امام ولایت پر لزوم کفر کا اقرار	۱۰۰	مقروض کے اقرار سے ذات امام تھا خود مقروض پر کفر تھا
۷۷		۱۰۱	مقروض کا پنجو شک خود اپنے ختم کفر میں پڑا۔
۷۸		۱۰۲	باقی خسرات مقروض کا رد۔

[illegible]